اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام فرخندہ التیام کتاب مستطاب مشتمل بر نکات واشارات علوم تصوف ومعارف وحاوی حقایق طریقت وجامع دقائق معرفت وبیان منازل ناسوت وملکوت وجبروت ولاہوت وبیان سلوک طریقۂ مجددیہ نقشبندیہ وقادریہ وچشتیہ وشطاریہ وشاذلیہ رشیدیہ ادریسیہ وشامل اوراد صوفیہ صافیہ ووظائف صبح وشام مطابق سنت خیر الانام موسوم باسم تاریخی کرامات القدسیہ

اوراد الصوفیہ

مُصَنَّفہٗ

قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین حقائق آگاہ معارف دستگاہ قطب الانام غوث الاسلام عارف باللہ حضرت مولانا ومرشدنا شاہ ابو محمد عبد الاحد سلیمان بن مولانا حافظ احمد دیوان قدس اللہ سرہ العزیز الحنفی النقشبندی القادری الچشتی الشاذلی الاجھوری السورتی

باھتمام احقر الانام بندۂ گنہگار شرمسار امیدوار رحمت کردگار محمد یوسف حفظہ اللہ عن التلہف والتاسف حنفی نقشبندی لاجپوری سورتی مدرس مدرسہ صوفیہ متصل اسٹیشن سورت

خلافت پریس بمبئی نمبر ۹ میں طبع ہوئی

اِلتماس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد۔ قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین واقف اسرار شریعت کاشف رموز حقیقت ہادی راہ طریقت حقائق آگاہ معارف دستگاہ قطب زمان غوث دوران عارف باللہ حضرت مولانا و مرشد ناجدامجد شاہ سلیمان بن مولانا حافظ احمد نواز قدس اللہ سرہ العزیز حنفی مجددی نقشبندی قادری چشتی شاذلی رشیدی ادریسی ساکن قصبۂ لاجپور متعلقہ ریاست سچین ضلع سورت المعروف بحضرت شاہ صوفی صاحب نے علوم تصوف و معارف و سلوک منازل ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت و اذکار و اشغال نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و شاذلیہ و شطاریہ میں متعدد رسائل بزبان عربی فارسی تصنیف و تالیف فرمائے تھے مگر حضور پرنور کے زمانۂ حیات باسعادت میں ان کی اشاعت و طباعت کا اتفاق نہیں ہوا اور آہ افسوس کہ مورخہ بستم ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۳ھ ہجری بروز چہارشنبہ حادثۂ جانکاہ وصال پرملال سے عموماً عالم اسلام خصوصاً ملک گجرات میں ایک تہلکہ عظیم واقع ہوگیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰھم اسکنہ فی جوار قربک ؎

چہارشنبہ بستم از ماہ جمادے الاولین	وائے حسرت رونق گلزار صوفی شد تباہ
بہر تاریخ وفات از دل چو پرسیدم منیر	گفت۔ ترحیل سلیمان شاہ صوفی آہ آہ

۱۳۴۳ھ

اب بعض طالبین صادقین کے اصرار سے برائے افادۂ عوام بعض رسائل مفیدہ اذکار و اشغال اوراد و وظائف و سلوک کا ترجمہ کیا گیا اور بعض رسائل علمیہ کا ترجمہ غیر ضروری سمجھکر انکو بجنسہ ہدیۂ ناظرین باتمکین کیا گیا۔ اور کتاب ہذا کا تاریخی نام کراماتِ القدسیہ حلِّ اورادِ الصوفیہ رکھا گیا۔

۱۳۴۳ھ

کاتب الحروف احقر العباد بندہ محمد یوسف عفی عنہ حنفی نقشبندی لاجپوری سورتی نبیرۂ حضرت مولانا الموصوف مدرس مدرسہ اسلامیہ صوفیہ متصل اسٹیشن شہر سورت

اَلْحَمْدُ لِمَنْ قَدْ دَخَیْراً وَّخَبالا
اوس خدا کی ہزار ہزار تعریف جسنے خیر و شر کو پیدا کیا

وَالشُّکْرُ لِمَنْ صَوَّرَ حُسْناً وَّجَمالا
اور اس خدا کا لاکھ لاکھ شکر جسنے حسن و خوبصورتی پیدا کی

فَرْدٌ صَمَدٌ عَنْ صِفَۃِ الْخَلْقِ بَرِیٌّ
وہ ایک ہے بے نیاز ہی مخلوقات کی صفتوں سے بری ہے

رَبٌّ اَزَلِیٌّ خَلَقَ الْخَلْقَ کَمالا
پروردگار ہی ازل سے ہی مخلوقات کو اپنی کمال سے پیدا کیا

لَاضِدَّ وَلَانِدَّ وَلَاحَدَّ لِمَوْلٰی
اوسکا کوئی مخالف نہیں کوئی مثل نہیں اوسکی کوئی حد نہیں

اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ وَلَمْ یَلْقِ زَوَالا
وہ جیسا تھا اب بھی ویسا ہی ہے اوسمیں کسی قسم کی کمی نہیں آئی

لَامِثْلَ وَلَاصَوَّرَ مِثْلاً وَّنَظِیْراً
اوسکی کوئی نظیر نہیں ہے اوسنے اپنی مثال پیدا ہی نہیں کی

مَنْ قَالَ سِوٰی ذٰلِکَ قَدْ قَالَ مُحَالا
جو لوگ اوسکی نظیر کے قائل ہوئے ایک محال چیز کے قائل ہوئے

لَاشِبْہَ وَلَامِثْلَ وَلَاکُفْوَ لِمَوْلٰی
اوسکی کوئی شبیہ نہیں مثال نہیں اوسکا کوئی ہمسر نہیں

لَاوُلْدَ وَلَاوَالِدَ لَاعَمَّ وَخَالا
نہ اوسکی اولاد ہی نہ وہ کسیکی اولاد ہے اوسکا نہ چچا ہی نہ ماموں

لَاقَبْلَ وَلَابَعْدَ وَلَاوَقْتَ زَمَانا
نہیں کہا جا سکتا کہ وہ نہیں تھا اور اوس سے پہلے کوئی زمانہ

لَامَانِعَ لَاحَاجِبَ لِلّٰہِ تَعَالٰی
کوئی اوس کو روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے

اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ حَقًّا
سب سے پہلے وہی تھا سب سے آخر بھی وہی ہوگا ظاہر بھی وہی ہے

وَالْبَاطِنُ مَوْلَاهُ بِلَا قِيْلٍ وَّ قَالَا
باطن بھی وہی ہے وہی بلا قیل و قال سب کا مالک ہے

اٰمِنْ بِاللّٰهِ وَلَا رَبَّ سِوَاهُ
خدا پر ایمان لاؤ اوسکے سوا کوئی پرورش کرنیوالا نہیں ہے

اٰمِنْ بِرَسُوْلٍ تَجِدُ الْقُرْبَ كَمَالَا
اور رسول اللہ پر ایمان لاؤ اللہ سے ملنے کا ذریعہ یہی ہے

اِشْهَدْ بِاللّٰهِ هُوَ الْوَاحِدُ حَقًّا
خدا کی الوہیت کی شہادت دو درحقیقت وہی ایک ہے

ثُمَّ اَشْهَدْ بِالْاَحْمَدِ فَضْلًا وَّ جَلَالًا
پھر احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرو

صَلِّ عَلٰى اَفْضَلِ رُسُلٍ وَّ نَبِيٍّ
تمام نبیوں سے افضل اور تمام رسولوں سے بہتر رسول پر

فِيْ كُلِّ صَبَاحٍ وَّ مَسَاءٍ وَّ زَوَالًا
صبح شام دن رات درود بھیجو

اللهم انی اقدم الیك بین یدی كل ساعة ولمحة وطرفة یطرف بها اهل السموات و الارض وكل شیئ هو فی علمك كائن او قد كان واقدم الیك بین یدي ذالك كله لا اله الا الله محمد رسول الله (صلی الله تعالیٰ علیه وسلم) فی كل لمحة ونفس عددما وسعه علم الله

اے خدا میں ہر وقت ہر لحظہ اور ہر اوس لمحہ میں جس میں آسمان اور زمین والے دیکھتے ہیں (آنکھ جھپکاتے ہیں) اور تمام اون چیزوں کے برابر جو تیرے علم میں ہیں (خواہ وہ ہو چکی ہیں یا ہونے والی ہیں) تیری جناب میں پیش کرتا ہوں اور ان سب سے پہلے میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فی کل لمحۃ و نفس عدد ما وسعہ علم اللہ کو ہر گھڑی اور ہر لحظہ تیری معلومات کی وسعت کے برابر تیری جناب میں پیش کرتا ہوں۔

اللّٰھمّ صلّ وسلّم علیٰ سیّدنا
محمد خاتم الانبیاء والمرسلین
وعلیٰ اٰله واصحابه الطاهرین
الحمد لله الذی اراد من شاء
لما شاء من عباده وخصص
من شاء لما شاء علی وفق
مراده واختار السید الاعظم
واسطة لکافة مخلوقاته و
جعل له اتباعا واعوانا فی
تبلیغ الاحکام واعلاما
جهابذة لنیل کل مرام کما
ارشدنا الی ذالك بقوله
تعالیٰ یا ایها الذین اٰمنوا
اتقوا الله وکونوا مع الصّدقین
لما امرنا سبحانه وتعالےٰ با
الکینونة معهم الا لنقتبس
من انوارهم وبصحبتهم یحصل

اے خدا ہمارے سردار خاتم الانبیاء والمرسلین
حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپکی اولاد پر
اور آپکے اصحاب کرام پر اپنی رحمت و صلوٰۃ بھیج
اوس خدا کی لاکھ لاکھ تعریف جس نے اپنی مخلوقات
میں سے جس کو جس چیز کے لئے چاہا تجویز کیا اور
جسکو جس چیز کے ساتھ مناسب سمجھا مخصوص فرمایا
اور سردار اعظم کو اپنی تمام مخلوقات کیلئے واسطہ اور
وسیلہ انتخاب کیا۔ پھر اوس کے احکام کی تبلیغ کے
لئے اوسکے حامی اور مددگار پیدا کر دئے اور ہر مقصد
کو حاصل کرنے کے لئے عارفین کو علامات اور
ذریعہ بنا دیا جیسا کہ اپنے کلام پاک میں ہمکو
ارشاد فرماتا ہے کہ "اے ایماندارو اللہ تعالیٰ سے
ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔ خدا نے ہمکو
اپنے صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم صرف
اس لئے دیا ہے کہ ہم ان کی صحبت
اور ان کے انوار سے فائدہ اٹھائیں اور
ان کی صحبت کے ذریعہ ہم

الترقی الیٰ اذواقهم واسرارهم
كما قال عليه السّلام يحشر المرء
على دين خليله فلينظر احدكم
من يخالل فلا بد للصحبة من
اثر ولمّا قال عليه السّلام
الرفيق ثمّ الطريق فالمنطوق
ظاهر وعند السّادات الصوفية
لهم فيه معنى باطنى فارادوا
به الشيخ المربي الكامل الذي
عندهم معروف باوصافه و
قال عليه السّلام في الاحسان
ان تعبد الله كانك تراه فان
لم تكن تراه فانه يراك فبنوا
طريقتهم على ثمرة هذا الحديث
ورتبوه على ثلاثة مقامات
علم اليقين وعين اليقين
وحق اليقين ورتبوا على ذلك

ان کی لذتوں اور ان کے اسرار تک پہونچ سکتے
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ
انسان قیامت کے دن اپنے ہم جلیس اور دوست کے
مذہب پر اُٹھایا جائیگا لہذا تم میں سے ہر شخص جب
کسی کے ساتھ اختلاط بڑھائے اور دوستی کرے تو اس
امر کا لحاظ رکھے تو معلوم ہوا کہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلے دوست
(رفیق) کے انتخاب اور پھر راستے کے اختیار کرنے میں
احتیاط کرو۔ اسکے بعد اثر صحبت کی واقعیت پر
کسی مزید دلیل کی حاجت نہیں ہے۔ دوست کے معنی
صوفیائے کرام نے رفیق کے لفظ سے ایک خاص باطنی
معنی مراد لئے ہیں انہوں نے اس سے شیخ کامل اور سرپرست
(مربی) مراد لیا جسکے لئے انکے ہاں خاص خاص اوصاف
ضروری ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت
کو اچھی طرح ادا کرنیکی بابت فرمایا ہے کہ خدا کی عبادت
اسطرح ادا کرو کہ گویا تم اسکو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ حالت
پیدا نہ ہوسکے تو کم از کم اس انداز سے عبادت کرو کہ
گویا وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ صوفیائے کرام نے اپنے طریقہ
کی اسی حدیث پر بنیاد رکھی ہے اور انہوں نے اسکے

(سہ) مقامات (۱) علم الیقین (۲) عین الیقین (۳) حق الیقین

مجاهدة النفس ليزكوا ها
من اوصافها الظاهرة والباطنة
لاجل الترقي من عالم الملك
الى عالم اللاهوت حتى يتحقق
بسر الحديث الوارد بصيغة
الامر موتوا قبل ان تموتوا
فمرادهم بالموت هنا الموت
المعنوي قبل الحسي المشار اليه
عند القوم الصوفية بمقام
الفناء ليتحقق بما في الحديث
القدسي ما يتقرب الى عبدي
لشيئ احب الي من اداء ما
افترضت عليه الخ ويحصل له
ايضا نتيجة بما في الحديث
القدسي اذا كان الغالب على
عبدي الاشتغال بي جعلت
نعيمه ولذته في ذكري فاذا

اور مجاہدہ نفس کا دار و مدار انہی تین مدارج پر رکھا ہے
تاکہ نفس کے ظاہری اور باطنی اوصاف کا تزکیہ ہو جائے
اور انسان ترقی کر کے اس عالم سے نکل کر عالم
ملکوت تک اور عالم ملکوت سے عالم جبروت تک
اور عالم جبروت سے عالم لاہوت تک پہونچ جانے کا
اہل بن سکے جب یہ درجہ انسان کو حاصل ہو جاتا
ہی تو اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ذیل
کی حقیقت منکشف ہو جاتی ہی جو صیغہ امر کیساتھ
وارد ہوا ہے - مرنے سے قبل مر جاؤ - موت کا مفہوم
حقیقی - صوفیائے کرام نے اس موت سے معنوی موت
مراد لی ہی جو اہل تصوف کے نزدیک ظاہری موت سے پہلے
مقام فنا سے عبارت ہی - ارشاد بالا میں صوفیائے
کرام موت سے معنوی موت اس لئے مراد لیتے ہیں کہ
حدیث ذیل کا مفہوم ثابت ہو جائے - حدیث قدسی
ہے کہ میرا بندہ جس چیز کے ذریعہ مجھ سے قرب
حاصل کرتا ہی وہ چیز مجھے اسکے فرض ادا کرنے سے بھی
زیادہ پیاری ہے - نیز معنوی موت مراد لینے سے
ذیل کی حدیث قدسی کا مفہوم بھی متحقق ہو جاتا ہی
کہ جب میرے بندے پر میرا خیال اور میری مشغولیت
غالب آجاتی ہے تو میں اس کی تمام
لذتیں اور نعمتیں اپنی یاد میں رکھدیتا
ہوں جب

جعلت نعيمه ولذته في ذكري
عشقني وعشقته فاذا عشقني
وعشقته رفعت الحجاب فيما
بيني وبينه وصرت معالما
بين عينيه لا يسهو اذا سهى
الناس اولئك الابطال
حقا والشجعان اولئك الذين
اذا اردت باهل الارض فتنة
او عقوبة نظرت اليهم فصرفت
ذالك عنهم الحديث وحاصل
ذالك ان المشغول بالله حي
بالله والغافل عن الله ميت
بغفلته كما ورد في الحديث
الذي ذكره عليه السلام
مثل الذي يذكر الله والذي
لا يذكر الله كمثل الحي والميت
فمن هذه الحيثية الموت بالغفلة

وہ میری مشغولیت میں لذت محسوس کرتا ہی تو
وہ مجھ پر عاشق ہوجاتا ہے اور میں بھی اُس پر
عاشق ہوجاتا ہوں جب وہ اور میں ایک دوسرے
کے عاشق بن جاتے ہیں تو درمیانی پردہ کو
اُٹھا دیتا ہوں اور نشان راہ کی طرح بالکل
اسی کے سامنے ظاہر ہوجاتا ہوں پھر میرے
بندہ کی حالت یہ ہوتی ہے کہ تمام لوگ جب
مجھے بھول جاتے ہیں تو وہ مجھے اس وقت بھی نہیں
بھلاتا۔ درحقیقت بہادر اور جری یہی لوگ ہیں اور یہی
ہستیاں ہیں کہ جب میں اہل دنیا پر کوئی عذاب
یا مصیبت بھیجتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ اہل دنیا
میں میرے یہ پیارے لوگ بھی موجود ہیں تو انکی خاطر
میں عذاب نہیں بھیجتا الحدیث۔ اس سے مقصد یہ
ہی کہ خدا میں مشغول و محو انسان خدا کیساتھ زندہ
ہی اور غافل انسان اپنی غفلت کے سبب مردہ ہی۔
حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد
کرنیوالے اور اس سے غافل رہنے والے
انسان کی مثال ایسی ہے جیسے زندہ اور
مردہ انسان کی۔ اسی لحاظ سے غفلت ایک موت ہے

مذ موم واذا اکثر الذکر حتے
استنار قلبہ حصلت لہ الجذبۃ
الالٰھیۃ المعروفۃ عند القوم بمقام الفناء
کما قال سیدی علی الوفاء بعد الفناء فی
اللّٰہ کن کیف ماتشاء فعلمک لا
جھل وفعلک لا وزر وتحقق بالخبر
الوارد التعرف ساعۃ خیر
من عبادۃ الثقلین الخ والسابق
الی ھذا المقام وارث الرسول
الاعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کسید الامۃ علی التحقیق سیدنا
ابوبکرن الصدیق رض کما قال
علیہ السلام من اراد ان ینظر
الی میت یمشی علی وجہ الارض
فلینظر الی ابی بکرن الصدیق رض
ولھم شاھد ایضا فی قولہ تعالیٰ
او من کان میتا فاحیینٰہ و

اور مذموم موت ہے انسان جب خدا کو بہت یاد
کرتا ہی تو اسکا دل نور سے معمور ہوجاتا ہی جسکو
اصطلاح صوفیہ میں مقام فنا کہتے ہیں جیسا حضرت
علی الوفا نے فرمایا ہے کہ فنا فی اللہ ہونیکے بعد
تم جسطرح چاہو رہو۔ پس تیرا علم یہی ہے کہ تو کسی
چیز سے جاہل نہیں ہے اور تیرا عمل یہی ہی کہ تجھ پر
کوئی بوجھ نہیں ہے۔ ذیل کی حقیقت بھی اب
صاف ہوگئی کہ قرب معرفت کی گھڑی رات دن
کی عبادت سے کہیں بہتر ہی (امت محمدیہ میں سے) اس
درجہ کو پہونچنے والے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے
وارث ہیں جیسے ہمارے سردار بالتحقیق سردار امت حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں حضور رسول مقبول صلعم نے
فرمایا ہی کہ جو شخص ایک مردہ چیز کو زمین پر چلتا
پھرتا دیکھنے کا متمنی ہو وہ حضرت ابوبکر رض کو دیکھلے
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ذیل بھی انہی لوگوں
کی شان میں ہے کہ بھلا جو شخص
مردہ ہو ہم اوس کو زندہ کرتے ہیں اور

جعلنا له نورا يمشى به فى
الناس وسر سنريهم ايتنا
فى الآفاق وفى انفسهم حتى
يتبين لهم انه الحق وسر قوله
عليه السّلام من عرف نفسه
فقد عرف ربه وقال عليه
الصّلوٰة والسّلام الا ان
فى جسد مضغة اذا صلحت
صلح الجسد كلّه واذا فسدت
فسد الجسد كلّه الا وهى القلب
وقال الله تعالىٰ يوم لا ينفع
مال ولا بنون الا من اتى الله
بقلب سليم وقال الله تعالےٰ
وجاهدوا فى الله حق جهاده
وقال الله تبارك وتعالىٰ والذين
جاهدوا فينا لنهدينهم
سبلنا وان الله لمع المحسنين

اسکو ایک نور مرحمت کرتے ہیں جسکو دیکھکر لوگ اپنے
راستے طے کرتے ہیں (قرآن پاک) ذیل کا ارشاد
باری بھی اسی قبیل سے ہے۔ عنقریب ہم انکو دنیا میں
سے یا خود انکے وجود سے اپنی نشانیاں دکھائینگے
ذیل ارشاد نبوی بھی اسی راز کی طرف اشارہ ہے
جسنے اپنے آپکو پہچان لیا اوسنے خدا کو پہچان لیا۔
ذیل کی حدیث شریف بھی اسی حقیقت کی تشریح
کرتی ہے۔ دیکھو ان کے بدن میں گوشت کا ایک
ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہوجائے تو تمام بدن
درست ہوجاتا ہے اور اگر وہ خراب ہوجائے تو پورے
بدن میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔ جانتے ہو یہ گوشت کا کونسا ٹکڑا ہے
دیکھو یہ دل ہے۔ خداوند عالم کا ارشاد ہے۔ (قیامت کا) وہ دن جبکہ
انسان کو اوسکا مال کوئی فائدہ پہونچا سکیگا نہ اولاد مگر وہ شخص
جو سچے اور سیدھے دل سے خدا کی طرف راجع ہو۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے
اسکے راستے میں کوشش کرو مگر اسطرح کہ کوشش کا حق ادا ہوجائے
پھر ارشاد ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ہے
ہم انکو اپنے راستے دکھائینگے۔ اور خدا ان لوگوں کے
ساتھ ہے جو کام کو اچھی طرح انجام دیتے ہیں۔

ومن اجل ما ذكر فی الآیات والاخبار احتاج الراغب فی نیل ذالك السر الی الرفیق الکامل وذالك لایکون الا علی ید عارف سلك الطریق وقطع فیافیها وهذب اخلاقه باتباع سید الامة وهادیها فالاتباع لمثل هولاء السادة لابد تحصل للمتبوع منه ثمرة وشاهد ذالك قوله علیه السلام المرء علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل فان لم تکن یا اخ بالاتباع من کل الوجوه قادرا فعلیك بالمحبة وتصفیة الخاطر والله الموفق لمن شاء وهو الهادی الی صراط المستقیم وبعد فاقول وانا الفقیر

مذکورہ بالا احادیث و آیات کو پڑھنے کے بعد ان اسرار کو معلوم کرنے کے شائق انسان کو ایک رفیق کامل (نگران) کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ان اسرار کی حقیقت ایسی ہی ہستی کے ذریعہ کھل سکتی ہے جو راہ سلوک کی واقف کار ہو۔ جو میدان معرفت میں شہسواری کر چکی ہو اور جسنے ہادی امت و سید المرسلین کی اتباع اور اطاعت سے اپنے نفس کو مہذب بنا لیا ہو ایسی قسم کے سادات کی تابعداری سالک کیلئے نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ذیل اسی حقیقت کا شاہد ہے۔ انسان اپنے دوست (رفیق) کے دین پہ ہوتا ہے۔ اسلئے تم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ اس امر کا لحاظ رکھے کہ دوستی کس سے کر رہا ہے۔ بھائی جان۔ اگر آپ کسی کی اتباع اور اطاعت پر قادر نہیں ہیں تو کم از کم اتنا کیجئے کہ لائق اتباع ہستیوں سے محبت کیجئے اپنے دل کو صاف اور ستھرا رکھئے خداوند عالم جسکو چاہے ہدایت فرما سکتا ہے اور ٹھیک راستہ دکھانیوالا در حقیقت وہی ہے۔

الی اللہ ابو محمد عبدالاحد سلیمان
بن حافظ احمد دیوان غفر
لهما الرحمن الحنفی مذهبًا و
المجددی النقشبندی القادری
الشاذلی مشربا والاجفوری
السورتی متوطنا المعروف
بالصوفی راجیا لی بذالك
الدخول فی فضل قوله علیه
الصّلوة والسّلام ان اللہ و
ملائکته واهل سمواته واهل
ارضه حتی النملة فی جحرها و
الحوت فی البحر یصلون علی معلم
الناس الخیر ولنرجع اولا الی
سند الطریقة الشاذلیة التی
تلقینها عن الاستاذ الاعظم
والغوث الافخم العارف باللہ
تعالی سیّدی الشیخ ابراهیم

الی اللہ ابو محمد عبدالاحد سلیمان بن حافظ احمد
دیوان غفرلہ الرحمن حنفی مجددی نقشبندی
قادری۔ شاذلی ساکن قصبہ لاجپور (متعلقہ
ریاست سچین) ضلع سورت۔ صوفی
(صاحب) کے نام سے مشہور خدا سے اپنے
لئے اس کے عوض اس زمرہ میں
شامل کرلئے جانے کی امید کرتا ہوں
جس کے بارے میں حضور رسول مقبول
صلّے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
ہے کہ
خدا۔ خدا کے فرشتے۔ اہل آسمان
اہل زمین۔ یہاں تک کہ زمین کی چیونٹی
اور دریا کی مچھلی بھی اس شخص کے لئے طلب
رحمت کرتی ہے جو لوگوں کو بہتری کی تعلیم دیتا
ہو۔ اب ہم پہلے طریقۂ شاذلیہ کی سند بیان
کرتے ہیں جسکو میں نے اپنے استاذ اجل غوث
اعظم عارف باللہ حضرت سیدی شیخ ابراہیم

الرشید المکی قدس اللہ
سرہ العزیز وھو اخذھا
عن القطب الرئیس سیدی
السید احمد بن ادریس قدس
سرہ وھو اخذھا عن شیخہ العارف
باللہ تعالیٰ سیدی عبدالوھاب
التازی قدس سرہ وھو اخذ
ھا عن شیخ العارف باللہ تعالیٰ
سیدی عبد العزیز الدباغ
قدس سرہ وھو اخذھا عن
سیدنا الخضر علیہ السلام
وھو قد اخذھا عن رسول
اللہ صلعم بعد الوصول الیہ
کما ھو معروف عند اھل اللہ
بشروطہ واحوالہ ولاستاذنا
المذکور ایضاً سند متصل
بالطریقۃ الشاذلیۃ المعروف
بقطب خواجہ ابوالحسن شاذلی

الرشید قدس سرہ کی سے اور انہوں
نے اپنے شیخ قطب اعلیٰ سیدی
حضرت سید احمد بن ادریس قدس سرہ
سے اور انہوں نے اپنے شیخ عارف
باللہ سیدی حضرت عبدالوہاب تازی
سے اور اونہوں نے اپنے شیخ عارف
باللہ سیدی حضرت عبدالعزیز دباغ
قدس سرہٗ سے اور انہوں نے سیدنا
حضرت خضر علیہ السلام سے اور انہوں نے
حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ سے ملنے کے بعد جیسا کہ اہل اللہ
کے نزدیک چند شرائط و حالات کے
ساتھ معروف ہے حاصل کیا ہے
اور ہمارے شیخ کے پاس
طریقۂ شاذلیہ کی سند
متصل بھی ہے جو قطب خواجہ
ابوالحسن شاذلی

قدس سره وقاعدة اهل هذا
الشان كل السند ما قلت وسائطه
عن مقداره فافهم ولاجل ذالك
اكتفينا بالسند المذكور انفا
لقلة وسائطه واعلم ان اساس
هذه الطريقة هي التقوى واتباع
النبي المصطفى في السر والنجوى
حتى يتوصل الى كل مقصود
ويقف على عرفات الغيب و
الشهود حتى ينال من معرفته
سر ما في الخبر الوارد القدسي
اعددت لعبادي الصالحين
ما لا عين رات ولا اذن سمعت
ولا خطر على قلب بشر ويتحقق
بكرامة المتابعة الخاصة المتضمن
سر قوله عليه السلام لا يومن
احدكم حتى يكون هواه تبعا

قدس سرہ کی طرف منسوب ہے۔ اسکا خیال رکھنا چاہیے
کہ اس سلسلہ کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر سند کے درمیانی واسطے
اسکی اصلی مقدار سے کم ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمنے ابھی صرف
سند مذکور کو نقل کر دینا کافی سمجھا ہے کیونکہ اسکے واسطے
کم ہیں۔ تم سمجھ لو کہ اس سلسلہ کی بنیاد تقویٰ و پرہیزگاری
اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری و باطنی
تابعداری و فرمانبرداری پر رکھی گئی ہے۔ یہاں تک کہ
سالک منزل مقصود تک پہونچ جاوے۔ اور عرفات غیب
و شہود سے واقف ہوجاوے تاکہ معرفت الہی سے بہرہ اندوز
ہو کر ذیل کی حدیث قدسی کے اسرار و حظ اٹھائے
میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار
کر رکھی ہیں جو آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سنی ہیں اور نہ
کسی کے خیال میں آسکتی ہیں۔ نیک بندوں کی تابعداری
و اطاعت کی برکت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ارشاد ذیل کا بھید کھل جاتا ہے۔ حضور پرنور فرماتے
ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار
ہو ہی نہیں سکتا جبتک اسکی تمام خواہشیں میرے احکام کے

لما جئت به وتظهر ثمرة المتابعة
للسالك المتضمن لكمال المتابعة
المشار اليها قوله تعالىٰ ان
اكرمكم عند الله اتقكم وقال
الله تبارك وتعالىٰ قل ان كنتم
تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله
والله اعلم۔ قال سيدی احمد بن
ادريس قدس سره فی بعض
المبشرات قال لی عليه السلام
من انتسب اليك فلا اكله الی
ولاية غيری ولا الی كفالة غيری
انا وليه وكفيله وايضاً قال
عليه السلام من اخذ هذه
الطريقة واجتهد فيها كتب
فی ديوان الله الاعلیٰ الذی لا
يتغير ولا يتبدل والبشائر
فی حق الشيخ كثير جدا لا يطاق

تابع نہ ہوجائیں۔ ذیل کے ارشاد کے بارے میں بھی
سالک کی سچی تابعداری ہی کے نتیجہ خیز ہونیکی طرف
اشارہ ہی۔ تم میں سے سب سے زیادہ بزرگ اور شریف
وہی ہے جو خدا سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو۔ ایک اور جگہ
خدائے عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ کہدیجئے کہ اگر تم
لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری
کرو خدا تم سے محبت کریگا۔ واللہ اعلم حضرت احمد بن
ادریس قدس سرہ بعض بشارتوں میں فرماتے ہیں کہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ تیری طرف
منسوب ہوگئے میں انہیں غیر کی دوستی اور غیر کی حمایت میں جانیکی
تکلیف نہ دونگا بلکہ میں ہی انکا دوست اور خود میں ہی
انکا کفیل ہوں نیز آپنے فرمایا کہ جس شخص نے اس طریقہ
کو اختیار کیا اور پھر اسمیں کوشش کی اسکا نام اعلےٰ
دفتر الٰہی میں لکھا جائیگا جس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل
نہیں ہو سکتا۔ حضرت موصوف کو اس قسم کی بشارتیں
بہت سی اور خاص خاص نوعیت کی ہوئی ہیں
ہم ان سب کو درج نہیں کر سکتے کیونکہ وہ

ان نكتب لقصور فهم السامعين
لها والناظرين فيها وقد ورد
في الخبر حدثوا الناس على قدر
عقولهم وصلى الله على سيّدنا
محمّد وآله في كلّ لمحة ونفس عدد
ما وسعه علم الله قال سيّدي
احمد بن ادريس قدس سره اجتمعت
بالنبي صلى الله عليه وسلم اجتماعًا
صوريا ومعه الخضر عليه السلام
فامر النبي صلى الله عليه وسلّم
الخضر ان يلقنني اوراد الطريقة
الشاذلية فلقننيها بحضرته ثم
قال صلى الله عليه وسلم للخضر
عليه السّلام يا خضر لقنه ما
كان جامعا لسائر الاذكار و
الصلوات والاستغفار
الطويل والتهليل فقال خضر

دیکھنے اور سننے والوں کی فہم و ادراک سے
بالاتر ہیں۔ اور حدیث شریف بھی یہی حکم دیتی
ہے لوگوں سے ان کی عقل اور سمجھ کے مطابق
گفتگو کرو۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم
حضرت سیدی احمد بن ادریس فرماتے
ہیں کہ میں ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیارت سے بالمشافہ مشرف
ہوا۔ آپکے پاس خضر علیہ السّلام بھی موجود تھے
حضور پرنور نے حضرت خضر علیہ السّلام کو
حکم دیا کہ ان (حضرت احمد بن ادریس)
کو طریقہ شاذلیہ کے اوراد و وظائف سکھا دیجیے
خضر علیہ السّلام نے حضور کے سامنے ہی مجھے
ان وظائف و اذکار کی تلقین فرمائی پھر حضور نے
حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا کہ انکو وہ چیز بھی سکھا دو
جو تمام اوراد کو شامل ہے جسمیں تہلیل و تسبیح
بھی ہے درود و صلوٰۃ بھی ہے اور استغفار
طویل بھی ہے۔ خضر علیہ السّلام نے عرض کی

لقد ما کان جامعا لسائر الاذکار و فاتحة الاوراد والتهلیل والصّلوة العظیمة والاستغفار الطویل فقال خضر علیه السلام ای شیءٍ هو یا رسول الله فقال قل لا اله الا الله محمد رسول الله فی کل لمحة و نفس عدد ما وسعه علم الله نفعنا الله تعالی ببرکتہ امین ولقد بایعت اولا بالشیخ العاشق الکامل مولٰنا حضرت شاہ نظام الدین قدس سرہ وھو عن شیخ محمد جان قدس سرہ وھو عن مولٰنا شاہ غلام علی شاہ الدھلوی قدس سرہ فنقتبس بانوار برکات النقشبندیة ونرجوا

یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جو تمام وظائف اور اذکار کو شامل ہے۔ حضور پُر نور نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فی کل لمحة و نفس عدد ما وسعہ علم اللہ۔ خدا ہمیں بھی اس کی برکات سے مستفید فرمائے۔ آمین۔ اور میں نے بیشتر شیخ کامل عاشق الٰہی حضرت شاہ نظام الدین قدس سرہ سے بیعت کی ہے اور انہوں نے شیخ حضرت محمد جان قدس سرہ سے اور انہوں نے حضرت مولانا شاہ غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ سے بیعت کی ہے پس ہم انوار برکات نقشبندیہ سے روشنی اندوز ہوتے ہیں۔ اور خدا سے

بالله تعالی برکات القادریة
لسیدنا وغوثنا حضرت شیخ
محی الدین عبد القادر الجیلانی
قدس سرہ وطریق الچشتیة
لسیدنا خواجہ معین الدین
قدس سرہ وبرکات خواجہ
عبد اللہ شطار قدس سرہ
والسہروردیة بحضرت
خواجہ شہاب الدین سہروردی
قدس سرہ فبایعنا بواسطة
خلفاء رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وامنا باللہ کما ھو
باسمائہ وصفاتہ وقبلنا جمیع
احکامہ وتبرأنا من الکفر و
الفسوق والعصیان ونشہد
بان لا الہ الا اللہ ونشہد
ان محمدا عبدہ ورسولہ و

اپنے غوث وسردار حضرت شیخ محی الدین
عبد القادر جیلانی قدس سرہ کے
سلسلۂ قادریہ کی اور سیدنا حضرت
خواجہ معین الدین چشتی کے سلسلہ چشتیہ
کی اور حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی
قدس سرہ کے سلسلہ سہروردیہ کی اور
حضرت خواجہ عبد اللہ شطار قدس سرہ
کے برکات و فیوض کے متمنی ہیں۔ لہذا
خلفائے کرام کے توسل سے ہم نے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی
ہے۔ ہم اللہ کے ساتھ جیسا کہ وہ اپنے
اوصاف وکمالات میں ہے ایمان لائے
ہیں ہم نے اللہ کے تمام احکام مانتے ہیں
ہم کفر و فسق و فجور سے بری رہتے ہیں۔
اور ہم اس امر کی شہادت دیتے ہیں
کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہیں

وبها نحيي وبها نموت ان شاء
الله المستعان اللهم ارزقنا
ومن معنا فتحهم وخير الدارين
فاقرؤا سورة الفاتحة مرة و
سورة الاخلاص احدے عشرة
مراة سبحان الله والحمد لله
ولا اله الا الله والله اكبر
احدے عشرة مرات استغفر الله
من جميع ما كره الله قولا وفعلا
وخاطرا وسامعا وناظرا لا
حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم ثلث مرات اللهم صلّ
علے روح سيدنا محمّد فے
الارواح وعلى جسده فى
الاجساد وعلے قبره فى القبور
وعلے جميع الانبياء والمرسلين
والملائكة المقربين وعلى اوليائك

زندگی ہو یا موت دونوں حالتوں میں
ہم زندہ بھی اِس اقرار کے ساتھ ہیں اور
انشاءاللہ مرینگے بھی اسی اقرار کے ساتھ
اے اللہ ہمکو اور ہمارے ساتھیوں کو ان حضرات
کے فتوحات اور دونوں جہاں کی بہتری
عطا فرما۔ اب مسطورہ ذیل فاتحہ پڑھکر اس کا
ثواب ان حضرات کی ارواح کو ہدیہ کیا جاوے۔
سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر گیارہ
مرتبہ استغفر اللہ من جمیع ماکرہ اللہ قولاً وفعلا
وخاطرا وسامعا وناظرا و لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم تین بار۔ الٰہی عالم ارواح میں ہمارے
سردار حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی روح پر اجسام میں سے انکے جسم پر قبور میں حضور کی قبر
پر درود و رحمت بھیج اور تمام نبیوں رسولوں
مقرب فرشتوں اپنے دوستوں
(اولیاء کرام)

واصفیائك واهل طاعتك
اجمعین وارحمنا معهم برحمتك
یا ارحم الراحمین الله الله
انت امامی انت یمینی انت
شمالی انت فوقی انت تحتی
انت خلفی فاینما تولوا فثمّ
وجه الله

اپنے احباب اور اپنے طاعت گذاروں پر
رحمت بھیج۔ خداوندا ان لوگوں کے ساتھ ہم پر
بھی رحمت فرما اے تمام رحم کرنے والوں سے
زیادہ رحم کرنیوالے اپنی رحمت کی طفیل ایسا
ہی کر۔ آمین۔

میرے آگے میرے دائیں طرف میری
بائیں طرف میرے اوپر میرے نیچے اور میرے پیچھے تو ہی تو
ہے۔ پس جدھر منہ کرو ادھر خدا ہی کی ذات موجود
ہے۔ (آیت)

هٰذه الصّلوٰة العظیمة الّتی امر النّبی صلّی الله علیه وسلم
سیّدنا الخضر علیه السّلام بتلقینها السیّد احمد بن ادریس قدس سره

اللهم انی اسئلك بنور وجه الله العظیم الذی ملاء ارکان
عرش الله العظیم وقامت به عوالم الله العظیم ان تصلی علی
سیدنا ومولانا محمد ذی القدر العظیم وعلی ال نبی الله العظیم
بقدر عظمة ذات الله العظیم فی کل لمحة ونفس عدد ما فی
علم الله العظیم صلوٰة دائمة بدوام الله العظیم تعظیما لحقك
یا مولانا یا سیدنا محمد صلی الله علیك یا ذا الخلق العظیم وسلّم

علیه وعلیٰ اله مثل ذالك اللهم اجمع بینی وبینه کما جمعت
بین الرّوح والنفس ظاهرا وباطنا یقظة ومناما واجعله
یارب روحا لذاتی من جمیع الوجوه فی الدنیا قبل الاٰخرة یاعظیم

الاستغفار الکبیر

استغفر الله العظیم الذی لا اله الا هو الحی القیوم غفار
الذنوب ذوالجلال والاکرام واتوب الیه من جمیع المعاصی
کلها والذنوب والاٰثام من کل ذنب اذنبته عمدا وخطاء
ظاهرا وباطنا قولا وفعلا فی جمیع حرکاتی وسکناتی وخطراتی
وانفاسی کلها دائما ابدا سرمدا من الذنب الذی اعلمه و
من الذنب الذی لا اعلمه عدد ما احاط به العلم واحصاه
الکتاب وخطه القلم وعدد ما وجدته القدرة وخصصته
الارادة ومداد کلمات الله کما ینبغی لجلال وجه ربنا وجماله
وکماله وکما یحب ربنا ویرضاه
فالاٰن اذکر لك مما افادنا به
بعض مشائخنا السادات
الصوفیة فانه مکاشف
رموز الحقیقت وهو المسمّیٰ

پس میں اب ہمارے بعض مشائخ حضرات صوفیہ
کے بعض افادات کو تمسے بیان کرتا ہوں اور
فی الحقیقت یہ اسرار حقائق کا اظہار ہی اور یہی
مکاشف رموز الحقیقت اسکا تاریخی نام ہے
۱۳۴۴ھ

بالاسم المورخ

بیان الذکر

اعلم ایها الطالب جعلنی
الله وایاك من الشاکرین
واحشرنی وایاك فی زمرة
الذاکرین۔ انّ الافضل و
المختار فی الذکر ذکر لآ اِلٰهَ
اِلّا الله لانّ الوارد فی الحدیث
افضل الذکر لا اله الّا الله
ولان فیها نفی کلّ شیئ ما
سوی الله تعالیٰ واثباته تعالیٰ
وذلك الذکر ینقسم الیٰ قسمین
حقیقیّ وغیر حقیقیّ اَمّا
الذکر الحقیقی فهو شهود
الحق تعالیٰ بعین القلب
فی هذه الدّار واما غیر الحقیقی
ینقسم الیٰ قسمین ذکر جلی

(اور اسکے ترجمہ کا تاریخی نام خلاصۂ حقیقت ہی مترجم)
۱۳۴۴ھ

ذکر کا بیان

اے طالب، اللہ تعالیٰ مجھکو اور تجھکو
شکر کرنے والوں میں سے کرے اور
مجھے اور تجھے زمرہ ذاکرین میں سے
اُٹھاوے۔ سمجھ لے بے شک سب سے
افضل و پسندیدہ ذکر لا الٰہ الّا
اللہ ہے کیونکہ حدیث شریف میں وارد
ہے کہ سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ
ہے۔ اس میں سوائے اللہ تعالیٰ کے
ہر شئی کی نفی ہے اور صرف اللہ کا ہی
اثبات ہے۔ اس ذکر کی دو قسمیں ہیں
حقیقی اور غیر حقیقی۔ ذکر حقیقی تو یہ کہ
اسی دنیا میں حق تعالیٰ کو قلب کی
آنکھ سے دیکھ لے۔ غیر حقیقی کی
پھر دو قسمیں ہیں۔ ذکر جلی
یا ظاہر

وذکر خفي اما الذکر الجلي
فهو الذي يتلفظ بلا اله الا
الله باللسان واما ذکر الخفي
فهو الذي يتحفظ معناها في
القلب وهو محل مشاهدته
تعالے والقلب يطلق علے
المعنيين احدهما هو اللحم
الصنوبري الشکل المودع
في الجانب الايسر تحت الثدي
والثاني هو نور لطيف رباني
وروحاني تعلق بذلك القلب
وهو المسمّٰى بالحقيقة الانسانية
والروح الانساني وهو محل
لمشاهدته تعالى ثم ان القلب
لما کمل استعداده وقوي نوره
بدوام الذکر المستعد للمراقبة
المستعدة للمشاهدة صار مرآة

و ذکر خفی۔ ذکر جلی سے مطلب زبان
سے لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔ ذکر خفی سے
مطلب اس کے معنی کو قلب میں
محفوظ کرنا ہے جو اللہ تعالے کے
مشاہدہ کا محل ہے۔ خود قلب کا اطلاق
دو معانی پر ہوتا ہے۔ ایک تو وہ
گوشت کا مخروطی شکل کا لوتھڑا جو
سینہ میں بائیں طرف رہتا ہے
اور دوسرا وہ نور لطیف ربانی
وروحانی جو اس قلب کے ساتھ
متعلق ہے جو حقیقۃ انسانیہ اور روح
انسانی کے نام سے موسوم ہے اور جو مشاہدہ
الٰہی کا محل واقع ہوا ہے۔ جب اس قلب کی
استعداد کامل ہو جاتی ہے اور پیہم جفاکشی
کے ساتھ ذکر کرنے سے اسکے نور میں اتنی
طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ مشاہدہ الٰہی
کر سکے تو اس وقت تجلی الٰہی کیلئے قلب بمنزلہ آئینہ کے ہو جاتا ہے

التجلي الالهي وهو الجمع بين
البحرين وهو الملتقى بين العلمين
ولذالك كان عرش الله تعالى
كما جاء في الحديث قلب المؤمن
عرش الله تعالى واذا عرفت
هذا [illegible] قول الشيخ محيي
الدين ابن عربي قدس سره
السبحاني ؎

انا القرآن والسبع المثاني
وروح الروح لا روح الاواني
وفؤادي عند مشهودي مقيم
يشاهده وعندك لساني

وللقلب باعتبار الوصف
وجهان ظاهر و باطن فظاهره
مظلم جسماني وهو اللحم الصنوبري
وباطنه نوراني روحاني و
هو الروح الانساني فكثافته

یہی مراد جمع بین البحرین سے ہے جو دونوں
عالموں میں ذریعۂ اتصال ہے۔ اسی لئے
ایسی حالت میں وہ مثل عرش الٰہی کے
ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا کہ مومن
کا قلب اللہ تعالیٰ کا عرش ہوتا ہے
جب تو نے یہ سمجھ لیا تو حضرت
شیخ محی الدین ابن عربی قدس
سرہ السبحانی کے قول کی حقیقت
تجھ پر ظاہر ہو جائے گی کہ میں قرآن
اور سبع المثانی ہوں۔ روح کی روح
ہوں جسم کی روح نہیں میرا دل
اس کی تجلیات کو دیکھنے والا
ہے۔ اور تیرے نزدیک میری
زبان ہے۔ قلب کی باعتبار وصف کے
دو صورتیں ہیں۔ ظاہر و باطن۔ ظاہر تو
کثیف جسم رکھنے والا گوشت صنوبری ہے
اور باطن نورانی روحانی ہے وہی روح انسانی ہے

ظلمانيّة بمباشرة الطّبعيّة
النفسانيّه ولطافته نورانيّة
بمواجهة الجهة الرّبانيّة فهو
شهيد تجلى الحق سبحانه و
تعالیٰ في مرأة من غير اتحاد
ولا حلول ولا اتّصال ولا
انفصال فانّه تعالیٰ مقدّس
عن ان يحدثه بالحوادث
او يتحدّث به ويحلّ فيها و
يتصل بها او ينفصل عنها و
ينفعل منها لانّ ذلك كلّه لا
بدّ من وجودين والحال انّ
الوجود واحد لا تعدّد له
اصلاً فالذّكر بقول لا اله الّا
الله كاشف القلوب وبقول
الله كاشف الارواح وبقول
هو هو كاشف الاسرار ولا اله

ظلمانیہ نفسانیت طبیعت کے
ملنے سے ہے اور لطافت نورانیہ
اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے ہے۔
پس وہ اپنے آئینہ میں حق سبحانہٗ
وتعالیٰ کی تجلی بغیر اتحاد۔ حلول۔
اتصال و انفصال کے دیکھتا ہے
کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اس
بات سے کہ اوس میں کوئی چیز
اُتر جائے۔ حل ہوجائے۔ ملجائے
یا علیحدہ ہوجائے۔ کیونکہ یہہ
واقعات دو وجود پر دلالت کرینگے
حالانکہ وجود تو ایک ہی ہے جس کے
لئے تعدد ممکن نہیں پس ذکر لا الہ
الّا اللہ دل کو کھولنے والا اور
اللہ کا ذکر روح کا کھولنے والا ہے
اور ذکر ھو ھو سے اسرار کے
پردے اُٹھتے ہیں اور لا الہ الا اللہ

الا الله مقناطيس الاسرار
فالقلب والرّوح والسّر بمنزلة
طير في قفصة والقفص في
بيت والبيت بمنزلة القلب
والقفص بمنزلة الرّوح و
الطّير بمنزلة السّر فلا اله
الّا الله قوّة القلوب الله الله
قوّة الارواح هو هو قوّة
الاسرار وافتح باب قلبك بمفتاح
قولك لا اله الّا الله وباب روحك
بمفتاح قولك الله الله وباب
سرّك بمفتاح قولك هو هو
وطريق ذكرك بالذكر المشار
اليه اذا اردت ان تقول
بلسانك لا اله الا الله وتحفظ
بقلبك معناها نفيا واثباتا
فالمنفي هنا ان تنفي نيتك الوهميّة

اسرار معرفت کے لئے مقناطیسی قوت
رکھتا ہے۔ پس دل روح۔ سر کی مثال
ایسی ہے جیسے ایک طائر قفص میں
اور قفس گھر میں ہو اور گھر بمنزلہ دل
کے ہے اور قفس بمنزلہ روح ہے اور
طائر بمنزلہ سر کے ہے۔ پس لا الہ الا اللہ
قلوب کے لئے قوت۔ اللہ اللہ ارواح
کے لئے قوت اور ہو ہو اسرار کے
لئے قوت ہے۔ پس ذکر لا الہ الا اللہ
کی کنجی سے اپنے قلب کا دروازہ کھول
اور اپنی روح کا دروازہ اللہ کے ذکر کی کنجی
سے اور اسرار کا دروازہ ہو ہو کے ذکر سے
کھول۔ مذکورہ بالا ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ
جب زبان سے لا الہ الا اللہ کہنے کا ارادہ
کرے تو قلب میں اوسکے اثباتی اور منفی
معانی کو محفوظ کرے۔ پس منفی معنی محفوظ کرنے
سے یہ مراد ہے کہ اپنی ہستی کی نفی کردے

بان تصوّر لا انانيّة لي عند
قولك لا اله والاثبات ان
تثبت وجود الله تعالى عند
قولك الّا الله واذا اردت
ان تقول بلسانك الله الله
وتحفظ بقلبك معناها ومقصودك
بها اثباته فقط وان اردت
ان تقول بلسانك هو هو
فتحفظ بقلبك معناها الموحى
اليها بالاثبات المذكور ثمّ
الفرق بين الذكر بقولك الله
الله وبقولك هوهو ان قولك
الله الله مشير الى ظاهر ذات
الحق باعتبار شمول ظهوره
لبطونه وقولك هوهو مشير
الى باطن ذات الحق تعالى
باعتبار شمول بطونه لظهوره

یعنے لا اله کہنے کے وقت سمجھ لے کہ
میرا وجود نہیں ہے۔ اور اثباتی معنی
سے یہ مطلب ہے کہ الّا الله کہتے وقت
یہ سمجھے کہ الله ہی ہے اور جب بار بار الله الله کہے تو دل میں
اوسکے معنی محفوظ رکھے کہ فی الواقع الله ہے
فقط اور جب زبان سے ہو ہو کہے تو
مذکورۂ بالا اثباتی معانی قلب میں
محفوظ کرے۔ الله الله اور ہوہو
کے ذکر میں ظاہر فرق یہ ہے
کہ الله الله سے تو حق تعالی کی
ظاہر ذات کی طرف اشارہ ہے
اس اعتبار کے ساتھ کہ اوس کے
ظاہر کے ساتھ باطن بھی شامل ہے
لیکن ہو ہو سے حق تعالی کی ذات
باطن کی طرف اشارہ ہے اس
اعتبار کے ساتھ کہ اوس کے
باطن کے ساتھ ظاہر بھی شامل ہے

ثمّ اذا اردت الذکر فی الخلوت
بالذکر المکنی الیہ فتغتسل و
وتب من جمیع المعاصی وتطہر
ثیابک ومکانک وتقعد فی الخلوۃ
متربعا مستقبل القبلۃ واضعا
یدیک علی رکبتیک غامضا
عینیک شارعا فی الذکر باتمّ
التعظیم والتکریم بحیث تطلع
لا الہ من تحت صدرک تضرب
بالّا اللہ علی قلبک حتی یتصل
تاثیرہ بجمیع اعضائک ویستقر
فیہا وتدوم بہا المشاہدۃ فان
حصلت لک المشاہدۃ حصل لک
المراد فاذا ورد وارد فی خاطرک
حال ذکرک فتنفیہ بلا الہ و
تثبت وجود اللہ بالّا اللہ حتّی
یفرغ قلبک من الخیالات الوہمیّۃ

پس جب تو خلوت میں ذکر کا ارادہ
کرے تو پہلے غسل کر اور تمام گناہوں
سے توبہ کر کپڑے اور جگہ کو پاک و صاف
کر اور چارزانو گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر
قبلہ رو بیٹھ جا آنکھیں بند کرکے تمام
وکمال تعظیم و تکریم کے ساتھ ذکر شروع
کر اس طرح کہ لا الہ کو ناف سے
کھینچکر الّا اللہ کی ضرب دل پر لگاوے
حتی کہ اوسکی تاثیر تمام اعضا میں سرایت
کرے اور اُن میں ٹہیر جائے اور اسکے
ساتھ مشاہدہ برقرار رہے پس اگر
تجھے مشاہدہ حاصل ہو گیا تو مراد حاصل
ہو گئی۔
جب ذکر کے وقت کوئی خطرہ گذرے
تو اوسکو مٹا دے اور الا اللہ کے
ساتھ وجود خدا کو قائم رکھ
حتی کہ تیرا قلب خیالات وہمیہ

المجازيّة فعند ذلك تشتغل بمشاهدته تعالیٰ فذكر لا اله الّا الله مركّب من نفي و اثبات فبالنفي يزول مرض القلب من الاخلاق النفسانيّة و بالاثبات تحصل صحة القلب من اشراق الانوار الربّانيّة بمشاهدته تعالیٰ وان تحقق هذا القلب في الذكر صار صاحبه من خاص الخواص من اولياء الله تعالیٰ فافهم

مجازیہ سے خالی ہو جائے پس اُس وقت مشاہدۂ خدا میں مشغول ہو جا تو ذکر لا الہ الا اللہ نفی و اثبات سے مرکب ہے تو نفی سے تو امراض قلب مثل اخلاق نفسانیہ وغیرہ زائل ہو جاتے ہیں۔ اور اثبات سے قلب کی صحت حاصل ہو جاتی ہے جیسے اللہ سبحانہ کے مشاہدہ سے اوسکے انوار ربانیہ درخشاں ہونے لگتے ہیں۔ جب ذکر الٰہی میں یہ قلب مستقر ہو جاتا ہے تو ذاکر خواص اولیاء اللہ سے شمار ہونے لگتا ہے۔

مراقبہ کا بیان

اعلم ايها الطّالب جعلني الله واياك من الرّاغبين و احشرني واياك في زمرة المراقبين المراقبة هي التي تخرج من

اے طالب اللہ سبحانہ مجھکو اور تجھکو راغبین سے کرے اور میرا اور تیرا حشر مراقبین میں کرے۔
سمجھ لے کہ مراقبہ اسکا نام ہے کہ بالکلیہ

الحول والقوّة مراقبا للحق تعالى
معرضا عمّا سواه مستغرقا في
بحر مشاهدته فلا تحصل تلك
المراقبه الّا بملازمة الذّكر
وهو الخروج عن ذكر ما سوى
الله تعالى ونسيان غيره تعالى
بان يلازم ذكره ومراقبته
تعالى دائما في جميع اوقاتك
وحالاتك فاذا حصلت المراقبة
حصلت المشاهدة ثمّ انّ الذّكر
المستعد للمراقبة ثلثة اصناف
احدها ذكر القلب وهو ان
لا تنساه لقربه وثانيها ذكر
نعوت المذكور وهو الّذي
استولى به شهودها على نفس
الذاكر بحيث يغيب عن نفسه
وثالثها ذكر شهود المذكور

اپنی قوت وطاقت سے خارج ہو کر اور تمام
ماسوا سے روگرداں ہو کر صرف اوسی حق سبحانہ
کا خیال دل میں محفوظ رکھکر اوسکے دریائے مشاہدہ
میں غرق ہو جاوے۔ پس بلا ملازمت ذکر کے مراقبہ
حاصل نہیں ہو سکتا پس اللہ سبحانہ کا ذکر اسطرح
لازم ہو جاوے کہ تمام ماسوی کو فراموش کر دیا جاوے
اور ہمیشہ ہر حال میں اوسی کا خیال دل میں محفوظ
رہے جب مراقبہ کامل ہوگا تو مشاہدہ حاصل
ہو جاویگا پھر ذکر موجب تکمیل مراقبہ کی تین
قسمیں ہیں ایک اسطرح ذکر قلبی ہے کہ اللہ
سبحانہ کی قربیت کی وجہ سے اوسکو کبھی فراموش
نہ کیا جاوے۔

دوسری قسم صفات مذکور کا اس طرح
ذکر کیا جاوے کہ نفس ذکر پر اوس کا
شہود غالب ہو جاوے بلکہ اپنی
ہستی سے بھی غائب ہو جاوے

تیسری قسم مذکور کا اس طرح مشاہدہ ہو جاوے

وهو الذي تعقبه الغيبة عن
الذكر فان شروط الذكر هو
الذي غرق الذاكر في ذكر
المذكور وغاب الذاكر في
المذكور ثمّ المراقب حال
مراقبته له تعالیٰ ينبغي ان يراقب
له تعالیٰ بعين بصيرته فنظره
في كلّ العوالم من الاجسام و
عالم المثال وعالم الارواح
وعالم المعاني بالصّورة المناسبة
بذلك العالم بان يظهره عنده
في كلّ صورة وجه الله الّذي
عبّر عن وجود تلك الصّورة
في الاشياء كلها وهو الاسماء
من الاسماء الّتي عينتها الذّات
الّتي ظهرت في الاشياء لان ظاهر
تلك الاشياء لا يكون الّا ظاهر

کہ ذکر سے کبھی بے خودی حاصل ہوجاوے
اس واسطے کہ اصل ذکر کی بڑی
شرط یہ ہے کہ ذاکر مذکور میں غرق
اور غائب ہوجاوے۔
پھر بوقت مراقبہ کے اللہ سبحانہٗ کا
عین بصیرت سے مراقب کا مراقبہ
کرنا ضروری ہے
پس عالم اجسام اور عالم مثال۔
عالم ارواح اور عالم معانی میں
اوس عالم کی مناسب صورت سے
اوسکو دیکھے اس واسطے کہ وہ سبحانہٗ
تعالیٰ ہر ایک عالم کی صورت
مناسبہ سے اوسکے قلب میں
تجلّی فرماویگا۔
اور درحقیقت وہ صورتیں اوسکے
اسماء کے مظاہر ہیں اسواسطے کہ
سب اشیاء میں اوسی کا وجود ظاہر ہے

وجود الحق تعالیٰ وھو لا یکون
ذلک الا شیون صورۃ ذاتہ
تعالےٰ وذٰلک شیون فی مرتبتہ
الاحد وغیب الھویۃ عین ذاتہ
تعالیٰ لانّ تشخص الشیئ مثلا
عین حقیقتہ لا غیر مع عوارض
المشخّصۃ لھا لکن باعتبار
تغائرھما العقلیّ فلا تشخاصہ
مظاھر الحقائق الخارجیۃ کما
انّھا مظاھر الذّات المطلق
فلا ینظر احد من العارفین
بکلّ عین ونظر شیئا من الاشیآء
الّا ینظر وجود الحقّ تعالیٰ
فی قلبہ اولا ثمّ بعد ذلک
ینظر ذلک الشیئ فاذا رأی
احد خلقا من المخلوقات مثلاً
فقد رأی الاوّل والاخر و

اور وہ صور علمیّہ اوسی کے شیونات
ذاتیہ ہیں اور مرتبۂ احد اور غیب
ہوتیہ ہیں وہ شیونات عین ذات
ہیں اس واسطے کہ شئی کا تشخّص مع
عوارض مشخصہ کے اوس کی عین حقیقت
ہے غیر نہیں لیکن اون دونوں میں
تغائر عقلی کا اعتبار ثابت ہے
اور اوسکے تشخصات حقائق خارجیہ کے
مظاہر ہیں جیسے حقائق خارجیہ ذات
مطلق کے مظاہر ہیں سو اب عرفا
اپنی عین بصیرت سے ہر شئے میں
اوّلا وجود حق سبحانہ ملاحظہ
کریں گے بعد ازاں اوس شئے
کو دیکھیں گے (دوسرے مرتبہ کی)
ظاہری مثال ایسی ہے جیسے کوئی
شخص مخلوقات میں سے کسی شئے کو
دیکھے تو اوس شئے کا اول آخر

والظّاهر والباطن فرأى الحق
الموصوف بهذه الاسماء
فان من رأيه من مرتبة الاعيان
الثّابتة فهو فى المقام الجمع و
طريق المراقبة المستعدة
لمشاهدته تعالىٰ ان تنفى
انيّتك الوجوديّة اوّلا وهو
عين معنىٰ لا اله ثمّ تثبت الحق
تعالىٰ في قلبك ثانيا وهو عين
معنى الّا الله وان تدوم بذلك
في مراعات السرّ بملاحظة
الحق تعالىٰ فهو فى المثال في
تلك الحال كحال الهرة في وقت
مراقبتها للصّيد حتّى اختلت
المراقبه اختل الغرض فهذا
قال ابن الفارض لو حضرت
لي سواك ارادة على خاطري

ظاہر باطن کا خیال گذریگا پھر سمجھیگا
کہ ہر شئے کا اول آخر ظاہر باطن تو خدائے
تعالیٰ ہے تو جو اوسکو مرتبہ اعیان ثابتہ
میں دیکھے گا وہ مقام جمع میں ہے اور تحصیل
مشاہدہ کے لئے مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ
پہلے اپنی خودی کی نفی کرے اور یہی لَا
الٰہ کے معنی ہے۔ پھر حق تعالیٰ کو اپنے
قلب میں ثابت کرے اور یہی الّا اللہ کے
معنی ہیں اور ہمیشہ باطن میں حق کے ملاحظہ
کے ساتھ اسکی رعایت رکھے۔
اس وقت اس کا حال مثل اوس بلّی
کے ہونا چاہئے جو شکار کے خیال
میں ہوتی ہے۔ جب مراقبہ میں خلل
واقع ہوگا تو مقصود میں بھی خلل واقع
ہوجاویگا اس مقام میں ابن الفارض
کا قول ہے کہ اگر میرے قلب پر
بجز تیرے سہوًا بھی خیال گذرے

سہوا قضیت بردتي فینبغي
لك ان تدوم فی سرّك مشاهدة
الحق تعالیٰ لیحصل لك الرّبح
العظیم والثواب الکریم فافهم
اَعلم ایّها الطالب جعلني الله و
ایّاك من المتوجّهین واحشرني
وایّاك بنیهم ان التوجّه هو
الخروج عن کل داعیة تدعوا
الیٰ غیر الله تعالےٰ وتتوجه بکلّیة
الی الله عزّ وجل وتحضر مع الله
في جمیع حرکاتك وسکناتك
وطریق التوجّہ ان یکون قلب
المتوجّہ حاضرا بالله تعالےٰ
مجرّدا عن لباس الحروف والاصوات
العربیّة والعجمیّة خالیا من جمیع
الجهات کلّها وهو فی المثال
کشخص اراد ان ینغمس برأسه

تو میں اپنی مرتدی کا حکم لگا دونگا تو آپ
ضرور ہے کہ ہمیشہ تیرے باطن میں مشاہدہ حق
کا خیال رہے تاکہ تجھکو بڑے راحت اور ثواب
عظیم حاصل ہوں اے طالب اللہ تعالیٰ مجھکو
اور تجھکو متوجہین میں سے کرے اور انہی زمرہ
میں میرا اور تیرا حشر کرے سمجھلے کہ توجہ ایسے
خیالات سے باز رہنا ہے جو غیر اللہ کی طرف
متوجہ کرے اور بتمامہ اوس حق سبحانہ کی جانب
متوجہ ہو جاوے اور اپنی تمام حرکات و سکنات
میں اوسی کو حاضر و ناظر سمجھے اور توجہ کا
طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ متوجہ کا قلب اللہ
تعالیٰ کے ساتھ حاضر رہے جو
عربی عجمی حروف و اصوات
کے لباس سے مجرّد ہو اور اوسکا
قلب تمام جہات سے خالی ہو اوسکا
حال مثل اوس شخص کے ہے جو
دریا میں اسپنے سر کو گردن تک ڈوباوے

في البحر و ينغمسه في داخل ذٰلك
البحر الى حدّ عمقه و يفتح
عينيه فيه فما رأى الّا البحر
كذلك الّذي من كان يتوجّه
بعين قلبه الى الحق تعالے فلم
ينظر الّا وجود الحق تعالىٰ فاعلم
ذلك واذا عسر عليك ذٰلك
التوجّه فعليك بالتوجّه الى
طريق اٰخر وهو ان لا تغفل
ولا تنسى الاسم الجامع الله
في قلبك و راقب معناه دائما
كلّ اوقاتك وجميع حالاتك و
هو في المثال كناظر الى شيئ ثم
ينتقل بذلك النّظر في الله معنے
الاسم الجامع وهو ذات الحق
تعالے فانّك اذا معنت النّظر
في هذا الشّغل وتحققت به

اور اوس میں اپنی آنکھیں کھولے تو تو بجز
دریا کے اور کچھ نہیں دیکھیگا پس اسی طرح
جو شخص اپنی چشم بصیرت سے خدای تعالیٰ
کی جانب متوجہ ہو گا تو وہ بھی وجود حق کے
سوا اور کچھ نہیں دیکھیگا اس کو خوب سمجھ لے
اور اگر تجھپر ایسی توجہ دشوار ہو تو توجہ
کا دوسرا طریقہ اختیار کر کہ اسم جامع
کو کسی حال میں فراموش نکرے اور کسی
وقت اس سے غافل نہو اور ہمیشہ اپنے
جمیع اوقات و حالات میں اوسکے معنی
قلب میں محفوظ رکھیں اور اوس کا حال
مثل اوس شخص کے ہو جو کسی شئے کی
جانب ٹکٹکی لگائے ہوئے ہو اسی طرح
اسم جامع اللہ کے معنی کی طرف نظر
لگی رہے کہ ہر جگہ وہی موجود ہے۔
جب تو اوس شغل میں اپنی نظر کو قائم
کر لے گا اور اوس توجہ میں بالکل

في هذا التوجّه بالكلّية تظهر
لديك الاسرار الرّبّانيّة وتجلّى
عليك الانوار الالهيّة من غير
نهاية ولا غاية بفضله وكرمه
فافهم هذا السرّ العجيب الّذي
يسير اليك بهذا الكلمة العربيّة
فان القول الشّريف ما لا ينحل
عقده ولا ينتشر فلا يكاد ان
تحصى وتنحصر محاسنه ذالك
فضل الله يؤتيه من يشاء فافهم
حقيقة قول وجهت وجهي للذي
فطر السّموٰت والارض حنيفا
امّا تتفكر وتسمع قول الحق
تعالى اقرأ كتابك كفى بنفسك
اليوم عليك حسيبا فلا تفش
ذالك لغير اهله لانّما يكون
قبول الاسرار الا صدور الاحرار

ثابت ہو جاویگا تو تجھ پر اسرار ربانیہ
ظاہر ہونگے اور اوسی کے فضل وکرم سے
بے انتہا انوار الٰہیہ تجھ پر متجلی ہونگے تو
اس عجیب راز کو خوب سمجھ لے کہ مینے
عربی عبارت میں تجھ سے بیان کر دیا ہے
(اور بندہ نے اردو زبان میں اسکا وضاحت
سے ترجمہ کر دیا ہے) اس لئے کہ قول شریف
وہ ہوتا ہے کہ اوسکی گرہ نہ کھلے اور وہ بات
منتشر نہ ہو جائے تو اوسکی خوبیئں بے شمار
وبے حساب ہوتی ہیں یہ اللہ سبحانہ کا بڑا
فضل ہے وہ جسے چاہے عطا کرے۔ اب قول
انی وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض
حنیفاً کی حقیقت سمجھ جاؤ (یعنی اوس ذات کی طرف
توجہ کی جسنے آسمان وزمین پیدا کئے) لیکن حق سبحانہ کا
یہ قول سن لے اور سمجھ لے کہ تو اپنی کتاب پڑھ آج
تجھکو اپنا حساب بس ہے تو اس راز کو غیر اہل پر
ظاہر نکر اس واسطے کہ محرم راز ہی کے سینے قبول اسرار کر سکتے ہیں

ولقد قال النبيّ صلعم لا تعطوا
الحكمة غير اهلها فتظلموها و
وتمنعوها لا هلها فتظلموهم و
انّ الله لا يحب الظالمين ثمّ انّه
لا يكون كلّ قلب يصلح للسّرّ و
لا كل صدف ينطبع الدّرّ ولا كلّ
قوم مقال ولا كلّ علم يقال و
عليك باعمال ظاهر الشّرع اولا
فاذكر لك بعض اصولها
روي الحافظ ابو القاسم عبد
الرّحمن بن محمّد بن اسحٰق بن
مندة والحافظ ابو الحسين علے
ابن ابي القاسم بن بابوية الرّازي
في الاربعين ابن عساكر والرّافعي
عن سلمان قال سئلت رسول الله
صلّى الله عليه وسلم عن الاربعين
حديثا التي قال من حفظها

اسی لئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے کہ غیر اہلوں کو حکمت کی باتیں
مت بتاؤ کہ اوسپر ظاہر کرنا ظلم ہے اور اوسکے
اہل سے منع مت کرو کہ اوس سے روکنا بھی ظلم
ہے اور خدا ی تعالی ظالمونکو پسند نہیں فرماتا
پھر بلاشبہ ہر ایک قلب راز کے لائق نہیں
ہوتے اور ہر ایک سیپ میں موتی
نہیں ہوتا اور ہر ایک قوم گفتگو کے سزاوار
نہیں اور سب علم ظاہر نہیں کئے جاتے۔
اور تم پہلے اعمال ظاہر شرع کو لازم پکڑو
اسلئے بعض اصل اعمال شرع کو تمسے بیان
کرتا ہوں۔ حافظ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن
اسحاق بن مندہ نے اور حافظ ابوالحسین علے
بن ابی القاسم بن بابویہ رازی نے اربعین ابن عساکر
میں روایت کی ہی اور رافعی حضرت سلمان فارسی سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلعم سے اون چالیس امور
کی بابت سوال کیا کہ جسکی فضیلت میں حضور اکرم صلعم نے ارشاد فرمایا ہے

من امتي دخل الجنة قلت رسا
هي يا رسول الله قال رسول
الله صلّى الله عليه وسلّم ان
تؤمن بالله واليوم الآخر و
الملائكة والكتب والنّبيّين
والبعث بعد الموت والقدر
خيره وشرّه من الله تعالى
وان تشهد لا اله الّا الله و
انّ محمّدا رسول الله وتقيم
الصّلوة بوضوء سابغ لوقتها
وتؤتي الزّكوة وتصوم رمضان
وتحجّ البيت ان كان لك مال
وتصلّي سبعة عشر فرضًا في
كلّ يوم وليلة والوتر لا تتركه
في كلّ ليلة ولا تشرك بالله
شيئا ولا تعقّ والديك ولا
تأكل مال اليتيم ظلما ولا تشرب

جنت میں داخل ہوگا تو میں نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چالیس امور
کونسے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ وہ یہ ہیں کہ تم اللہ سبحانہ اور قیامت
اور ملائکہ اور کتب اور انبیا اور بعثت بعد الموت
پر ایمان لاؤ اور یہ ایمان رکھو کہ کل قضا و قدر
خیر و شر اللہ سبحانہ کی طرف سے ہے اور اسکی گواہی دو
کہ اللہ سبحانہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے سچے رسول
ہیں اور اچھی طرح وضو کرکے وقت پر پنجوقتہ
نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور ماہ رمضان کے
روزے رکھو اور بشرط استطاعت حج بیت اللہ
ادا کرو اور شب و روز میں سترہ رکعت فرض نماز کے سوا
شب کو نماز وتر ترک نکرو اور اللہ سبحانہ کے ساتھ
کسی کو شریک مت کرو اور اپنے والدین کی
نافرمانی مت کرو اور ناحق مال یتیم کا مت
کھاؤ اور شراب نہ پیو

الخمر ولا تزن ولا تحلف با
لله كاذبا ولا تشهد شهادة
زور ولا تعمل بالهوى ولا
تغتب اخاك المسلم ولا تقذف
المحصنة ولا تغلّ اخاك المسلم
ولا تلعب ولا تله مع الّاهين
ولا تقل للقصير يا قصير وتريد
بذلك عيبه ولا تسخر باحد
من النّاس ولا تمش بالنميمة
بين الاخوين واشكر الله تعالى
على نعمته وتصبر على البلاء
والمصيبة (كذا في كنز الاعمال
للشيخ التقي على المتقي) وعن
جابر ابن عبد الله الانصاري
رضي الله عنه عن النبيّ صلّى
الله عليه وسلم انه قال ما زال
يوصيني جبرئيل بالجار حتّى

اور زنا مت کرو اور اللہ کی جھوٹی قسم مت
کھاؤ اور جھوٹی گواہی مت دو اور اپنی
نفسانی خواہشات پر مت چلو اور اپنے مسلمان
بھائیوں کی غیبت نہ کرو اور زن پارسا کو
بری تہمت نہ دو اور اپنے مسلمان بھائیوں سے
دغا مت کرو اور برے کھیل اور فضول تماشہ بینی
کیساتھ مشغول مت ہو اور چھوٹے کو عیب و
حقارت سے ناٹا مت کہو اور کسی شخص کا مذاق مت
کرو اور دو برادروں میں چغلخوری نہ کرو اور اللہ سبحانہ
کا اوسکے احسانات پر شکر کرو اور بلا و مصیبت
پر صبر کرو۔

اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ
عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام
ہمیشہ مجھکو ہمسایہ کی بابت وصیت
فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ

ظننت انه يجعله وارثا وما زال
يوصيني بالنساء حتى ظننت
انه سيحرم طلاقهن وما زال
يوصيني بالمملوكين حتى ظننت
انه يجعل لهم وقتا يعتقون فيه
وما زال يوصيني بالسواك حتى
ظننت انه فريضة وما زال
يوصيني بالصلوة في الجماعة
حتى ظننت انه لا يقبل الله صلوة
الا في الجماعة وما زال يوصيني
بقيام الليل حتى ظننت انه لا نوم
بالليل وما زال يوصيني بذكر
الله حتى ظننت انه لا ينفع
قول الا به
(كذا في المنبهات)
قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلث من كل شهر و رمضان

مجھکو گمان ہو گیا کہ شاید اوسکو وارث کر دیا.
جاویگا اور ہمیشہ مجھکو عورتوں کی بابت وصیت
فرمایا کرتے تھے حتی کہ میرا خیال ہوا کہ اونکی
طلاق عنقریب حرام ہو جاویگی اور غلاموں کی بابت
وصیت فرمایا کرتے تھے حتی کہ مجھکو خیال ہوا
کہ ایک وقت سب آزاد کر دئے جاوینگے اور
ہمیشہ مجھکو مسواک کے بارے میں وصیت فرمایا کرتے
تھے یہانتک کہ میرا خیال اوسکی فرضیت کا
ہو گیا اور ہمیشہ مجھکو نماز با جماعت ادا کرنیکی وصیت
کیا کرتے تھے یہانتک کہ میرا خیال ہوا کہ اللہ سبحانہ صلوۃ
بجز جماعت کے قبول نہیں فرماویگا اور ہمیشہ مجھکو تہجد
کی وصیت کیا کرتے تھے حتی کہ میرا خیال ہوا کہ شبکو
سونے کا حکم ہی نہیں ہے اور ہمیشہ مجھکو یاد الہی کی وصیت
کیا کرتے تھے حتی کہ مجھکو خیال ہو گیا کہ بجز ذکر الہی
کے کوئی کلام نافع ہی نہیں ہے (کذا فی المنبہات)
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین
روزے ہر مہینے میں اور رمضان سے

الیٰ رمضان فهذا صیام الدهر
کلّه عن عائشة صدّیقه رضی
الله تعالیٰ عنها قالت کان
رسول الله صلی الله علیه
وسلّم یصوم الاثنین و
الخمیس رواه الترمذي و
النسائی کذا فی المشکوة

این چند کلمات توحید وسلوک طریقت
برائے طالب صادق نوشته آید تا
الیشان را ذوق وشوق دست دهد
واین فی الحقیقت انکشاف مسائل
الطریقت است وهمین اسم تاریخ اوست
ای عزیز باید که کم گفتن وکم خفتن و
کم اختلاط بخلق اختیار کند و ذکر جهر و
ذکر خفی به پاس انفاس از مرشد تلقین
شود چند مدات بران مداومت کند
بعده ذکر قلب تلقین شود بر و

رمضان تک یہ پورے زمانہ کا روزہ ہے
اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم روزہ رکھتے تھے پیر اور جمعرات
کو بیان کیا اوسکو ترمذی اور نسائی
نے۔ ایسا ہی مشکوٰۃ میں ہے۔

یہ توحید وسلوک طریقت کے چند کلمات
طالب صادق کے لئے تحریر کئے جاتے
ہیں تاکہ اس سے اونکو ذوق وشوق حاصل ہو
اور یہ درحقیقت انکشاف مسائل الطریقت
۱۳۴۳ھ
ہے اور یہی اسکا تاریخی نام ہے (اور ترجمہ کا تاریخی
نام نعمتکدہ اہل طریقت ہے۔ مترجم)
۱۳۴۴ھ
اے عزیز چاہیے کہ کم بولنا اور کم سونا اور کم ملنا
خلق سے اختیار کرے اور ذکر جہر اور ذکر خفی بہ
پاس انفاس جیسا کہ مرشد سے سیکھا ہو چند مدت اوپر
مداومت کری بعد اوسکے ذکر قلبی تلقین ہووے اوپر

مداومت کند چند مدت در باطن دل
لفظ الله تصور کند بعده چون توحید
از مرشد تربیت شود که عبارت است
از کیفیت وجود خلق از حق برد نماید
واگر قابلیت تربیت توحید نباشد
در اذکار مذکور مشغول شود که بعنایت
الله وصول حق خواہد شد بعده در
اشغال مشرب شطار مشغول شود که در ان
فنا فی الله بلکه فنا فی الاحد است که مرتبہ
بحت ولا تعین است چون کمال
وصول حق شود مداومت بریکے از
اشغال مشرب شطار کند تا مقام تمکین
حاصل شود تا مقام تلوین باشد تفرقہ
پیدا شود ریاضت کند ریاضت
بیداری باترک طعام بقدری که تواند
در ہر ماه ده روز ریاضت کند وترک
حیوانات کند وچون مقام تمکین حاصل شود

مداومت کرے چند مدت دل میں لفظ
الله زرّین خیال کرے اور بعد
اوس کے جب توحید مرشد تلقین
کرے کہ مراد ہے کیفیت وجود خلق
کی حق سے اور اگر قابلیت تربیت توحید
کی نہ ہووے تو ذکر میں مشغول رہے
کہ الله تعالےٰ کی عنایت سے واصل
حق ہوگا۔ بعد اوسکے اشغال مشرب
شطار میں مشغول ہو کہ اس میں
فنا فی الله بلکہ فنا فی الاحد ہے کہ مرتبہ
بحت و لا تعین ہے جبکہ کامل وصول
حق ہووے۔ ایک شغل کو مشرب شطار سے
ہمیشہ کرتا ہے جبکہ مقام تمکین حاصل ہو جبتک
مقام تلوین ہیگا تفرقہ رہیگا تو ریاضت بیداری
کی کرے ساتھ کھانا چھوڑنے کے جسقدر ہوسکے
ہر مہینے میں دس روز ریاضت کرے ترک
حیوانات کے ساتھ اور جب مقام تمکین حاصل ہو

والبوالحال باشد ہر روز شغل دوازدہ
رکن کند ونیز ذکر جہر کند تا ہوش در
باطن بماند ایضاً بر نماز اشراق وضحیٰ
وتہجد مداومت کند وسہ پایہ سمیع
بصیر علیم مداومت کند المقصود دائم
الحال در مشغولیت حق وحضور حق کوشد
وتا یک ونیم پاس مشغول شود وورد
اختیار کند وورد این است بعد نماز
فجر آیۃ الکرسی بخواند واین آیہ بخواند
رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى
رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ بعدہ این
دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ
اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ
وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ
اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ

اور ابوالحال ہو ہر روز شغل
بارہ ۱۲ رکن کا کرے اور ذکر جہر بھی
کرتا رہے تاکہ باطن میں ہشیاری رہے
اور نماز اشراق وچاشت وتہجد کی
مداومت کرے اور ۳ پایہ سمیع
بصیر علیم کی مداومت کرے۔ حاصل
کلام ہر وقت مشغولیت حق اور حضور
حق میں کوشش کرے اور ڈیڑھ
پہر تک مشغول رہے اور یہ ورد اختیار
کرے۔ بعد نماز فجر آیۃ الکرسی پڑھے
اور یہ آیت پڑھے (ترجمہ) ای ہمارے پروردگار تو ہمیں
وہ چیزیں عنایت فرما کہ جسکا تو نے اپنے رسولوں سے وعدہ فرمایا ہے
اور بروز قیامت ہمیں رسوا نکر بلاشبہ تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا ہے
یا الٰہی ہمنے تیرے ہی فضل سے صبح کی اب ہم تجھکو گواہ کھتے
ہیں اور تیرے حاملان عرش اور تیرے تمام ملائک
اور تیرے سب مخلوقات کو اس بات پر گواہ بناتے
ہیں کہ تو ہی خدا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں
تو اکیلا سب کا مالک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور نیز

سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ
وَرَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بعدہ چہل ویکبار یاعزیز بگوید برائے
دین ودنیا بعدہ مسبعات عشر بخواند
بعد از مسبعات عشر سہ بار اسماء
حسنی نود و نہ ۹۹ نام بخواند بعدہ چہل
اسمائے عظام پنج بار یا شش بار
بخواند مسبعات عشر این است
ہفت بار فاتحہ وہفت بار سورۃ
الناس وہفت بار سورہ فلق ہفت
بار اخلاص ہفت بار سورۃ الکافرون
وہفت بار آیۃ الکرسی وہفت بار
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
ویکبار عَدَدَ مَا وَسِعَہٗ عِلْمُ اللّٰہِ
وَزِنَۃَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَمِلْأَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ بگوید

ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تیرے خاص بندے اور تیرے رسول ہیں۔
بعد اوسکے اکتالیس بار یا عزیز کہے
واسطے دین اور دنیا کے بعد اس کے
مسبعات عشر پڑھے۔ بعد مسبعات
عشر کے اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹
نام پڑھے بعد اوسکے چالیس اسماء
عظام پانچ یا چھ بار پڑھے۔ مسبعات
عشر یہ ہیں:۔
سات دفعہ فاتحہ سات دفعہ سورۃ
الناس سات دفعہ سورہ فلق سات
دفعہ سورہ اخلاص سات دفعہ سورہ
کافرون۔ سات بار آیۃ الکرسی سات
مرتبہ کلمہ تمجید
اور ایک دفعہ عَدَدَ مَا وَسِعَہٗ عِلْمُ
اللّٰہِ وَزِنَۃَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَمِلْأَ مَا
عَلِمَ اللّٰہُ کہے۔

وہفت بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ وہفت بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَا وَ
ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا وَّ
اغْفِرِ اللّٰھُمَّ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ
الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَ
الْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ
الرّٰحِمِیْنَ وہفت بار اَللّٰھُمَّ
یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا
وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَ
الْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَلَا تَفْعَلْ
بِنَا یَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ
اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ
مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ وَّرَبٌّ رَّحِیْمٌ

اور سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھے ترجمہ:۔
یا الٰہی تیرے خاص بندے اور تیرے رسول
اور تیرے نبی امی حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اور آپکی اولاد پاک پر اپنی رحمت و برکت
و سلامتی نازل فرما۔ اے اللہ میری اور میرے
والدین کی اور ان کے والدین کی مغفرت فرما
اور ان پر ایسی رحمت فرما جیسی کہ انہوں نے
میری بچپن میں پرورش فرمائی اور اے
خدا تمام مؤمن مسلمان مرد و عورت زندے مُردے
سبکو اپنی رحم سے بخشدے اے سب سے بڑے رحم کرنیوالے
اور سات بار یہہ دعا پڑھے ترجمہ:۔
اے میرے پروردگار مجھ سے اور ان سے
جلدی خواہ دیر سے دین و دنیا اور آخرت
میں تیرے لائق امور پیش لا اور اے ہمارے
مولا ہمسے وہ معاملہ نہ کرجسکے ہم سزاوار
ہیں بیشک تو ہی بخشنے والا بردبار بخشش
کرنے والا کریم بادشاہ احسان والا
مہربان اور پروردگار رحم والا ہے

سہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَلِيِّ
الدَّيَّانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْحَنَّانِ
الْمَنَّانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الشَّدِيْدِ
الْاَرْكَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ
مَكَانٍ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَشْغَلُهٗ
شَانٌ عَنْ شَانٍ سُبْحَانَ مَنْ
يَذْهَبُ بِاللَّيْلِ وَيَأْتِيْ بِالنَّهَارِ
بوقت غروب گوید سُبْحَانَ مَنْ
يَذْهَبُ بِالنَّهَارِ وَيَأْتِيْ بِاللَّيْلِ
بَعْدَہٗ نماز اشراق گذارد دو رکعت
ہدیۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
درآن ہرچہ خواہد بخواند بعدہ دو رکعت
شکریہ گذارد در رکعت اول بعد از
فاتحہ آیۃ الکرسی تا خٰلدون بخواند
و در رکعت دویم آیۃ اٰمن الرسول
تا آخر سورہ بخواند بعد از سلام صلوٰۃ
بگوید و این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

تین مرتبہ یہ دعا پڑھے ترجمہ:۔ اللہ برتر حساب
کرنے والا پاک ہی اللہ احسان کرنیوالا پاک
ہے اللہ محکم ستون والا پاک ہے اللہ ہر جگہ میں
پاک ہے وہ اللہ ایسا پاک ہے کہ اوس کو
ایک حالت دوسری حالت سے غافل نہیں
کرسکتی۔ پاک ہی وہ خدا کہ شب لیجاتا ہی اور دن لاتا
ہے پاک ہی وہ خدا جو دن لیجاتا اور رات لاتا ہے
غروب کے وقت یہ کہے سُبْحَانَ مَنْ يَذْهَبُ
بِالنَّهَارِ وَيَأْتِيْ بِاللَّيْلِ کہے۔ بعد اوسکے نماز
اشراق ادا کرے اور دو رکعت واسطے
ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھے
اوسمیں جو چاہے پڑھے بعد اسکے دو رکعت
شکریہ پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے
آیۃ الکرسی خالدون تک پڑھے دوسری
میں بعد فاتحہ اٰمن الرسول اخیر سورۃ
تک پڑھے بعد سلام کے درود پڑھے
اور یہ دعا پڑھے ترجمہ:۔ یا الٰہی میں نے اس

أَصْبَحْتُ لَا أَسْتَطِيعُ دَفْعَ مَا
أَكْرَهُ وَلَا أَمْلِكُ نَفْعَ مَا أَرْجُو
أَصْبَحْتُ مُرْتَهِنًا بِعَمَلِي وَأَصْبَحَ
أَمْرِي بِيَدِ غَيْرِي فَلَا فَقِيرَ
أَفْقَرَ مِنِّي اَللّٰهُمَّ لَا تُشْمِتْ
بِي عَدُوِّي وَلَا تَسُوْءْ بِي
صَدِيْقِي وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتِي
فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَلَا فِي
الْاٰخِرَةِ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ
هَمِّي وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِي وَلَا تُسَلِّطْ
عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِي اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ
الَّتِي تُوجِبُ بِهَا النِّقَمَ وَتُزِيْلُ
بِهَا النِّعَمَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ ٭ بعده دو رکعت
استعاذه بگذارد در رکعت اول
بعد از فاتحه سورة الفلق و در دوم

حالت میں صبح کی کہ ناپسند اشیاء کے
دفع کی قدرت نہیں رکھتا ہوں اور میرے
آرزو کے موافق نفع کا مالک نہیں ہوں
میں نے تو اپنے سوء اعمال کی گرویدگی
میں صبح کی ہے اور میرے امور دوسرے
کے قبضہ میں ہیں تو اب مجھ سے بڑھکر
محتاج کون ہوگا۔ اے خدا میرے دشمن
کو مجھ پر خوش نہ کر اور میرے دوستوں کو
مجھ سے غمگین مت کر اور مجھ پر میرے دین
و دنیا اور آخرت کی مصیبت نہ ڈال اور
دنیا کو میرا اہم مقاصد اور میرے علم کا عوض
مت کر اور بے رحموں کو مجھ پر مسلط نہ فرما۔ اے
خدا میں تیرے پاس ایسے گناہوں سے پناہ مانگتا
ہوں جو تیرے غصہ کا موجب ہو اور تیری
نعمتوں کو زائل کردے اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے
اپنے فضل سے رحم فرما۔ بعد اوسکے دو رکعت استعاذہ
پڑھے پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۃ الفلق پڑھے

سورة الناس بخواند و بعد از سلام
صلوٰة بگوید و این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ
وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ
السَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَاَعُوْذُ
بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ
التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ وَشَرِّ
عَذَابِكَ وَاَعُوْذُ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ
وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاَعُوْذُ
بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ
التَّامَّةِ مَا يَجْرِيْ بِهِ اللَّيْلُ وَ
النَّهَارُ حَسْبِيَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ
هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِلٰهِيْ
اِنَّكَ سَلَّطْتَ عَلَيْنَا عَدُوًّا بَصِيْرًا
بِعُيُوْبِنَا يَرَانَا هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ

سورة الناس بعد سلام کے درود پڑھے اور
یہ دعا مرقوم پڑھے جسکا ترجمہ یہ ہے:۔ اے
خدا میں تیرے پاس بذریعۂ تیرے اسمائے
اعظم اور تیرے کلمات تامہ کے بری موت
سے پناہ مانگتا ہوں اور بواسطہ تیرے
اسم اعظم اور کلمات تامہ کے تیرے بندونکی
برائی اور تیرے برے عذاب سے پناہ مانگتا
ہوں اور بحرمتہ تیرے اسم اعظم اور
کلمات تامہ کے شیطان مردود کی برائی
سے پناہ مانگتا ہون اور ببرکت تیرے
اسم اعظم اور کلمات تامہ کے شب و روز
کی آنیوالی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔
مجھکو وہ اللہ بس ہے کہ جسکے سوا کوئی
معبود نہیں اوسی پر میرا اعتماد ہے اور وہی
عرش عظیم کا مالک ہے۔ اے خدا
تو نے ہمپر ایسے دشمن کو مسلط کیا کہ وہ
ہمارے عیوب سے بینا ہے وہ اور اوسکا سارا قبیلہ

حَيْثُ لَا نَرَاهُمْ اَللّٰهُمَّ اٰيِسْهُ
مِنَّا كَمَا اٰيَسْتَهٗ مِنْ رَّحْمَتِكَ
وَقَنِّطْهُ مِنَّا كَمَا قَنَّطْتَهٗ مِنْ عَفْوِكَ
وَابْعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ كَمَا اَبْعَدْتَّ
بَيْنَهٗ وَبَيْنَ جَنَّتِكَ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ
جَدِيْرٌ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بعده دو رکعت
استخاره بگذارد در اول رکعت سورهٔ
کافرون و در رکعت دویم سورهٔ اخلاص
بعد از سلام صلوٰة بگوید و این دعا بخواند
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ
وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

ہمکو اس طرح دیکھتا ہے کہ ہم اوسکو نہیں دیکھ
سکتے سولے بار خدایا تو اسکو ہمسے ایسا نا امید
کردے جیسا کہ تو نے اسکو اپنی رحمت سے نا امید کیا
ہی اور جیسا تو نے اسکو اپنی معافی سی مایوس کر دیا ہے
ویسا ہی اسکو ہمسے بھی مایوس کر دی اور ہمارے اور اسکے
مابین اتنا بعد پیدا کردے جتنا کہ تو نے اسکی اور اپنی جنت
کے درمیان دوری پیدا کر دی ہی بلا شبہ تو ہر شی پر
قادر ہی اور دعا کی قبولیت کا تو ہی سزاوار ہے
اور تو ہی اچھا مالک اور بہترین مددگار ہی اور
ہمیں کوئی بلا امداد خدا برتر و اعلی کے کچھ بھی
قوت و استطاعت نہیں۔ بعد اسکے دو رکعت استخارہ
پڑھی پہلی میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورہ
اخلاص پڑھو بعد سلام کے درود پڑھے اور یہ دعا پڑھے ترجمہ
اے خدا میں بذریعہ تیرے علم ازلی کے تجھسے بہتری کا طالب
ہوں اور بواسطہ تیرے قدرت قدیمہ کے تجھسے قوت چاہتا ہوں
اور تجھسے تیرے ہی فضل عظیم کا خواہاں ہوں اسلئے کہ بلا شبہ
تو ہی قادر ہے اور مجھکو کچھ بھی قدرت نہیں اور تو ہی سب کچھ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا
وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً
وَّلَا نُشُوْرًا وَّلَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ
اٰخُذَ اِلَّا مَا اَعْطَيْتَنِيْ وَلَا
اَنْ اَتَّقِيْ اِلَّا مَا وَقَيْتَنِيْ
اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى
مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ فِيْ عَافِيَةِ
اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ
وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى اِخْتِيَارِيْ اَللّٰهُمَّ
اَجْعَلِ الْخَيْرَةَ فِيْ كُلِّ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ
اُرِيْدُهٗ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَلَيْلَتِهٖ
بعده [illegible] روز بشغل مشرب شطار
مشغول شود ہرچه خواہد اختیار کند بعد
از ربع روز نماز ضحی گذارد دوازده
رکعت یا ہشت رکعت واقل آن
چہار رکعت دران ہرچه خواہد بخواند
بعد ازان بحاجت خوردن و خفتن

اے خدا میں اپنے نفس کے لئے کسی نفع
ونقصان کا مالک نہیں اور نہ موت وحیات
وبعثت کا مختار ہوں اور مجھکو بجز تیرے
عطا کے کسی شئے کے لینے کی طاقت نہیں
اور نہ مجھ میں یہ قوت ہے کہ بجز تیری حفاظت
کے کسی برائی سے بچ سکوں اے بار خدا
تو مجھکو اس جہان میں اپنے محبوب و
پسندیدہ اقوال واعمال کی توفیق
عنایت فرما اے اللہ تو ہی میرے لئے
خیر وخوبی پسند فرما اور مجھکو میری
تدبیر پر نہ چھوڑ اے اللہ اس روز وشب کا
میرے ہر ایک قول وفعل کی خواہش میں
بہتری پیدا کردے۔ بعد اوسکے چوتھائی
روز تک مشرب شطار کے شغل میں مشغول
رہے جو شغل چاہے کرے بعد چوتھائی روز کے
نماز چاشت کی بارہ رکعت یا آٹھ رکعت کم درجہ
چار رکعت ادا کرے اوس میں جو چاہے پڑھے بعد اوسکے کھانا سونا

دکار دنیاوی و کار عیال و ما لا بد ملاقات
خلق اختیار کند و از سہ پایہ شطار
خالی نباشد طریق شغل سہ پایہ این است
چون آواز چیزے در گوش آید تصوّر
کند حق می شنود و چون چیزے را بیند
تصور کند حق می بیند و چون چیزے
در دل گذرد و تصور کند حق می داند۔
طریق شغل مبدأ و معاد آنست کہ خود
را یا ہر شئ را کہ در نظر آید عین کرہ خاک
تصوّر کند و ہمچنین تا آخر شغل بر این طریق
کہ این از خاک است و خاک از آب
است و آب از ہوا است و ہوا
نار است و نار از نور است و نور
از سرّ است و سرّ از حق است در اینجا
چشم بندد و در حق گم شود بعدہ نزول
کند حق سرّ شد و سرّ نور شد و نور نار شد
و نار ہوا شد و ہوا آب شد و آب

کار دنیاوی اور کام اہل وعیال کے
اور ضروری ملاقات مخلوق کی اختیار
کرے اور سہ پایہ شغل شطار سے خالی
نہ رہے طریق شغل سہ پایہ کا یہ ہے جب
کان مین کوئی آواز آوے تو خیال کرے
کہ حق سنتا ہے اور جب کوئی چیز دیکھے
خیال کرے کہ حق دیکھتا ہے اور جب
کوئی خیال دل میں آوے تصور کرے
کہ حق جانتا ہے اور طریقہ شغل مبدء و
معاد کا یہ ہے کہ خود یا جو چیز نظر میں آوے
بعینہ کرۂ خاک خیال کرے اسی طرح
اخیر شغل تک اس طریقہ سے کہ یہ خاک سے ہے اور خاک
پانی سے ہے اور پانی ہوا سے ہے اور ہوا نار سے اور نار
نور سے ہے اور نور سرّ سے ہے اور سرّ حق سے ہے
اس جگہ آنکھ بند کرے اور حق میں گم ہو بعد اس کے
نزول کرے حق سرّ ہوا اور سرّ نور ہوا اور
نور نار ہوا اور نار ہوا ہوئی اور ہوا پانی ہوا اور پانی

خاک شد و خاک این شد۔ و طریق
دوازدہ رکن آنست کہ حق درتصور
کند و صفات بآن ثابت کند اللہ است
اللہ کہ سمیع است سمیع کہ بصیر است
بصیر کہ علیم است علیمی کہ شنوا است
شنوائے کہ بینا است بینائے کہ دانا است
دانائے کہ دائم است دائمی کہ قائم است
قائمی کہ حاضر است حاضری کہ ناظر است
ناظری کہ شاہد است درمرتبہ شاہدی
خود را عین تصوّر کند و چشم بہ بندد
و گم شود و چون بہوش آید خود را
ثابت کند باین طریق شاہد ناظر شاہد
حاضر شاہد قائم شاہد سمیع بعدہ این
صفات را درمرتبہ صفات حق رساند
بدین طریق شاہدی کہ سمیع است سمیعے
کہ بصیر است بصیرے کہ علیم است
علیمی کہ شنوا است شنوائی کہ بینا است

خاک ہوا اور خاک یہ ہوئی اور طریق دوازدہ
رکن کا یہ ہے کہ حق تصور میں کرے اور صفات
ساتھ اوسکے ثابت کرے اللہ ہے وہ اللہ
کہ سننے والا ہے وہ سننے والا کہ دیکھنے والا
ہے وہ دیکھنے والا ہے کہ جاننے والا ہے
وہ جاننے والا کہ سننے والا ہے وہ سننے
والا کہ دیکھنے والا ہے وہ دیکھنے والا
کہ جاننے والا ہے وہ جاننے والا کہ دائم
ہے وہ دائم کہ قائم ہے وہ قائم کہ حاضر
ہے وہ حاضر کہ ناظر ہے وہ ناظر کہ شاہد ہے
اور مرتبہ شاہدی میں اپنے آپ کو عین تصور کرے
اور آنکھ بند کرے اور گم ہو جاوے اور جب ہوش میں آوے
اپنے آپکو ثابت کرے اس طریقہ سے شاہد ناظر شاہد حاضر
شاہد قائم شاہد دائم شاہد دانا شاہد شنوا شاہد علیم
شاہد بصیر شاہد سمیع بعد اسکے ان صفات کو مرتبہ صفات
حق میں پہنچاوے اس طریقہ سے کہ وہ شاہد سمیع ہے
وہ سمیع کہ بصیر ہے وہ بصیر کہ علیم ہے وہ علیم کہ شنوا ہے وہ شنوا۔

بینائی کہ دانا است دانائے کہ دائم
است دائمی کہ قائم است قائمے کہ
حاضر است حاضرے کہ ناظر است
ناظرے کہ شاہد است ہمچنیں وطریق
دیگر شغل مذکور آنست کہ حق را در خود
تصور کند باقی طریق مذکور بعینہ است چون
نزدیک نیم روز شود قیلولہ کند بہ نیت
بیداری شب اندکی بخسپد چون وقت
ظہر در آید وضوء کند بعدہ یک دوگانہ
تحیۃ الوضوء بگذارد باقی نماز بطورے
کہ ہست تمام سازد بعد از تمامی ظہر
بہمان طور کہ قبل از ظہر کرد مشغول شود
چون وقت عصر در آید وضوء کند بعدہ
تحیۃ الوضوء ادا کند بعدہ ہشت رکعت
نماز عصر تمام سازد بعد از تمام عصر
مسبعات عشر و نود و نہ نام اسمائے حسنیٰ
واسماء چہل عظام بہ ترتیب مذکور بخواند

وہ بینا کہ دانا ہے وہ دانا کہ دائم ہے
وہ دائم کہ قائم ہے وہ قائم کہ حاضر
ہے وہ حاضر کہ ناظر ہے وہ ناظر کہ شاہد
ہے اور دوسرا طریقہ شغل مذکور کا یہہ
ہے کہ حق کو خود میں تصور کرے باقی طریقہ
مذکور بعینہ ہے۔ اور جب قریب دوپہر
کے ہو تو قیلولہ کرے بیداری شب کی
نیت سے اور جب وقت ظہر کا آوے
وضوء کرے اور دوگانہ تحیۃ الوضوء پڑھے
اور باقی نماز جس طریقہ سے ہے تمام کرے
بعد ظہر کے اُسی طرح کہ قبل ظہر کے کیا ہے
مشغول ہو جب وقت عصر کا آوے وضوء
کرے بعد اوسکے تحیۃ المسجد ادا کرے بعد
اوسکے آٹھ رکعت نماز عصر تمام کرے بعد
نماز عصر کے مسبعات عشر اور ننانوے نام
اللہ سبحانہ کے اور چالیس اسماء عظام
مذکورہ بالا ترتیب کے ساتھ پڑھے

چون وقت مغرب در آید مغرب ادا
کند بعده دوگانه سنّت را ادا کند و
بعد ازان چہار رکعت یا شش رکعت
صلوٰۃ اوابین بخواند۔ بدین طریق
نیت کند نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ
تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلوٰۃَ الْمَغْرِبِ
سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مُتَابِعَۃً لِلْاَوَّابِیْنَ مُتَوَجِّھًا
اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ بعد فاتحہ در ہر رکعت ہرچہ خواہد
بخواند بعدہ تا وقت عشاء بشغل مشرب
شطار مشغول شود ہرچہ خواہد اختیار کند
و چون وقت عشاء در آید اوّل چہار
سنت ادا کند بعدہ دو سنت بعدہ
چہار سنت ہرچہ خواہد درین چہار سنت
مذکور بخواند بعد از فراغت عشاء اثبات
و نفی با وقوف عددی کند کہ از ۳۱ بار

اور جب وقت مغرب کا آوے۔
مغرب ادا کرے اور دوگانہ سنت
ادا کرے پھر چار رکعت یا چھ رکعت
صلوٰۃ اوابین پڑھے اور اس طرح
نیت کرے (ترجمہ نیت) میں یہ نیت کرتا
ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بعد از مغرب
دو رکعت سنت نماز پڑھتا ہوں
اوابین کی متابعت کرکے کعبۃ
اللہ کی طرف منہہ کرکے اللہ اکبر
اوس میں بعد فاتحہ کے جو چاہے پڑھے
پھر عشاء تک ساتھ شغل مشرب شطار
کے جو نسے کہ چاہے مشغول ہووے
جب عشاء کا وقت آوے پہلے
چار سنت ادا کرے پھر بعد فرض کے
دو سنت پڑھے پھر چار سنت اس چار
میں جو چاہے پڑھے۔ بعد فراغت عشاء
کے اثبات و نفی طاق مرتبہ تین سے

وپنج بار وہفت بار ہمچنان تابست و
یک بار باحبس دم اعنی لا اله را از
ناف کشیده الا الله بر دل زده باشد
بعده چہل ویکبار الا الله بر دل ضرب
کند بعده الله را از ناف کشیده تا
بدماغ وازان تا بالاے عرش باحبس
دم تا بلامکان کشیده خود را گم کند
۰ اینچنین ہفتاد بار بگوید بعده الله ھو
را بمد دراز بدماغ برد وہرگاه دم آخر
شود سمیع بصیر علیم خواند دم را بگذارد
بعده یا فتّاح الّذي فتح ابواب
كلّ شيءٍ برحمته یا فتاح یکصد
یا پنج صد ویکبار بخواند اول وآخر چند
بار درود شریف بخواند بعده وتر ادا
کند بعده یا منعم دو صد بار اول و
آخر درود شریف یازده بار بخواند
ودوام در ہر وقت بزبان دل الله

پانچ یا سات مرتبہ ایسا ہی اکیس مرتبہ
تک حبس دم کے ساتھ یعنے لا اله
کو ناف سے کھینچکر الا الله کو دل
پر مارے پھر اکتالیس بار الا الله
کی ضرب دل پر لگاوے اوسکے بعد
الله کو ناف سے کھینچکر دماغ تک پھر
عرش تک پھر لامکان تک ساتھ حبس
دم کے کھینچکر خود کو گم کرے اسی طرح
ستر مرتبہ کرے بعد اوسکے الله ھو کو
ساتھ مد دراز کے دماغ میں لیجا کر ٹھیرے
جب دم اخیر ہو سمیع بصیر علیم پڑھکر دم چھوڑے
بعد اوسکے یا فتاح الّذي فتح ابواب
كلّ شيءٍ برحمته یا فتاح ایک سو یا
پانچسو ایکبار پڑھے اول وآخر چند بار درود
پڑھے پھر وتر پڑھے بعد اوسکے یا منعم دو سو
بار اول وآخر گیارہ بار درود شریف پڑھے
اور ہمیشہ ہر وقت دل کی زبان سے اسم ذات الله کو

اسم ذات را خوانده باشد چه در قیام
وچه در نشست واگر خواهد که زود بمقصود
خود برسد باید که نشستے که باحتبا است
یعنی ہر دو زانو نشسته ہر دو انگشت
ابہام خود در گوش کرده ہر دو سبابه
چشم خود بسته ہر دو انگشت وسطی
به پرده بینی داشته با ہر دو خنصر و بنصر
لب خود را بند کرده واز پرده بینی چپ
خود وسطی را برداشته از ناف لا را
کشیده تا بدماغ به الہ برداشته پرده
چپ را بحبس دم بندد و الا الله را
بے خطره در دل یا در دماغ بانفی خود و
عالم کرده باشد یا لفظ اللہ ہو را از تحت
ناف تا بالا یعنی فوق کشیده بمد و شد
کرده آید ہ

برزخ ذات وصفات شد و مد تحت و فوق
طالبان را میفزاید ہر نفس بس ذوق و شوق

پڑھتا رہے کیا کھڑے کیا بیٹھے اگر چاہے کہ
جلدی اپنے مقصود کو پہنچے چاہئے کہ نشست
موافق احتبا کے کمربند سے دونوں زانو
باندھکر بیٹھے اور دونوں انگوٹھے اپنے کان
میں کرکے اور ساتھ دونوں انگلی شہادت
کے آنکھ بند کرے اور دونوں انگلی درمیانی
ناک کے سوراخوں پر رکھے اور باقی
دو انگلیوں سے لب کو بند کرے اور
ناک کے بائیں سوراخ سے درمیانی
انگلی اٹھا کر ناف سے لا کو کھینچکر
دماغ تک ساتھ الہ کے اوٹھا کر
ناک کے بائیں سوراخ کو ساتھ حبس
دم کے بند کرے اور لا الہ کو بیخطرہ
دل میں یا دماغ میں ساتھ اپنی اور عالم
کی نفی کے کرتا رہے یا اللہ ہو کو ناف سے
کھینچکر مد و شد کے ساتھ اوپر تک لیجاوے

ذات وصفات اور شد و مد اور تحت و فوق کا واسطہ
ذریعہ ہمیشہ طالبوں کو ذوق و شوق بڑھاتا ہے

برزخ مبتدی را شیخ است و منتہی را
ذات برزخ است و آئینہ است کہ
صفات و افعال و آثار در و رونماید
کہ ہمہ از وست، و او ست محیط ہمہ فقط
ہو ہو یا ہو یا من ہو یا من لا
الہ الا ہو الم اللہ لا الہ الا
ہو الحیّ القیوم بعدہ ہرگاہ حبس دم
بنہایت رسد از جانب پرۂ چپ کشادہ
کردہ الا اللہ را بدم بگذارد وہمیں نہج
لا الہ را چند بار با حبس دم از جانب
پرۂ چپ بینی بست کند تا نفی ماسوا
با نفی معبودیت و مقصودیت و مشہودیت
ومحبوبیت غیر اللہ ملحوظ دارد تا آنکہ نفی
خود تمام حاصل گردد از ۳ بار تا ۹ بار
کردہ آید کہ دم قرار گیرد و بجز ہو ہو
ہیچ نباشد نہ خود ماند نہ غیر و باید
کہ از مرشد تلقین گرفتہ این نشست نشستہ

مبتدی کے لئے شیخ برزخ ہے اور منتہی کے
واسطے ذات مقدسہ برزخ ہو اور ذات آئینہ ہے
کہ صفات اور افعال اور آثار اسمیں ظاہر
ہوتے ہیں کہ کل اشیا اسی سے ہے اور وہی سبکو
محیط ہے ہو ہو یا ہو یا من ہو یا من
لا الہ الا ہو الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم
پھر جس وقت کہ حبس دم انتہا کو پہونچے
ناک کے بائیں سوراخ کو کھولکر الا اللہ
کے ساتھ دم کو چھوڑے اور اسی طریقہ سے
لا الہ کو چند بار ساتھ حبس دم کے ناک کے
بائیں سوراخ سے بند کرے تا کہ نفی ماسواء
کی ساتھ نفی معبودیت و مقصودیت و مشہودیت
و محبوبیت سوائے اللہ کے ملحوظ رکھے
تا نفی اپنی پوری حاصل ہووے تین
مرتبہ سے نو مرتبہ تک کرے کہ دم قرار پکڑے
سوائے ہو ہو کے کچھ نہ رہے نہ خود رہے نہ
غیر چاہیے کہ یہ نشست اخفیا کی مرشد سے سیکھے

باحتیاط هردو آرنج خود بر هر دو زانو
نهاده صورت مذکور ادا نماید تا انوار
وتجلیات رحمانی به فضل یزدانی نزول
فرماید ذلك فضل الله یؤتیه من
یشاء والله ذوالفضل العظیم و
باید که این شغل بخلوء معده ادا نماید
این طریق اهل تجرد
است و این طریق از حضرت
میانجیو قدس سره واز حضرت
سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمة الله علیه
وایشان از حضرت رسالت پناه
صلی الله علیه وسلم بغار حری سند گیرد
والله اعلم ورنه باداء حقوق اهل
خانه وغیره در نوم ویقظه بزبان دل
الله الله کرده آید وچون بخسپد یا
نوم عرفان یعنی باانا ء خالص مطلق
بلکه پاک از اطلاق بخسپد باین طریق

کہ دونوں کہنی اپنی دونوں زانونپر
رکھکر صورت مذکورہ ادا کرے تا کہ
انوار وتجلیات رحمانی بہ فضل یزدانی
نزول فرماوے یہ اللہ کا فضل ہے
جس کو چاہے عطا کرے اور اللہ ہی
بڑے فضل والا ہے اور یہ شغل خلو معدہ
پر کرنا چاہئے اور یہ طریقہ حضرت
میانجیو قدس سرہ کا ہے اون کو
حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی
قدس سرہ سے اون کو حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
غار حرا میں سند پکڑتے ہیں واللہ
اعلم۔ اور یہ طریقہ اہل تجرد کے لئے ہے
ورنہ باداءے حقوق اہل خانہ وغیرہ ساتھ
سونے اور جاگنے کے دل کی زبان سے
اللہ اللہ ادا کرے اور جب سووے
ساتھ نیند عرفان کے ساتھ انا ء خالص مطلق کے اسط

که اسم خود را در اسم خدای تعالی فنا
سازد و افعال خود را بفعل خدا و صفات
خود را بصفات خدا و انائے خود را بانائے
خدای تعالی سپرده آید و ہمیں است
سر حدیث قلبی یقظان و بعده اگر تواند
تہجّد دوازده رکعت ادا کند یا خواہد
وتر ہم ادا کند و بعد تہجد که ہشت رکعت
نہایة چہار رکعت یا دوگانہ ادا کرده
فاتحه و درود بارواح پاک انبیاء
و اولیاء ہدیه کرده باشد و اگر خواہد
در ہر رکعت تہجد یک بار آیة الکرسی
تا خٰلِدُوْنَ و ۳ بار قل ہو اللہ خواند
باشد و چند بار سبّوحٌ درجانب یمین
و قدّوسٌ درجانب یسار و ربّ الملائکة
بآسمان و رب الرّوح در دل گفته آید
تا به صبح صادق بذکر و فکر مشغول ماند
بعده اگر تواند در طلوع صبح صادق

کہ نام اپنا نام میں اللہ تعالیٰ کے فنا
کرے اور افعال اپنے فعل خدا میں اور
صفات اپنی صفات خدا میں اور انا
اپنی انا میں خدا کے سپرد کر دی جائے
یہی ہے راز قلبی یقظان حدیث کا اور
بعد اوسکے اگر ہو سکے تہجّد بارہ رکعت
ادا کرے اور چاہے وتر بھی بعد تہجد کے
ادا کرے بعد تہجد آٹھ رکعت یا چار رکعت
یا نہایت دو رکعت کے فاتحہ اور درود کو
ارواح پاک انبیاء اور اولیاء کو ہدیہ کرے
اور ہر چار رکعت میں آیۃ الکرسی خالدُون
تک ایکبار اور اخلاص تین بار پڑھے
اور چند بار سبوح سیدھی طرف اور قدوس
بائیں طرف ربّ الملائکۃ آسمان کی طرف
والرّوح دل میں کہے اور صبح
صادق تک ذکر میں مشغول رہے پھر
اگر ہو سکے وقت طلوع صبح صادق کے

نور صبح از چشم خود بپنداشته یا نور
یا نور پانصد بار یا تواند یکهزار بار
بخواند واین دعا کند یا نور انت النور
فی کلّ ما بدأ یا هادی کن للنور فی القلب
مشعلا اغث واشفنی من داء
نفسی واهدنی الی الخیر واصلح
ما بعقلی تخللا۔ بعده سبحان الله
وبحمده سبحان الله العظیم وبحمده
استغفر الله یکصد بار قبل صبح و
بعد صبح بخواند۔ دادیم ترا بگنج مقصود
نشان گر ما نرسیدیم تو شاید برسی
ذٰلك فضل الله یؤتیه من یشاء
والله ذو الفضل العظیم بعده این
دعا بخواند سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
الْوَهَّابُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
الْكَرِیْمُ الْوَهَّابُ سُبْحَانَكَ مَا
عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ سُبْحَانَكَ

نور صبح کا اپنی آنکھ سے خیال کرکے یا نور
یا نور پانچسو بار اگر ہو سکے ایک ہزار
بار پڑھے اور یہ دعا کرے (ترجمہ) اے خدا
تمام مخلوق میں تیرے نور کا ظہور ہے اے ہادی میرے قلب میں نور کی
مشعل روشن کردے میری فریاد رسی کر اور مجھکو امراض نفسانیہ
سے شفا دے اور بہتری کیجانب رہنمائی کر اور میرے عقلی نقصانات کی اصلاح کردے
بعد اوسکے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ
اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ایک سو
بار پہلے صبح کے اور بعد صبح کے پڑھے
ہمنے تمہیں گنج مقصود کا پتہ بتا دیا ہم تو نہیں پہونچے
مگر تم شاید پہونچ جاؤ۔
یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے وہی بڑے فضل والا ہے
بعد اوسکے یہ دعا مرقومہ پڑھے (ترجمہ) میں
سب سے برتر بخشش کرنیوالے رب کی تسبیح
کرتا ہوں میرا رب سب سے برتر کریم وہاب پاک ہے
اے خدا تیری ذات پاک ہے تیرے لائق ہمنے تیری
عبادت نہیں کی تو پاک ہے تیرے لائق ہمنے تجھے
نہیں پہچانا تو پاک ہے تیرے لائق ہمنے تجھے یاد نہیں کیا

مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ سُبْحَانَكَ
مَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ سُبْحَانَكَ
مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ سُبْحَانَ
اللّٰهِ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ
الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَمْ
يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اَللّٰهُمَّ
يَا مَالِكَ الرِّقَابِ وَيَا مُفَتِّحَ
الْاَبْوَابِ وَيَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ
هَيِّئْ لَنَا سَبَبًا لَا نَسْتَطِيْعُ لَهٗ طَلَبًا
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مَشْغُوْلِيْنَ بِاَمْرِكَ
اٰمِنِيْنَ بِعَدْلِكَ اٰئِسِيْنَ مِنْ
خَلْقِكَ اٰنِسِيْنَ بِكَ مُسْتَوْحِشِيْنَ
عَنْ غَيْرِكَ رَاضِيْنَ بِقَضَائِكَ
صَابِرِيْنَ عَلٰى بَلَآئِكَ قَانِعِيْنَ
لِعَطَائِكَ شَاكِرِيْنَ لِنَعْمَائِكَ
مُتَلَذِّذِيْنَ بِذِكْرِكَ فَرِحِيْنَ
بِكِتَابِكَ مُنَاجِيْنَ بِكَ فِيْ اٰنَاءِ

تجھکو پاکی ہے تیرے لائق ہمنے تیرا شکر نہیں
ادا کیا اللہ سبحانہ ہمیشہ ابد سے ہے اللہ سبحانہ
اکیلا بے نیاز ہے اللہ سبحانہ کی نہ اہلیہ ہے
نہ اولاد ہے اے خدا اے گردنوں کے
مالک اور اے دروازوں کے کھولنے والے
اور اے اسباب درست کرنیوالے ہمارے
لئے ایسا اسباب مہیا کر دے جسکی ہم طلب
بھی نہ کر سکیں اے بار خدا ہمیں تیرے
کام میں مشغول کر دے اور تیرے انصاف
کی وجہ سے بے خوف کر دے اور تیرے
مخلوق سے نا اُمید کر دے تجھ ہی سے
مانوس کر دے۔ دوسروں سے غیر مانوس
بنا دے تیرے قضا و قدر سے راضی
کر دے تیری طرف کی بلاؤں پر صابر کر دے
اور تیری عطاؤں پر قانع کر دے
تیری نعمتوں کا شاکر بنا دے تیری یاد میں
لذت دیدے تیری کتاب سے خوش کر دے اوقات

اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ مُبْغِضِيْنَ
لِلدُّنْيَا وَمُحِبِّيْنَ لِلْاٰخِرَةِ وَ
مُشْتَاقِيْنَ اِلٰى لِقَآئِكَ مُتَوَجِّهِيْنَ
اِلٰى جَنَابِكَ مُسْتَعِدِّيْنَ لِلْمَوْتِ
رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى
رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلِ التَّوْفِيْقَ رَفِيْقَنَا وَالصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ طَرِيْقَنَا اَللّٰهُمَّ
اَوْصِلْنَا اِلٰى مَقَاصِدِنَا وَتُبْ
عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا
وَبِكَ نُحْيِيْ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لَذَّةَ
النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى
لِقَآئِكَ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا
وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ

شب و روز میں تجھ ہی سے مناجات کرنیوالے
ہوں دنیا سے بغض رکھنے والے ہوں اور آخرت
کو دوست رکھنے والے ہوں تیرے ملنے
کے مشتاق ہو تیرے درگاہ کی جانب متوجہ
ہوں موت کیلئے تیار رہیں ای ہمارے
پروردگار اور ہمیں وہ چیزیں عنایت فرما کہ
جسکا تونے اپنے رسولوں سے وعدہ فرمایا ہے
اور ہمیں قیامت میں رسوا نہ کرنا بلاشبہ تو
وعدہ کا خلاف نہیں کرتا ہے اے خدا توفیق کو ہمارا رفیق
کردے اور صراط مستقیم کو ہمارا طریق بنا دے اے اللہ ہمکو
ہمارے مقاصد عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بلاشبہ
تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے ائے تیرے فضل سے ہمنے
صبح کی اور شام کی اور تیرے سبب سے ہم زندہ ہیں اور
تیرے حکم ہی سے ہم مرینگے اور تیرے طرف ہی باز گشت
ہے اے بار خدا ہمکو تیرے دیدار کی لذت دیدے
اور تیرے ملنے کا شوق عطا فرما اے خدا ہمیں حق بات کو
برحق بتا اور اوسکا اتباع نصیب کر اور باطل امر کو

بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ
اَللّٰهُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْيَآءِ
كَمَا هِيَ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا
بِالصّٰلِحِيْنَ وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ
الظّٰلِمِيْنَ وَشَارِكْنَا فِيْ دُعَآءِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَنَبِّهْنَا عَنْ نَوْمَةِ
الْغَافِلِيْنَ وَارْزُقْنَا شَفَاعَةَ
سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَدْخِلْنَا
الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ وَاحْشُرْنَا
مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَخَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ لِاُمَّةِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِاُمَّةِ

باطل دکھا اور اس سے دور رکھ
اے خدا ہمیں تمام اشیا کے بعینہ
حقائق بتا دے اور ہماری وفات
اسلام پر کر اور ہمیں نیکوں سے
ملا دے اور ہم سے ظالموں کا شر
دفع کر دے اور مؤمنوں کی دعا
میں ہمیں شریک کر دے اور غافلوں
کی نیند سے ہوشیار کر دے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
شفاعت نصیب کر اور ہمیں جنت
میں بے کھٹکے سلامتی سے داخل
کر دے اور متقیوں کے ہمراہ ہمارا
حشر فرما اے بچانے والے
ہمیں دوزخ سے بچا لے اے اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت
کو بخش دے اور آپکی ساری امت پر رحم فرما
اور آپکی امت کی مدد کر اور آپکی امت کو فتح دے اور آپکی امت

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
كَرِّمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ اُمَّةَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ يَاحَبِيْبَ
التَّوَّابِيْنَ تُبْ عَلَيْنَا وَيَا اَمَانَ
الْخَائِفِيْنَ اٰمِنَّا وَيَا دَلِيْلَ
الْمُتَحَيِّرِيْنَ دُلَّنَا وَيَا هَادِيَ
الْمُضِلِّيْنَ اِهْدِنَا وَيَا غِيَاثَ
الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا وَيَا رَجَاءَ
الْمُنْقَطِعِيْنَ لَا تَقْطَعْ رَجَاءَنَا
وَيَا رَاحِمَ الْعَاصِيْنَ اِرْحَمْنَا
وَيَا غَافِرَ الْمُذْنِبِيْنَ اِغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

کو صلاحیت نصیب کر اور آپ کی امت کو
کشادگی عطا فرما اور آپ کی امت کو بزرگ
کردے اور آپکی امت کو بڑھادے اور
آپ کی امت کی خطاؤں سے درگذر فرما
اے خدا اے تائب کو دوست رکھنے
والے ہماری توبہ قبول فرما اور اے
خائفوں کو امن دینے والے ہمیں امن
دیدے اور اے متحیروں کے رہنما
ہماری رہنمائی کر اور اے گمراہوں کے
ہادی ہماری ہدایت فرما اور اے
فریاد کرنیوالوں کے فریاد رس ہماری
ہماری فریاد رسی کر اور اے مایوسوں
کے امید گاہ ہماری امیدیں قطع نہ کر اور
اے گنہگارونپر رحم فرمانے والے ہمپر رحم فرما
اور اے گنہگاروں کے بخشنے والے ہمارے گناہ
بخشدے اور ہماری برائیں مٹادے اور ہماری
نیکوں کے ساتھ وفات کر اے اللہ ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
ذُنُوْبَنَا اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عُيُوْبَنَا
اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا اَللّٰهُمَّ
احْفَظْ قُلُوْبَنَا اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا
اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ اُمُوْرَنَا اَللّٰهُمَّ حَصِّلْ
مُرَادَنَا اَللّٰهُمَّ تَمِّمْ تَقْصِيْرَنَا
اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ يَا خَفِيَّ
الْاَلْطَافِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا
وَلِمَشَائِخِنَا وَلِاُسْتَاذِيْنَا وَلِاَصْحَابِنَا
وَلِاَحْبَابِنَا وَلِعَشَائِرِنَا وَلِقَبَائِلِنَا
وَلِمَنْ لَهٗ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِمَنْ لَهٗ اَوْصَانَا
بِالدُّعَاءِ وَلِجَمِيْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَقِنَا رَبَّنَا
عَذَابَ النَّارِ وَعَذَابَ الْقَبْرِ
وَعَذَابَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاحْشُرْنَا
مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَالْاَبْرَارِ اَللّٰهُمَّ
بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَوْرَادِ الْفَتْحِيَّةِ

اے اللہ ہمارے عیوب چھپا دے اے
اللہ ہمارے سینہ کھولدے اے اللہ ہمارے
قلوب کو محفوظ رکھ اے اللہ ہمارے دلوں کو
منور کردے اے اللہ ہمارے امور آسان
کردے اے اللہ ہمارے مقاصد حاصل کردے
اے اللہ ہمارے کوتاہیوں کو پورا کردے
اے خدا ہمیں خوف سے نجات دیدے اے
پوشیدہ الطاف والے اے خدا ہمیں بخشدے
اور ہمارے تمام والدین ومشایخ اور استاذ
اور اصحاب واحباب اور ہمارے رشتہ دار
وقبائل اور جنکا ہمپر حق ہے اور جنہوں نے
ہمیں وصیت کی ہے اور تمام امت محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وسلم کو بخشدے اور ہماری بری
قضا وقدر سے ہمیں بچالے اور ہمکو
عذاب نار اور عذاب قبر اور
قیامت کے عذاب سے محفوظ رکھ اور متقیوں اور
نیکوں کے ساتھ ہمارا حشر کر اے اللہ اس اوراد فتحیہ کی برکت سے

فَتَحْ لَنَا اَبْوَابَ الْعِنَايَاتِ وَالْكَرَامَاتِ
وَ وَفِّقْنَا لِلطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ
وَاحْفَظْنَا مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ
وَبَارِكْ لَنَا فِي الرِّزْقِ وَالْحَسَنَاتِ
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا يَا فَيَّاضُ مِنْ
جَمِيْعِ الْبَلَايَا وَالْاَمْرَاضِ وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

عنایات وکرامات کے ابواب ہمپر کھولدے
اورطاعات وعبادات کی ہمیں توفیق
عطافرما اور تمام آفات وبلیات سے
ہمیں محفوظ رکھ اور رزق وحسنات میں
ہمیں برکت عنایت فرمائے یار خدایا
اے فیاض ہمکو تمام بلاؤں اورامراضوں
سے محفوظ رکھ وصلے اللہ علے خیر خلقہ
سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین

نو دو نہ ۹۹ اسمائے حسنیٰ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ

وہ اللہ وہ ہے کہ اوسکے سوا کوئی معبود نہیں بہت رحم والا نہایت مہربان بادشاہ پاک

السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيْمِنُ	الْعَزِيْزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ
بے عیب	امن دینے والا	نگہبان	غالب	توڑنیوالا اور درست کرنیوالا	بزرگ

الْخَالِقُ	الْبَارِئُ	الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ	الْوَهَّابُ
پیدا کرنیوالا	بنانے والا	صورت دینے والا	بہت بخشنے والا	قہر والا	بہت دینے والا

الرَّزَّاقُ	الْفَتَّاحُ	الْعَلِيْمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ
روزی دینے والا	کھولنے والا	جاننے والا	قبض کرنے والا	کشادہ کرنیوالا	پست کرنیوالا

الرَّافِعُ المُعِزُّ المُذِلُّ السَّمِيعُ البَصِيرُ الحَكَمُ العَدْلُ

بلند کرنیوالا عزت دینے والا ذلیل کرنیوالا سننے والا دیکھنے والا حکم کرنے والا انصاف والا

اللَّطِيفُ الخَبِيرُ الحَلِيمُ العَظِيمُ الغَفُورُ الشَّكُورُ العَلِيُّ

باریک بیں خبردار بردبار برتر بخشنے والا قدردان بلند مرتبہ

الكَبِيرُ الحَفِيظُ المُقِيتُ الحَسِيبُ الجَلِيلُ الكَرِيمُ الرَّقِيبُ

سب سے بڑا نگہبان قوت دینے والا کفایت کرنیوالا بزرگ صاحب کرم نگہبان

المُجِيبُ الوَاسِعُ الحَكِيمُ الوَدُودُ المَجِيدُ البَاعِثُ الشَّهِيدُ

دعا قبول کرنیوالا وسعت والا حکمت والا دوست رکھنے والا بزرگی والا اٹھانے والا حاضر

الحقّ الوكيل القويّ المتين الوليّ الحميد المحصي

برحق کارساز قوت والا استوار کار دوست رکھنے والا ستودہ شدہ احصا کرنیوالا

المُبْدِئُ المُعِيدُ المُحْيِي المُمِيتُ الحَيُّ القَيُّومُ الوَاجِدُ

نو پیدا کرنیوالا دوبارہ پیدا کرنیوالا زندہ کرنیوالا مارنے والا زندہ قائم رکھنے والا غنی

المَاجِدُ الوَاحِدُ الأَحَدُ الصَّمَدُ القَادِرُ المُقْتَدِرُ المُقَدِّمُ المُؤَخِّرُ

بزرگ یکتا اکیلا بے پروا قدرت والا توانا پیش کرنے والا پس کرنیوالا

الأَوَّلُ الآخِرُ الظَّاهِرُ البَاطِنُ الوَالِي المُتَعَالِي البَرُّ

سب سے پہلے سب سے پیچھے آشکارا پوشیدہ مالک برتر نیکوکار

التَّوَّابُ المُنْعِمُ المُنْتَقِمُ العَفُوُّ الرَّؤُفُ مَالِكُ المُلْكِ

توبہ قبول کرنیوالا نعمت دینے والا بدلہ لینے والا معاف کرنیوالا بہت مہربان سارے عالم کا مالک

ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الرَّبُّ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي

بزرگی و احسان والا پالنے والا انصاف والا جمع کرنیوالا بے پروا غنی کرنیوالا

الْمُعْطِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ

دینے والا منع کرنے والا ضرر پہونچانیوالا نفع دینے والا روشن راہ نما نو پیدا کرنیوالا

الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ السَّتَّارُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

ہمیشہ رہنے والا سب کا وارث ہدایت کرنیوالا ڈھیل دینے والا عیب پوشی کرنیوالا ایسا ہے کہ اوسکی کوئی اولاد نہیں وہ

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ

کسی کی اولاد ہے اور کوئی بھی اوسکا رشتہ دار نہیں

چہل اسمائے عظام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّوَارِثَهُ وَرَازِقَهُ وَرَاحِمَهُ يَا رَبُّ يَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ الرَّفِيْعَ جَلَالُهُ يَا اِلٰهُ يَا اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ فِيْ كُلِّ اَفْعَالِهِ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنَ كُلِّ شَيْءٍ وَّرَاحِمَهُ يَا رَحْمٰنُ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمِيَّةِ مُلْكِهِ وَبَقَآئِهِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَلَا يَفُوْتُ شَيْءٌ مِّنْ عِلْمِهِ يَا قَيُّوْمُ يَا وَاحِدُ الْبَاقِيْ اَوَّلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّاٰخِرَهُ يَا وَاحِدُ يَا دَآئِمُ بِلَا فَنَآءٍ وَّلَا زَوَالَ لِمُلْكِهِ وَبَقَآئِهِ يَا دَآئِمُ يَا صَمَدُ مِنْ غَيْرِ شِبْهٍ فَلَا شَيْءَ كَمِثْلِهِ يَا صَمَدُ يَا بَارُّ فَلَا شَيْءَ كُفُوٌ يُّدَانِيْهِ

وَلَا اِمْكَانَ لِوَصْفِهٖ يَا بَارُّ يَا كَبِيْرُ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا تَهْتَدِيْ
الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَظَمَتِهٖ يَا كَبِيْرُ يَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ
غَيْرِهٖ يَا بَارِئُ يَا زَاكِيُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ لِقُدْسِهٖ يَا زَاكِيْ يَا كَافِيْ
الْمُوَسِّعُ لِمَا خَلَقَ مِنْ عَطَا يَا فَضْلِهٖ يَا كَافِيْ يَا نَقِيًّا مِّنْ كُلِّ جَوْرٍ
لَمْ يَرْضَهُ وَلَمْ يُخَالِطْهُ فِعَالُهٗ يَا نَقِيُّ يَا حَنَّانُ اَنْتَ الَّذِيْ
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَّعِلْمًا يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ ذُوالْاِحْسَانِ
قَدْ عَمَّ كُلَّ الْخَلَائِقِ مَنُّهٗ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانَ الْعِبَادِ كُلٌّ يَّقُوْمُ
خَاضِعًا لِرَهْبَتِهٖ وَرَغْبَتِهٖ يَا دَيَّانُ يَا خَالِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
كُلٌّ اِلَيْهِ مَعَادُهٗ يَا خَالِقُ يَا رَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّمَكْرُوْبٍ وَّغِيَاثَهٗ
وَمَعَاذُهٗ يَا رَحِيْمُ يَا تَامُّ فَلَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ كُلَّ كُنْهِ جَلَالِهٖ
وَمُلْكِهٖ وَعِزِّهٖ يَا تَامُّ يَا مُبْدِعَ الْبَدَايِعِ لَمْ يَبْغِ فِيْ اِنْشَائِهَا
عَوْنًا مِّنْ خَلْقِهٖ يَا مُبْدِعُ . يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ فَلَا يَفُوْتُ شَيْءٌ
مِّنْ حِفْظِهٖ يَا عَلَّامُ يَا حَلِيْمُ ذَا الْاَنَاتِ فَلَا يُعَادِلُهٗ شَيْءٌ مِّنْ
خَلْقِهٖ يَا حَلِيْمُ يَا مُعِيْدَ مَا اَفْنَاهُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقُ لِدَعْوَتِهٖ مِنْ
مَخَافَتِهٖ يَا مُعِيْدُ يَا حَمِيْدَ الْفَعَّالِ ذَا الْمَنِّ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ
يَا حَمِيْدُ يَا عَزِيْزُ الْمَنِيْعُ الْغَالِبُ عَلٰى جَمِيْعِ اَمْرِهٖ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهٗ
يَا عَزِيْزُ يَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ

يَا قَاهِرُ يَا قَرِيبُ الْمُتَعَالِي فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهِ يَا قَرِيبُ
يَا قَرِيبُ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانِهِ يَا
مُذِلُّ يَا نُورَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدَاهُ أَنْتَ الَّذِي فَلَقَ الظُّلُمَاتِ
نُورُهُ يَا نُورُ يَا عَالِيَ الشَّامِخُ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهِ يَا عَالِيُ
يَا قُدُّوسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَيْءَ يُعَاذُهُ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِهِ
بِلُطْفِهِ يَا قُدُّوسُ يَا مُبْدِئَ الْبَرَايَا وَمُعِيدَهَا بَعْدَ فَنَائِهَا
بِقُدْرَتِهِ يَا مُبْدِئُ يَا جَلِيلُ الْمُتَكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَالْعَدْلُ
أَمْرُهُ وَالصِّدْقُ وَعْدُهُ يَا جَلِيلُ يَا مَحْمُودُ فَلَا تَبْلُغُ الْأَوْهَامُ
كُلَّ كُنْهِ ثَنَائِهِ وَمَجْدِهِ يَا مَحْمُودُ يَا كَرِيمُ الْعَفْوِ ذَا الْعَدْلِ
أَنْتَ الَّذِي مَلَأَ كُلَّ شَيْءٍ عَدْلُهُ يَا كَرِيمُ يَا عَظِيمُ ذَا الثَّنَاءِ
الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْمَجْدِ وَالْكِبْرِيَاءِ فَلَا يَذِلُّ عِزُّهُ يَا عَظِيمُ
يَا قَرِيبُ الْمُجِيبُ الْمُدَانِي دُونَ كُلِّ شَيْءٍ قُرْبُهُ يَا قَرِيبُ يَا عَجِيبُ
الصَّنَائِعِ فَلَا تَنْطِقُ الْأَلْسُنُ بِكُلِّ آلَائِهِ وَثَنَائِهِ يَا عَجِيبُ يَا غِيَاثِي
عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَمُجِيبِي عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَمَعَاذِي عِنْدَ كُلِّ
شِدَّةٍ وَيَا رَجَائِي حِينَ تَنْقَطِعُ حِيلَتِي يَا غِيَاثِي ۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْأَسْمَاءِ الشَّرِيفَةِ وَشَرَفِهَا
وَكَرَامَتِهَا أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَاَسْئَلُكَ اِيْمَانًا وَّاَمَانًا مِّنْ عُقُوْبَاتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ
تَحْبِسَ عَنِّيْ اَبْصَارَ الظَّلَمَةِ وَالْمُرِيْدِيْنَ بِيَ السُّوْٓءَ وَاَنْ تُصْرِفَ
قُلُوْبَهُمْ عَنْ شَرِّ مَا يُضْمِرُوْنَهٗ اِلٰى خَيْرِ مَا لَا يَمْلِكُهٗ غَيْرُكَ
اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ مِنِّيْ وَمِنْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ
مِنِّيْ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ
الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَيَا مُسَبِّبَ
الْاَسْبَابِ وَيَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ
وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا مُفَرِّجَ الْمَحْزُوْنِيْنَ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ
اَغِثْنِيْ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّيْ قَضَيْتُ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ
يَا رَزَّاقُ يَا فَتَّاحُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ای عزیز این عالم ظہور تجلیات
اربع است یکے تجلی ذاتی دویم
صفاتی سوم افعالی چہارم آثاری
ذات را صفات پوشیدہ و صفات را افعال

اے عزیز عالم تجلیات اربعہ کا ظہور
ہے تجلی ذاتی۔ صفاتی۔ افعالی
آثاری۔ ذات کو صفات نے چھپایا
اور صفات کو افعال نے

وافعال را آثار پوشیده است و
این اشارة است بتفسیر حضرت ابن
عباسؓ در آیت وسخر لکم ما فی
السموات والارض ای عزیز ای
طالب صادق وای یار رفیق التوحید
اسقاط الاضافة است شعر

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامیؒ
کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

برخالص انا یعنی من ماندن ولایت
است سعی کردن شرط طریق است
الحق من جد وجد برحق است

بیان شغل علم

شغل علمی را درخیال دار باین طریق
کہ چشم بستہ آسمان وزمین وہمہ اشیا
را و لا درخیال آرو خویش را باین
دو سہ ذراع قالب کہ از سر تا پا این را
ذات خود قرار دادہ درخیال دار

اور افعال کو آثار نے چھپایا اور اسی کی
جانب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
آیت وسخر لکم ما فی السموات و
الارض کی تفسیر میں اشارہ فرمایا ہے
(یعنی تمام ما فی السموات والارض کو تمہارے لئے
مسخر کردیا) ای عزیز ای طالب صادق اور
اے یار رفیق توحید کے معنی (صوفیہ کی اصطلاح
میں) نسبتوں کا ساقط کرنا ہے (شعر کا ترجمہ) اے جامی
جب عشق کا بندہ ہوا تو نسبت چھوڑ دے۔ کہ فلان ابن
فلان اس راہ میں کام نہیں آتا۔ خالص انا یعنی ہوئی
(بلا کسی نسبت) کے ٹھیرنا ولایت (کے معنی) ہے
(اسکے حصول میں) جد وجہد کرنا بڑی شرط ہے (من
جد وجد) سچ ہے جسنے سعی کی اسی نے مقصود پایا

شغل علمی کا بیان

علمی شغل اس طرح سمجھو کہ پہلے آنکھ بند کرکے
آسمان وزمین وغیرہ تمام اشیا کو بلکہ خود کے
اس دو تین ہاتھ کا لبد کو کہ اسکو اپنی
ذات سمجھے ہوئے تھے خیال میں لاؤ

اول دانسته بودی که دل در جسم است
واکنون دانستی که جسم خود وہمہ عالم در دل
است دل را این چنین وسیع یافت
باز از لائے نفی ہمہ اشیاء را از دل خالی
کنی در این حالت ازین قدر علم بیشتر
نخواہد ماند که من ہستم این انانیت را
در مراقبہ دار و تا تواند باین شغل مشغول
گردد چون خطرہ آید چشم کشادہ کردہ
باز دران شغل شود تا آنکہ اینجا بیہوش
شود یعنی بغیر انانیت ہیچ خطرہ نگذرد
وبرین مقام قرار گیرد۔

شغل بصر

واکنون شغل بصر با خلق ملحوظ دار که در چشم
ہر کس سرّیست عظیم که بوقت معاملہ
ظاہر است در ہر چشم خود را یابی که
از نور بصر که می بیند اللہ نور السموات
والارض وھو اللطیف الخبیر

پیشتر سمجھتے تھے کہ بدن میں دل ہے
اور اب سمجھ لیا کہ جسم بلکہ تمام عالم دل
میں ہے دل کو اس قدر وسیع پایا پھر
لائے نفی سے تمام اشیا کو دل سے
نکال دو۔ اس وقت اس سے زیادہ
علم نہیں ہے کہ میں ہوں اس ہوں
کو نگاہ رکھو اور جب تک ہو سکے اسی کے
ساتھ مشغول رہو۔ جب خطرہ آوے آنکھ
کھولکر پھر اسی کے ساتھ مشغول رہے
اس وقت تک کہ اس جگہ بیہوش ہو جاوے
یعنے بجز ہو کے کوئی خطرہ نہ ہو اور اسی مقام پر ٹھہر جاوے

شغل بصر

اب شغل بصر مخلوق کے ساتھ اس طرح
ملحوظ رہے کہ ہر ایک کی چشم میں ایک سر
عظیم ہے جو بوقت معاملہ ظاہر ہے کہ ہر ایک
چشم میں خود کو پاؤ کہ نور بصر سے کون دیکھتا ہے
بس آسمانوں زمین کا نور خدا ہی ہے اور وہی لطیف و خبیر ہے

اشعار

عدم آئینہ عالم عکس و انسان
چو چشم عکس دروی شخص پنہان
تو نور عکسی و او عین دیدہ
ز دیدہ دیدۂ را دیدہ دیدہ
اکنون خلق را با خالق یا خالق را با خلق
بین وھو معکم اینما کنتم محض
خلق را دیدن شرک عظیم است در آئینۂ
کائنات رب را بین یا در مرأۃ رب
کائنات را بین یا نور انت النور
فی کل ما بدأ؛ یا ھادي کن للنور
فی القلب مشعلا؛ اغث واشفني
من داء نفسي واھدني؛ الی الخیر
واصلح ما بعقلي تخللا؛ واشغلني
بجمالك وارزقني محبتك۔ اللّٰھمّ
ارزقني حبّك واجعلني
من المخلصین۔

اشعار کا ترجمہ

عدم آئینہ ہے اور عالم اوسکا عکس ہے،
اور انسان مثل چشم عکس کے ہے کہ اوسمیں بھی شخص
پوشیدہ ہے اور تو نور عکس ہے اور وہ عین چشم ہے
کہ آنکھ نے چشم سے دیکھے ہوئے کو دیکھا۔
اب خلق کو خالق کے ساتھ یا خالق کو خلق
کے ساتھ دیکھو کہ تم جہاں ہو وہ تمہارے ساتھ
ہے (قرآن) صرف خلق ہی کو دیکھنا شرک عظیم
ہے بیت رب کو دیکھے آئینہ سبکو بنا
سب کو دیکھے آئینہ رب کو بنا
ای خدا تمام مخلوقات میں تیرا ہی نور ہے
ای رہنما میرے دل میں نور کی مشعل ہوجا
میری فریاد رسی کر اور مجھکو نفسانی امراض
سے شفا دے اور بہتری کی رہنمائی کر اور
میرے عقلی نقصانات کو درست کردے۔
ای اللہ مجھکو اپنی محبت عطا فرما اور مجھکو
اخلاص والوں سے بنا دے۔

اے عزیز ولایت بر سہ گونہ است
ولایت صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت
علیا صغریٰ ولایت اولیا است و
کبریٰ ولایت انبیاء است و علیا
ولایت ملائکہ است الولی قریب الذات
از جانب او سبحانہ با ہر شئی قرب و معیت
بے مثل و بے کیف ثابت است و
بعد صرف از طرف ما یان است و در
سلوک قرب امکانی را اعتبار است
و قرب الہیت قرب وجوبی است۔
اے عزیز اے اخی ہر گاہ وضو کنی دو رکعت
نماز بلا کلام و بلا فصل ادا کنی و این
دعا خوان اللھم انت ولینا فی
الدنیا والاخرۃ کن لنا کما کنت
لنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
واشغلنی بجمالك وارزقنی محبتك
الی اخرہ

اے عزیز ولایت کی تین قسمیں ہیں ولایت صغریٰ ولایت
کبریٰ ولایت علیا۔ ولایت صغریٰ ولایت اولیاء اللہ
ہے اور ولایت کبریٰ ولایت انبیا علیہم السلام ہے
اور ولایت علیا ولایت ملائکہ ہے ولی کے معنی قریب
ذات کے ہے اوس خدای سبحانہ کی جانب سے تو ہر ایک
اشیاء کے ساتھ بلا کیف و بلا مثل معیت و قربیت ثابت
ہے اور بعد صرف ہماری طرف سے ہے اور سلوک میں
قرب امکانی کا اعتبار ہے اور قرب الہیت تو قرب
وجوبی ہے۔ اے برادر عزیز جب وضو کرو تو فوراً بلا بات
کیئے دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو بعد ازاں یہ دعا کرو
اللھم انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ کن لی کما
کنت لنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واشغلنی
بجمالك وارزقنی محبتك اللھم ارزقنی حبك
واجعلنی من المخلصین اللھم امح نفسی بجذبات
ذاتك یا انیس من لا انیس له رب لا تذرنی
فردا وانت خیر الوارثین استغفر اللہ من جمیع
ما کرہ اللہ قولا وفعلا وخاطرا سامعا ناظرا لا
حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم واتوب الیہ
اللھم افردنی لما خلقتنی له ولا تشغلنی بما تکفلتنی
به ولا تحرمنی وانا اسئلك ولا تعذبنی وانا استغفرك
استغفر اللہ تین بار کہے (ترجمہ) اے خدا دنیا و آخرت میں
میرا کارساز تو ہی ہے تو میرا اس طرح حامی ہو جا جس طرح ہمارے نبی
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تو حامی ہوگیا اور مجھکو تیرے جمال میں
مشغول کر دیجیے اور تیری محبت عطا کیجیے اے اللہ مجھکو
اخلاص نصیب کر اے خدا تیرے ذاتی کشش سے میری خودی مٹا دیجیو اے

طریق دیگر شغل سمع

ای عزیز حالا شغل سمع را گوش کن که
تمام عالم پر از آوازہ ہو ہو است اوّل
لفظ اللہ ہو را بمدّ دراز کشیدہ تا بدماغ
رسانیدہ چشم و گوش و لب را بستہ
و بصیر و سمیع و علیم را بجز ہو نیابی ہو سمیع
ہو بصیر ہو علیم ہمچنین اللہ ہو بمد دراز تا
انتہائے دماغ کشیدہ ہو سمیع ہو بصیر
ہو علیم گفتہ دم بگذارد پس برین آوازہ ہو
کشف فیوض از مبدأ فیاض روان یابی
بواسطہ روح اعظم کہ حقیقت محمدی است
صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی اسئلک التائید
بروح من عندک وتجل لی یا
الٰہی بسر التوحید الذاتی المطلسم
الآیت الا نا نیۃ الموسویۃ
فاعلم انہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی
حتی یکون الذکر سرا و حالا ذاتی

شغل سمع کا دوسرا طریقہ

اب ای عزیز شغل سمع سنو کہ تمام عالم
آواز ہو ہو سے پر ہے پہلے اللہ ہو کو مد دراز
کے ساتھ دماغ تک پہنچا کر چشم و گوش و دہن
کو بند کرے اور بجز ہو کے دوسرے کو سمیع
بصیر نپاؤ۔ ہو سمیع ہو بصیر ہو علیم اسیطرح
اللہ ہو کو مد دراز کے ساتھ کھینچکر انتہائے
دماغ تک پہونچا کر (جب دم اخیر ہو پہنچے)
ہو سمیع ہو بصیر ہو علیم کہکر دم چھوڑ دے
پس اس ہو کی آواز پر مبدأ فیاض سے
بواسطہ روح اعظم کے کہ حقیقت محمدی
ہے کشف فیوض جاری پاؤ اور یہ دعا مرقومہ
پڑھو) جسکا ترجمہ یہ ہے: اے خدا میں بواسطہ
روح اعظم کے تجھسے تیری مدد طلب کرتا ہوں
اور اے اللہ مجھ پر اپنی توحید ذاتی طلسمی کے اسرار
وہ تجلی انانی فرما جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فرمائی
کہ سمجھو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت
کرو، تا کہ تیرا ذکر تمامہ میری ذات کی سمع اور سر بنجائے

من جميع الوجوه وينادینی
منادی التحقيق من حضرت
القدس لا علی لسان التصدیق
لا اله الا الله یکصد بار آلله یکصد
بار بگوید ای عزیز این عالم پر از صورت
ورنگ وآواز است وہمہ را صفت
بصر وسمع وعلم احاطه کرده است
این را بشغلهای مذکوره فنا باید کرد قول عارف

چشم بند وگوش بند ولب ببند
گر نه بینی سر حق بر من بخند
یا الٰهی چشم بینائی بده
در دلم از عشق سودائی بده
آتش افگند در دلم مانند طور
شعله گردد تا شود زنگار دور

قول معنوی

یا خفی اللطف محسوس العطا
انت کالریح ونحن کالرحا

اور سچی زبان سے تیری جناب اقدس کا
منادی مجھکو ندا کرے۔ پھر لا اله الا الله
ایک سو بار کہے۔ ای عزیز یہ عالم صورت
ورنگ وآواز سے بھرا ہوا ہے اوران سبکو
صفت بصر وسمع وعلم نے احاطہ کیا ہے ان
سب کو اشغال مذکورہ سے مٹانا چاہیے

(قول عارف کا ترجمہ)

آنکھ اور کان اور منہہ کو بند کرو
پھر اگر اسرار حق نہ کھلے تو مجھ پر ہنسو
ای خدا بصیرت کی آنکھ عطا فرما
عشق کا خیال میرے دل میں پیدا کر
طور کے جیسی میرے دلمیں آگ ڈالدے
کہ شعلہ ہو کر زنگار کو مٹا دیوے

قول معنوی کا ترجمہ

اے خدا پوشیدہ الطاف وظاہر عطا والے
تو ہوا کے مانند اور ہم پون چکی کے مثل ہیں

ما چو کوهیم و صدا در ما ز تست
ما چو سنگیم و نوا در ما ز تست

قوله تعالیٰ والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا ای عزیز یک رکعت نماز خواه نشسته یا استاده از مرشد آموخته تا چهل روز بخوانید ای محب صادق محبت را ۳ درجات است درجهٔ اول طلب است و طالب را همه عادات مطلوب میباید آموخت تا محبوب محبوب شود چنانچه خدای تعالیٰ لا تأخذه سنة ولا نوم و منزه از مکان و لم یلد و لم یولد شان ربوبیت اوست تخلقوا باخلاق الله درجهٔ دوم بر حکم وابتغوا الیه الوسیلة نظر داشته خدمت مخدومان و شیخان اختیار کند که من خدم خدم مرو درین مرتبهٔ دویم طالب

ہم مثل پہاڑ کے ہیں اور ہم میں تیری صدا ہے،
اور ہم پتھر کے مانند ہیں کہ تیری آواز ہم میں ہے

اللہ سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی کہ جن لوگوں نے ہماری راہ میں سعی کی ہم انکو اپنی راہ بتا دینگے۔ اے عزیز ایک رکعت نماز کھڑے یا بیٹھے مرشد سے سیکھ کر چالیس روز پڑھیں۔ اے محب صادق محبت کے تین ۳ درجہ ہیں اول طلب ہے اور طالب کو مطلوب کی تمام عادات و اخلاق سیکھنے چاہیئے تاکہ محبوب کا محبوب ہو جاوے چنانچہ نوم و غنودگی اور مکان اولاد و والدین سے منزہ ہونا اوسکی شان ربوبیت سے ہے۔ (سو خواب و خور اور اہل و عیال وغیرہ دنیوی تعلقات سے اولا حتی الوسع منقطع ہونا ضروری ہے) جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کہ خداوند تعالیٰ کے اخلاق سے متخلق ہو جاؤ۔ دوسرا درجہ (تلاش پیر و مرشد کا ہی) چنانچہ خود حق سبحانہ کا ارشاد کہ اوس درگاہ عالی تک رسائی کیلئے وسیلہ و ذریعہ کی جستجو کرو لہذا بزرگان دین اور حضرات مشائخین کی خدمات کیجاوے کہ جو خادم ہوا وہ مخدوم بنا اسی مرتبہ میں شرائط ذیل سے طالب

صاحب دعوت میگردد باشرائط مذکوره
ذیل یعنی این عالم که مظهر اسماء است
ازان خلوت گیر گردد ودر حصار اسماء
وصفات حق باشی که تو نیز یک اسم را
مظهر هستی وترک حیوانات کنی یعنی صفت
حیوانیت تو از خواب وخورش وجفت
وغفلت که در تست ترک کنی وشرط
کبیر این است که در هر حال ظاهر وباطن
فعل حق را بیابی یعنی در هر لحظه حکم حق
بر دل بماند با نیت مطلق که انا بمعنی
من است بر دل قرار یابد الله
المحمود فی کل افعاله درینجا
ادعونی استجب لکم حاصل است
مرتبهٔ سویم رضا است درینجا راضی
برضای حق باشند کرامت مقصود
نیست اللهم امح نفسی بجذبات
ذاتک شعر

مستجاب الدعوات ہوجاتا ہے یعنی اشیائے
عالم سے جو مظاہر اسمائے آلہی ہیں خلوت گیر ہوکر
اسماء وصفات حق کے حصار مین خلوت نشین
ہووے اس لئے کہ تم بھی آخر کسی اسم آلہی کے
مظہر ہو اور ترک حیوانات سے مراد صفات
حیوانیت مثل خواب وخور اور جفت و
غفلت کو چھوڑنا ہے اور اسمین بڑی
شرط یہ ہے کہ ظاہر وباطن غرض ہر حال میں
فعل خدا ملحوظ رکھے یعنے ہمیشہ حکم خدا اپنی نیت
مطلق کے ساتھ جو عبارت ہون سے ہے
دل پر قایم ودایم رہے تمام افعال مین وہی
حق سبحانہ سزاوار حمد وثنا ہے اس مرتبہ میں
قبولیت دعا کا ظہور رہے چنانچہ اللہ سبحا
کا ارشاد ہی کہ تم مجھ سے دعا کرو مین قبول کرونگا
تیسرا رضا وتسلیم کا مرتبہ ہی اس مقام مین صرف راضی
برضائے حق رہیں اور اظہار کرامات مقصود نہوا ے
بار خدا اپنی جذبات وکشش سے میری خودی کو مٹادے

برزخ ذات وصفات وشد ومد وتحت وفوق
طالبان را امیفزاید ہر نفس بس ذوق وشوق
درینجا برزخ ذاتیست کہ ظہور صفات
است وآن اجہات صفات است
کہ اول او صفت حیات است ودیگر علیم
ومرید وقدیر وسمیع وبصیر وکلیم است
واو قائم ودائم اجود الاجودین ذوالفضل
العظیم رب العرش العظیم است آہ آہ بیت

در تو کیست این در گفتگوئے
کہ دارد در تو اندر جستجوئے
در سخن یار نہان خواہم گشتن
تا بر لب او بوسہ نہم چونش بخوانی

لبّیك اللّٰهم لبیك لا شریك لك
لبیك ان الحمد والنعمة لك و
الملك لا شریك لك فاذا الندآء
الاَقْدَسِ العَالِی اَیْنَ الْمُشْتَاقُوْنَ
اِلٰی لِقَآئِیْ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا

ذات وصفات اور شد ومد اور تحت وفوق کا واسطہ
ہمیشہ طالبان الٰہی کو ذوق وشوق بڑھاتا ہے
یہاں ذات برزخ ہے کہ اجہات صفات کے
ظہور کا باعث ہے کہ اسکی پہلی صفت حیات
ہے اور باقی علیم مرید قدیر سمیع بصیر
کلیم ہے اور وہی قائم ودائم اجود الاجودین
ذوالفضل العظیم رب العرش الکریم ہے آہ آہ

(بیت کا ترجمہ)

تیرے اندر یہ کون باتیں کر رہا ہے
اور تیرے اندر کسکی جستجو ہے
یار کی باتوں میں بے خود ہو جاکر
اسکے لب کا بوسہ لیلوں کہ وہ کسطرح اپنی مجھکو یاد فرمایا

اے خدا حاضر ہوں تیرے ہی در پر حاضر ہوں کہ
تیرا کوئی شریک نہیں بلاشبہ تمام حمد ونعمت تجھکو ہی
سزا وار ہے اور اس تمام ملک وملکوت میں بھی تیرا کوئی حصہ
دار نہیں۔ اس وقت بہت بڑی مبارک پکار ہوگی کہ
میرے ملنے کے مشتاق لوگ کہاں ہیں بیشک میں ہی

[illegible]

قل عبدنی واقم الصلوٰة لذکری
فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة
اعین جزاء بما کانوا یعملون
خاتمه طلب زیادتی علم از فرائض آمده
فی قوله تعالیٰ رب زدنی علما و قوله
تعالیٰ فاتقوا الله حق تقیته پس
طلب است با ادب است قول باقی
بالله قدس سره

در راه خدا جمله ادب باید بود
تا جان باقی است در طلب باید بود
دریا دریا اگر بکامت ریزند
کم باید کرد و خشک لب باید بود
هر جا که ترشح تو می بینم
دائم عطشم و تشنه کامیم

قوله تعالیٰ حاکیا عن موسیٰ
علیه السلام لا ابرح حتی ابلغ
مجمع البحرین او امضی حقبا و

تو میری ہی عبادت کرو اور میری یاد سے
نماز قایم کرو۔ کسی شخص کو معلوم نہیں کہ
ہمنے اونکے اعمال کے عوض کیسی کیسی نعمتیں
پوشیدہ کر رکھی ہیں جو ان کی خنکی
چشم کا باعث ہیں۔ خاتمہ مزید علم کی طلب
منجملہ فرائض کے ہو اسواسطے کہ رسول مقبول صلعم کو اللہ
سبحانہ کا ارشاد ہو کہ آپ دعا میں فرماتے رہیں کہ ای میرے
پروردگار مجھکو زیادہ علم عطا فرما اور اللہ تعالیٰ ارشاد
فرماتا ہے کہ خدا سے اسکے لائق تقویٰ اختیار کرو ان
دونوں آیتوں سے دو امر کا حکم ثابت ہوا طلب اور ادب
قول خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کا ترجمہ:-
راہ خدا میں تو بالکل با ادب ہونا چاہیے جبتک جان
باقی ہے طلب ہی میں رہنا چاہیے اگر سارا دریا تیرے
حلق میں ٹپکا دیں تو کم سمجھکر ہمیشہ خشک لب رہنا چاہیے
اے یار خدا جہاں کہیں تیرا ترشح میں دیکھتا ہوں تو ہمیشہ
پیاسا رہتا ہوں۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا
کلام منقول ہو کہ میں خضر علیہ السلام کی تلاش میں برابر تک
سعی کرتا رہونگا کہ مجمع البحرین کو پہونچ جاؤں

قال هل اتبعك على ان تعلمن مما
علمت رشدا قوله تعالى فاسئلوا
اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

قول معنوی   مصرع

هر که جز ماهی است ز ابش سیر شد

خطرات چهار اند خطرۂ شیطانی خطرۂ
نفسانی خطرۂ ملکی خطرۂ رحمانی شیطانی
چون تکبر و غصه و حسد و عداوت و غیرها
و نفسانی چون شهوات طعام و فرج و
ذخائر و زینت زخرفات و غیرها ملکی
چون عبادات و هرچه باعث ثوابات
باشد و رحمانی چون محبت و اخلاص و
شوق و ذوق و غیره قال رضی الله
عنه کن بواب قلبك بدان ای طالب
ارشدکم الله تعالی و عرفک الله مراقبه پاسبانی
دل است تا دروی غیر واحد در نگنجد
بدانکه خطرات که مانع حق باشند سه است

فرمایا کہ آپ کو جن ہدایات کی منجانب اللہ
تعلیم دیگئی ہے مجھکو ان کے سکھائیں کیا آپکی
پیروی کرون ونیز حق سبحانہ کا ارشاد ہی کہ اگر
تمہین کسی چیز کا علم نہو تو جاننے والوں سے اسکو
دریافت کرلیا کرو۔ (قول معنوی کا ترجمہ)

مچھلی پانی سے سیر نہیں ہوتی۔ خطرات چار طرح
کے ہیں۔ شیطانی۔ نفسانی۔ ملکی۔ رحمانی۔ خطرہ
شیطانی مثل تکبر و غصہ و حسد و عداوت وغیرہ ہے
اور نفسانی خطرہ جیسے خور و نوش اور شرمگاہ و
اموال اور فضول زینت و آرائش کی خواہشات
ہیں اور ملکی جیسے عبادات وغیرہ جو موجب ثوابات ہیں
اور رحمانی جیسے محبت و اخلاص و شوق و ذوق
وغیرہ ہی حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ
فرماتے ہیں کہ اپنے دل کا دربان ہوای طالب خدا
تعالی تجھکو ہدایت و معرفت عطا فرمادے سمجھو کہ
دل کی نگہبانی کا نام مراقبہ ہے تاکہ اسمیں ایک خدا
کے سوا دوسری کسی شی کا خیال آوی اور سمجھو کہ خدا سے روکنے والے

اول حدیث نفس کہ بقصد و اختیار
حدیث می کند خواہ در ملا خواہ درخلا
دویم خطرہ کہ بلاقصد میآید و میرود
سویم نظر بتعبیر یعنی علم باشیاء متکثرہ
اول را علاج بایں طریق باید کرد کہ
اسم اعظم کہ معنی اللہ است بجائی او
کردہ و از صفات امہات قدیمہ سمیع
و بصیر و علیم بجائی خطرہ داشتہ آید
بمد و شد از تحت و فوق بہ نزول و
عروج یاد کردہ آید اللہ را از ناف
کشیدہ بمعنی سمیع متوجہ شود بعدہ اسم
ذات را بمعنی بصیر پرداز د بعدہ بمعنی
علیم پرداختہ تا بسینہ و از ان تا بدماغ
کشیدہ آید بمد و شد بعدہ از علیم تا
بہ بصیر و تا بسمیع نزول فرماید و معنی
مقدس اسم ذات بے تقیید اطلاق
با نور بسیطہ در دل ورزش کردہ آید

ایک وہ دل کے خیالات ہیں جو مجلس اور
خلوت میں بھی اپنے قصد و اختیار سے دل
میں سوچتے رہتے ہیں دوسری قسم وہ خطرات
ہیں جو خود بخود بلاقصد و اختیار قلب میں آتے
رہتے ہیں تیسری قسم وہ خطرات ہیں جو بہت سے
اُمور کے علم سے ہمارے قلب میں موجود
ہیں پہلی قسم کا علاج اس طرح کرنا چاہیئے کہ
بجاے اون خیالات کے ذکر اسم اعظم اللہ کا مع
لحاظ معنی اور امہات صفات قدیمہ سمیع بصیر
علیم کے مد و شد کیساتھ تحت و فوق سے مع
نزول و عروج کے اسطرح کیا جاوے کہ لفظ
اللہ کو ناف سے کھینچکر بجانب معنی سمیع متوجہ ہوں
پھر اسطرح معنی بصیر کیساتھ اسم ذات کا ذکر کیا جاوے
پھر اسیطرح معنی علیم ملحوظ رکھکر ذکر کیا جاوے پھر علی ہذا
علیم سے بصیر تک اور بصیر سے سمیع تک نزول فرماویں اور
اسم ذات پاک کے معنی مطلق بلاقید کے صرف
ایک نور بسیط کیساتھ ہمیشہ دل میں ورزش کیجاوے

یہ برزخ مرشد یا بہ برزخ ذات کہ اول
اشارہ بآن کردہ شد و مراد از برزخ
مرشد بعد ازکہ لطیفۂ انسانی کردہ آید یا حبس
نفس تا بعدد دو صد کم و زیادہ رسانیدہ
شود بعدہ صفات باقیہ از ہفت گانہ
پنج مذکور ادا کردہ آید تا بدو صد و نیم صد
ورزش نماید تا از خطرات بالکلیہ پاک
گردد و طریق دفع خطرات قسم دوم این
است کہ برلوح دل سیمین لفظ اللہ
کہ اسم ذات منقش بزر تصور کردہ آید
برای دفع خطرات بکمال تاثیر دارد از دست

نفی گردان از دل خود ما سوا
غیر نقش اللہ را ای دل مخوان

بدانکہ مراقبہ فنا بمعنی کل من علیہا فان
از مرشد تلقین گرفتہ کہ رمز از قول معنوی

تو قیامت شو قیامت را ببین
دیدن ہر چیز را شرط است این

اور تصور برزخ مرشد یا برزخ ذات کا رکھا
جاوے جیسا کہ مذکور ہو چکا۔ اور برزخ مرشد
کا تصور مدر کہ لطیفۂ انسانی میں کیا جاوے
اس طرح سے ذکر حبس نفس کے ساتھ کم و زیادہ
دو سو تک کیا جاوے پھر باقی سات صفات
مذکورہ کو بطریق مذکورہ ڈھائی سو تک ورزش
کریں یہاں تک کہ خطرات سے بالکلیہ پاک
ہو جاوے۔ اور خطرات قسم دوم کا طریقہ
علاج یہ ہے کہ لوح دل سیمیں پر اسم ذات
اللہ کا نقش زریں تصور کیا جاوے کہ یہ دفع خطرات
میں کمال تاثیر رکھتا ہے۔

اپنے دل سے ماسوا کو مٹا دے
اے دل بجز نقش اللہ کے کچھ نہ پڑھ

سمجھو کہ مراقبہ فنا جو آیت کل من علیہا فان سے ماخوذ ہے
مرشد سے سیکھ کر کیا کرو کہ اس قول معنوی سے اسکی طرف اشارہ ہے

تم قیامت ہو کر قیامت کو دیکھو
ہر ایک شئے کے دیکھنے کا یہی طریقہ ہے

به بقاء بعد از فنا رسی که معنی و یبقی
وجه ربك ذو الجلال والاکرام
است - بدانکه فنا سه است اول از
خلق دوم از هوا سوم از اراده فنا از
خلق بحکم خداست که قضا و قدر است بیت
درین نوع از شرک پوشیده هست
که عمرم بیازرد و زیدم بخست
و فنا از هوا بامر خدا که شریعت است بیت
خلاف پیمبر کسی ره گزید
که هرگز بمنزل نخواهد رسید
و فنا از اراده بفعل خدا که فعال لما
یرید است بیت
گرچه تیر از کمان همی گزرد
از کمان دار بیند اهل خرد
بعده مقام مودت است که فوق الفوق
بلکه فوق الوجود ملک الودود بدانکه در راه
سلوک فضلیت ذکر و فکر درمیان مشائخ

تاکہ بعد فنا کے بقا کو پہونچو کہ مصداق آیت
ویبقی وجہ ربك ذی الجلال والاکرام کا
ہی - سمجھ لو کہ فنا تین قسم کی ہی پہلی فنا خلق سے
ہی دوسری فنا خواہشات سے ہی تیسری فنا
ارادہ سے ہے - مخلوق سے فنا خدای تعالیٰ
کے حکم قضا و قدر سے حاصل ہوتی ہے (بیت کا ترجمہ)
اس میں ایک قسم کا پوشیدہ شرک ہی کہ مجھکو
زید و عمرو نے آزردہ و رنجیدہ کیا - اور خدائے
تعالیٰ کے احکام شرع کی تعمیل سے خواہشات
کی فنا ہوتی ہے (بیت کا ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے خلاف اگر کسی نے راہ اختیار کی
تو وہ ہرگز منزل مقصود کو نہ پہونچیگا - اور خدا
کریم کے ملاحظہ فعل سے ارادہ کی فنا ہوتی ہی کہ وہ
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ہے (بیت کا ترجمہ) اگرچہ تیر
کمان سے گذرتا ہی - مگر عقلمند آدمی اسکو تیرانداز سے
دیکھتا ہے - بعد ازان مقام مودت ہی جو
بالاتر ہی بلکہ مقام ودود وجود کے اوپر ہے

رحمہم اللہ مختلف فیہ است مگر آگاہ
باش ای راہ رو کہ فکر با نفس شامل است
و ذکر با خدا است نسبت فکر با خدا منع
و ذکر با خدا است کہ خدا ذاکر است کہ
منطوق فاذکرونی اذکرکم سبحان
اللہ سبحان اللہ خدای تعالی ذاکر است
بذکر مطلق آہ آہ چہ مقام دلربا است
کہ ذاکر فنا و مذکور باقی و ذکر کثیر
عجب است با وجودت کہ وجود من بماند
تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند
قول مثنوی مصرع
اللہ اللہ کن کہ اللہ میشوی
پس ای طالب فاذکرونی گویا اذکرکم
ہوش دار فکر الساعۃ خیر من عبادۃ
السنۃ این فکر بعظمت جلال و جمال
حق کہ باعث ترقی اذواق است حق
حق اول ذکر بعدہ فکر مقصود و

ما بین مشائخ رحمہم اللہ کے ذکر او فکر کی
افضلیت میں اختلاف ہے مگر اے سالک
سمجھلو کہ فکر میں نفس شامل ہے اور ذکر میں خدا
تعالی ہوتا ہے خدا وند عالم فکر سے پاک ہے اور
ذکر کی نسبت خدائے تعالی کے ساتھ ہو سکتی
ہے کیونکہ آیت فاذکرونی اذکرکم
کے خدا وند کریم ذاکر ہے سبحان اللہ سبحان اللہ
خدائے تعالی ذکر مطلق سے ہمارا ذاکر ہے
آہ آہ کیا دلربا مقام ہے کہ ذاکر (ہم) فنا
اور مذکور (اللہ) باقی۔ اور ذکر کثیر۔ (شعر کا ترجمہ)
تعجب ہے کہ تیرے وجود کے ساتھ میرا وجود بھی
باقی رہے۔ تو ہمکلام ہوا اور مجھکو بھی تاب گفتگو
رہے (مصرع کا ترجمہ) اتنا اللہ اللہ کر کہ تیرے
تمام خیالات اللہ ہو جاویں پس اے طالب گویا فاذکرونی
اذکرکم ہو اور سمجھ لو کہ ایک سال کی عبادت سے ایک ساعت
کی فکر بہتر ہے اس سے وہ فکر مراد ہے جو خدائے تعالی کی عزت
عظمت اور جلال و جمال میں ایسی فکر کیجائے جو باعث ازدیاد
ذوق و شوق الہی ہو حق حق اول ذکر کیا جائے پھر فکر

ومذکور باقی تنبیہ زہے دولت کہ کسی
را بعد از تحصیل علوم شریعۃ تمنائے
سلوک راہ الٰہی دامن گیر گردد خہے
رتبت کہ شخصے را پس از تکمیل معلومات
ظاہریہ متناہیہ سودای سیر درگاہ
نا متناہی راہ پذیر بود چہ مقصود از چنین
درس کمالات مدرسہ علوم شرعیہ و منقود
از کثیرین غرس مقامات معلومات عجیبہ
و مراد از مطالعہ صحائف معلومات
ومعاینۂ ظرائف مفہومات موجودات
وتعلیم وتدریس این مقدمات را تنہا
حصول وصول بحضرت خداوندی
بادشاہی اوست ابیات

ای برادر گر کسے در راہ فضل
شد امام و مقتدای روزگار
گر نباشد در سرش سودای دوست
سود زین سودا نباشد روزگار

اور حرف مذکور باقی رہجائے تنبیہ
وہ شخص بڑا سعادتمند ہے جسکو تحصیل علوم
شریعت کے بعد سلوک راہ طریقت کی تمنا
دامن گیر ہو اور وہ شخص بڑا ہی اقبالمند
ہے کہ جسکو تکمیل معلومات ظاہریہ متناہیہ
کے بعد سیر درگاہ نامتناہی کی راہ روی کا
خیال پیدا ہو اسواسطے کہ مدارس علوم شرعیہ
کے درس کمالات اور بہت سے حصول مقامات
معلومات عجیبہ سے مقصود اور صحائف
معلومات کے مطالعہ اور عمدہ مفہومات موجودات
کے معاینہ اور ان تمام مقدمات کی تعلیم
و تدریس سے دربار شہنشاہی
خداوندی تک پہونچنا اصل مطلوب ہے

اے برادر اگر کوئی راہ فضیلت میں
پورے زمانہ کا مقتدا و پیشوا ہو گیا
اگر اوسکے سر میں دوست کا عشق نہو
تو اس سارے زمانہ کی فضیلت کا جنون بے سود ہے

ہر کہ پا بنہاد در راہ طلب
راہ باید رفت ہر دم زالتزام
ہر کہ بنہاد از سر اخلاص پای
در رہ ذکر خدای خاص و عام
دولت مذکور خواہد یافت او
زالتزام شکر خاطر شاد کام
بہتر از اذکار روز و شب بود
از ہمہ اذکار ذکر صبح و شام
از دو گام این راہ باید سیر کرد
در دو گامش دو گامست در دو گام
اللہ اللہ قول عارف مَن تَعَلَّمَ بِغَیرِ تَصَوُّف
فَقَد تَفَسَّق وَمَن تَصَوَّفَ بِغَیرِ تَعَلُّمٍ فَقَد
تَزَندَق الحق الحق معنی علم نور است
و معنی جہل ظلمت است دران تمیز
باید کرد

ایہا القوم الذی فی المدرسہ
کل ما حصلتموہ وسوسہ

جس نے راہ طلب میں پاؤں رکھا
تو ہمیشہ نہایت التزام و پابندی سے راہ قطع کرنا
چاہیئے۔ جس نے سر اخلاص سے پاؤں رکھا
خاص خواہ عام راہ ذکر خدا میں
وہ بلاشبہ دولت مذکور پائے گا
اور ہمیشہ شکر گذاری سے دلشاد رہیگا
تمام شبانہ روز کے اذکار سے بہتر
صبح و شام کا ذکر الٰہی ہے
اس راہ کی دو قدم سے سیر کرنی چاہیئے
اور صرف دو قدم میں اسکے دو قدم کی سیر ختم ہے
اللہ اللہ قول عارف کہ جسنے بلا تصوف
صرف ظاہری علم حاصل کیا وہ عالم پرہیزگار
نہوگا اور جسنے بغیر علم کے تصوف حاصل کیا وہ آخر
زندیق ہو جاویگا۔ علم کے معنی روشنی ہے اور
جہل کے معنی تاریکی ہے ان دونوں میں امتیاز
کرنا چاہیئے۔ اے مدرسہ کے رہنے والے طالبعلمو
تمنے جو حاصل کیا ہے وہ سب باعث وسوسہ ہے

فاغسلوا یا قوم عن لوح الفواد
اے لوگو اپنی تختی دل سے دھوڈالو

کلّ علم لیس ینجی فی المعاد
اون علموں کو جو آخرت مین نجات بخش نہون

فکر کم ان کان من غیر الحبیب
اگر تمکو بجز خدائے محبوب کے دوسری فکر ہے

ما لکم من نشاۃ الاخری نصیب
تو دار آخرت میں تمکو کچھ بھی حاصل نہیں

علم حق در علم صوفی گم شود
تمام علوم حقہ علم صوفی مین غائب ہوجاتے ہیں

این سخن کے باور مردم شود
بھلا اور لوگونکو ان باتونکا کب اعتبار ہوسکتا ہے

علم ظاہر این ہمہ قیل است وقال
ظاہری علم تو صرف فضول بحث و مباحثہ ہے

نے از وکیفیت حاصل نہ حال
اوس سے کچھ بھی حال اور کیفیت حاصل نہیں ہوسکتی

طبع را افسردگی بخشد مدام
بلکہ اوس سے تو ہمیشہ طبیعت میں پژمردگی رہتی ہے

مولوی باور ندارد این کلام
مگر مولوی صاحبان کو اس امر کا یقین کب ہوگا

اَبْذُلُوا اَرْوَاحکم یا عاشقین
ای عاشقان الٰہی تم اپنی جانوں کو فدا کردو

اِنْ تَکُونُوا فی ہَوانا صادقین
اگر تم ہمارے (خدا) کی محبت میں سچے ہو

یا ندیمی ضاع عمری وانقضی
اے میرے دوستو میری عمر تو ضائع اور پوری ہوچکی

قم لاستدراک وقت ما مضی
مگر آپ تو اپنے اوقات گذشتہ کی تدارک کیلئے کھڑے ہوجائیے

واعطنی کاسا من الخمر الطہور
اور مجھکو پاک شراب کا ایک پیالہ دیجیے

انہا مفتاح ابواب السرور
کہ وہ خوشی کے دروازوں کی کنجی ہے

خلّص الارواح من قید الہموم
روحوں کو قید ہموم سے چھڑا دیجیے

واطلق الاشباه من سر الهموم
اور شکلوں کو بھی اصلی غموں سے رہا کر دیجیے

کاندرین ویرانۂ پُر وسوسه
اس پُر وسوسے ویرانہ میں

دل گرفته از خانقاه و مدرسه
خانقاہ اور مدارس سے دل برداشتہ ہو گیا

نے ز خلوت کام بردم نے ز سیر
نہ تو میں نے خلوت نشینی سے مقصود حاصل کیا نہ سیر

نے ز صحبت طرفه بستم نے ز دیر
سے نہ صحبت سے فائدہ اٹھایا نہ بتخانے سے

عاشقی خواهم ازین عالم بدر
میں تو اس عالم دنیا کے علاوہ دوسرے عالم کو چاہتا ہوں

تا بکامی دل کنم جائی بسر
تاکہ حسب دل مقصود میں خاکسارانہ بسر کروں

اشف قلبی ایها الساقی الرحیم
ای مہربان ساقی میرے دلکو تشفی دیجیے

بالتی یحیی بها العظم الرمیم
ایسی شراب سے کہ جس سے بوسیدہ استخوان بھی زندہ ہو جاتے ہیں

خمرة من نار موسی نورها
یہ اوسکی شراب ہے کہ اوسکا نور نار موسی علیہ السلام سے ہے

دنها قلبی وصدری طورها
اور میرا قلب وسینہ بمنزلہ طور کے اوسکا خم بنجائیں

هاتها اذ ضاع ایام الشباب
ارے جلدی لاؤ کہ زمانہ جوانی جاتا رہا

من یذق منها عن الکونین غاب
اور جسنے اوسکو چکھا دونوں عالم سے غائب ہو گیا

قم ولا تمهل فان الصبح لاح
ارے بلا تاخیر کھڑے ہو جاؤ کہ خوب صبح ہو چکی

والثریا غربت والدیک صاح
اور ستارے بھی غائب ہو چلے اور مرغ چیخنے لگے

یا مغنی قل فان العمر ضاع
اب تو اے قوال تم کچھ کہو کیونکہ عمر تو جا چکی

لا یطیب العیش الا بالسماع
کہ شاید سماع ہی سے کچھ عیش خوشگوار ہو جائے

وزد وعندي من احاديث الحبيب
اور مجھکو کچھ دوست کی باتیں سنائیں

ان وقتي من سواها لا يطيب
کہ بجز اسکے میرا وقت خوشی میں کٹے گا

واطوعني ذكر ايام الفراق
مگر زمانۂ فراق کا ذکر تو مجھسے نہ کیجیے

ان ذكر البعد مما لا يطاق
اس لیئے کہ اب ذکر ہجر سننے کی تاب نہیں رہی

قم وزمزم لي باشعار العرب
کھڑے ہو جائیں اور کچھ عربی اشعار سرائی کریں

كي يتم الحظ فينا والطرب
تا کہ تمام کمال سرور وحظ حاصل ہو جاوے

وافتتح منها بنظم مستطاب
اور اس میں سے کوئی عمدہ نظم شروع کیجیے

قلته في بعض ايام الشباب
جسکو میں نے بعض ایام شباب میں کہا تھا

قد صرفت العمر في قيل وقال
میں نے تو فضول باتوں میں عمر صرف کردی

يا نديمي قم فقد ضاق المجال
اے میرے رفیقو تم تو کھڑے ہو جاؤ کہ جگہ تنگ ہو چکی

قم وزمزم لي باشعار العجم
اور کچھ کھڑے ہو کر فارسی اشعار سرائی کریں

كي تريح الروح من هم وغم
تا کہ تمام ہم وغم سے شاید کچھ روح کو راحت حاصل ہو جاوے

وابتدئ منها ببيت المثنوي
اور مثنوی ہی کی شروع ابیات سے ابتدا کیجیے

للحكيم المولوي المعنوي
اس لیئے کہ وہ معنوی مولوی حکمت والوں کے اشعار ہیں

بشنو از نے چون حکایت میکند
نے سے سنئے کہ وہ کس طرح حکایت کرتی ہے

واز جدائیها شکایت میکند
اور کس قدر فراق کی شکایت کرتی ہے

کز نیستان تا مرا ببریده اند
کہ لوگوں نے مجھکو نیستان سے قطع کر دیا

واز نفیرم مرد و زن نالیدہ اند
سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق
تا بگویم شرح درد اشتیاق
بدانکہ مراد از نے انسان کامل
ومکمّل کہ فانی فی اللہ و باقی باللہ است
ولفظ نے را بانسان کامل مناسبت
تامہ است زیرا کہ لفظ نے در نفی ہم
مستعمل می گردد و این کامل نفی وجود
عارضی خود کردہ راجع بعدم اصلی
خود گشتہ وذات نے راہم بانسان
کامل مناسبت تامہ است زیرا کہ
چنانکہ نے تہی گشتہ است والحان
ونغمات کہ از وے بظہور می آید
ہمہ منسوب بنوازندہ نے است ہمچنیں
انسان کامل از وجود خود واوصاف
خود تہی گشتہ ومتصف باخلاق اللہ
گشتہ ہمہ اوصاف واخلاق وافعال او

اور تمام مرد وزن میرے نالہ وبکا سے زاری کرتے ہیں کہ
میں چاہتا ہوں کہ میرا سینہ جدائی سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے
تا کہ میں کچھ درد اشتیاق کی شرح کہہ سکوں سمجھلو کہ
نے سے مراد انسان کامل ومکمل ہے جو فانی فی اللہ
اور باقی باللہ ہوا اور لفظ نے کو انسان کامل
سے مناسبت تامہ حاصل ہے اسواسطے
کہ نے کے معنی نہیں کے ہے اور اس
انسان کامل نے بھی اپنے وجود عارضی
کی نفی کرکے عدم اصلی کی جانب رجوع
کیا ہے اور بانسری کو بھی نے کہتے ہیں
اس معنی کے اعتبار سے نیز مابین نے
وانسان کامل باین طور مناسبت تامہ ہے
کہ جس طرح نے خودی سے خالی ہو کر اسکے
کل آواز وسرود سرائندہ نے کی جانب منسوب
ہیں۔ اسیطرح انسان کامل اپنے عارضی وجود واوصاف
سے عاری ہو کر متصف باخلاق خداوندی
ہوا ہے۔ اور اسکے جمیع اوصاف واخلاق وافعال

منسوب بسوئ حق گشته. پس حاصل
معنی برطبق تقریر ہذا آن است کہ
از انسان کامل بشنو کہ چون حکایت
میکند و از غلبہ ما بہ الامتیاز شکایت
میکند کہ این غلبہ ما بہ الامتیاز از وطن
اصلی وے کہ غیب اول است جدا ساختہ
و از مرتبہ غیب اول چونکہ جدا کردہ اند
و ممتاز ساختہ اند. از نفیران مرد و زن
کہ عبارتست از اسماء فعلیہ و اعیان
ممکنات اند در نالہ و فریاد اند کہ چرا
ممتاز شدہ از غیب اول دور افتادہ اند

اللہ سبحانہ کی جانب منسوب ہو چکے ہیں پس بموجب تقریر
ہذا ان اشعار کا حاصل مطلب یہ ہے کہ تم انسان
کامل سے حکایت سنو کہ وہ غلبہ ما بہ الامتیاز کی کس
طرح شکایت کرتے ہیں کہ ہمکو اس غلبہ ما بہ الامتیاز
نے اپنے وطن اصلی اور غیب اول سے جدا کر دیا
اور چونکہ ہم غیب اول سے جدا و ممتاز ہو گئے
ہیں لہذا تمام مرد و زن یعنی اسمائے فعلیہ اور
اعیان ممکنات ہمارے آہ و زاری سے نالہ و فریاد
کر رہے ہیں کہ آہ کیوں ہم اپنے وطن اصلی سے
ممتاز ہو کر دور و مہجور واقع ہو گئے آیندہ اشعار
میں ان تنزلات کی تشریح نہایت وضاحت سے بیان کیجاتی ہے

حبذا روزے کہ پیش از روز و شب — فارغ از اندوہ و آزاد از تعب
متحد بودیم با شاہ وجود — حکم غیریت بکلی محو بود
بود اعیان جہان بے چند و چون — ز امتیاز علمی و عینی مصون
نے بہ لوح علم شان نقش ثبوت — نے ز فیض خوان ہستی خوردہ قوت
نے ز حق ممتاز و نے از یک دگر — غرق در دریائے وحدت سر بسر

ناگهان در جنبش آمد بحر جود — جمله را در خود ز خود پیدا نمود

امتیاز علمی آمد در میان — بی نشانی را نشانها شد عیان

واجب و ممکن ز هم ممتاز شد — رسم و آئین دوئی آغاز شد

بعد از آن یک موج دیگر زد محیط — سوئی ساحل آمد ارواح بسیط

موج دیگر زو پدید آمد عیان — برزخ جامع میان جسم و جان

پیش آن کز زمرهٔ اهل حق است — نام آن برزخ مثال مطلق است

موج دیگر باز در کار آمده — جسم و جسمانی پدیدار آمده

جسم هم گشته است طوراً بعد طور — تا بنوع آخرش افتاده دور

نوع آخر آدمست و آدمی — گشته محروم از مقام محرمی

بر مراتب سربسر کرده عبور — پایه پایه ز اصل خود افتاده دور

چون نگردد باز مسکین زین سفر — نیست از وی هیچکس مهجورتر

نے که آغاز حکایت می کند — زین جدائیها شکایت می کند

کز نیستان که در وے هر عدم — رنگ وحدت داشت با نور قدم

تا ز تیغ فرقتم ببریده اند — از نفیرم مرد و زن نالیده اند

کیست مرد اسمائی خلاق ودود — کان بود فاعل در اطوار وجود

چیست زن اعیان جمله ممکنات — منفعل گشته ز اسماء و صفات

چون همه اسماء اعیان بے قصور — دارد اندر رتبهٔ انسان ظهور

جملہ را درضمن انسان نا لہاست
کہ چرا ہریک زاصل خود جداست

شد گریبان گیرشان حب الوطن
این بود سر نفیر ہر دو زن

خیز جامی بال ہمت باز کن
بر مکان لامکان پرواز کن

طوطی شیرین مقالی تابچند
باشی اندر قفس زاغان پائے بند

باشکرخایان ہم آوا بودہ
شکرافشان و شکرخا بودہ

دل زیاران کہن ببریدہ
دامن مہر و وفا برچیدہ

چونکہ بیان حضرات خمسہ و تنزلات ستہ درین ابیات عیان است لہذا مختصر تشریح او درین قصیدہ بیان کردہ شود

مرتبۂ ذات لاتعین

شعر

وجود مطلق از ہر قید بدپاک اینست اندران چون خمر در تاک

یعنی وجود مطلق کہ غیب ہویت ذاتست در مرتبہ لاتعین از ہر قید و از ہر اعتبار دائما پاک است چراکہ در مرتبہ اطلاق ہیچ یکی از اسمائے صفات

نرسد و علم انیت ہم بالفعل در انجا نباشد بلکہ اطلاق است ونیست ہم بدو
نار و است و از ہمہ اشارات وعبارات مبراست پس علم انیت اگرچہ
بالفعل دران مرتبہ نیست ولیکن قابلیت آن بدون اعتبار موجود است
مانند قابلیت عطر و مل در انگور وگل حضرت وحدت شد اول قید علمی از انیت
نہ عینی ونہ علمی دارد اشراک یعنی وجود مطلق و قتیکہ تجلی کرد از مرتبہ ذات بجانب
اسماء وصفات پس مرتبہ اول مقید شد بعلم انیت فقط باین نسبت کہ من ہستم
و درین تعین مشارکت امتیاز عینی وعلمی درمیان اسماء وصفات وشیونات
ذات اصلا موجود نیست چراکہ درین مرتبہ شہود خود است نمود مفصل
است در مجمل پس امتیاز عینی وعلمی و وجود ذہنی و اضافی بالکلی معدوم است
وہمہ برنگ وحدت متفرق واین مرتبہ قابل محض است و برزخ درمیان صفا
و امواج واین را تعین اول ذات وحدت وحقیقت محمدی نام است و دائرہ
ذات و برزخ کبری نیز گویند قوس احدیت و واحدیت شعر

چو من بے اعتبارا احد خوان ولی واحد ثبوت او صفا ملاک

یعنی تعین اول کہ انیت ذات وقابل محض است دو طرف دارد یکے آنکہ
انیت قابل محض مقید است بانیت خالص ومنزہ از جمیع صفات و سائر
اضافات وغیر تنزیہ قیدی ندارد آن طرف را قوس احدیت خوانند دویم
آنکہ ان انیت قابل محض مقید است بہ ثبوت سلک صفات اربعہ کہ وجود

وعلم ونور وشہود است آنرا قوس و احدیت خوانند و مع ہذا احدیت و واحدیت
عین وحدت اند وصفات اربعہ عین ذات حضرت الٰہیت **شعر**

پس از وحدت الٰہیت شنو باز — اَنَا اللہ گویدا و باز ہر و تریاق

یعنی بعد حضرت وحدت کہ تعین اول است فہم کن کہ حضرت الٰہیت کہ تعین
ثانی وحقیقت انسانی است کہ الٰہیت با ہمہ تریاک اسماء وزہر حقائق اشیاء دعوی انا اللہ
دارد چرا کہ این مرتبہ قدیم است وغیر مخلوق و حدوث اصلا دران راہ نیافتہ است ونیز باید
دانست کہ الٰہیت ناشی است از واحدیت بواسطہ امہات صفات و مع ہذا عین واحدیت
است ولیکن در انجا صفات مجمل و دراینجا مفصل و انجا عین ذات و اینجا غیر ذات در تعقل **بیت**
دروجو قائم

سوارہ عرصۂ ثانی درآید — قدیم وحادث آویزد دو فتراک

وقتیکہ برنگ سوار باد و اعتبار رب مربوب در عرصۂ تعین ثانی کہ الٰہیت است درمی آید پس
درین مرتبہ بواسطہ برزخیت امہات صفات از دو قوس ظاہر وجود وظاہر علم ہر دو جانب
فتراک قدیم وحادث می آویزد و درمیان الٰہیت برزخ شود۔ قوس ظاہر وجود
وظاہر علم **بیت**

درین گلشن گل اسماء الٰہی — دگر سو اسم کونی خار وخاشاک

یعنی ازان دو قوس کہ در الٰہیت مفہوم شد یکے قوس ظاہر وجود گلشن گلہائے
اسماء الٰہی گشت کہ نیست وہست کہ فاعل رب اند در و ثبت یافتہ اند
دوم قوس ظاہر علم در و نیست وہست اسماء کونی و مفعول و مربوب و خار وخاشاک

کارزار الٰہی اند قرار گرفته اند **شعر**

جُدا شد یک دگر ممکن ز واجب ولی علمیست آن از ہار و اشواک

بدانکه در مرتبه الہیت چون اسماء آلہی در یک قوس آمدند و اسماء کونی
در قوس دیگر پس درین مرتبه ممکن و واجب از یک دگر جدا شد و ممتاز گشت و
لیکن آن امتیاز علمی است نه عینی چه امتیاز عینی درمیان اسمائے الٰہی و اسمائ
کونی که اعیان ثابته و حقائق موجودات نامند بالکل درین مرتبه معدوم است
و امتیاز علمی موجود **حضرت روح** **شعر**

دو این غیب و سه دیگر از شہادت شہود و غیب زلف من تحیاک

یعنی حضرت وحدت و حضرت الہیت که سابق گذشت این ہر دو مرتبه غیب
است و قدیم و حضرت روح و حضرت مثال و حضرت جسم این ہر سه مرتبهٔ شہادت
است و حادث و لیکن باید دانست که حضرت غیب و شہادت ہر دو زلف
حسن آرائی چہرهٔ کسی است که ترا موجود کرده و حسن و چہره ترا آراسته است **بیت**

معطر شد مشام از باغ ثالث زد آنجا روح چون گل جیب جان چاک

یعنی چون نسیم گلشن آلہی بر سبزه اعیان ثابته وزیده از فیض آن باغ ثالث که
حضرت روح است ظاہر گشت و درین اثناء چون دماغ روح از فیض و فتوح
باغ ثالث معطر شد بر گلرویان گلشن آلہی بلبل وار فریفته شده جیب جان
خود را برنگ گل چاک زد و از غمزه معشوق ازلی مجروح ابدی گشت **شعر**

مثال و قلب در قید چہارم　　زبان حال من گویند بے باک

یعنی در مرتبہ چہارم تعین چہارم را حضرت قلب و مثال و عالم وہم و خیال گویند و ان عالمی است کہ موجودات آن جا بزبان حال دعوی انیت پاک بے باک کنند و این مرتبہ را قلب ازان گویند کہ اعضاء عکس در انجا بہ عکس اعضائے شخص نماید

حضرت جسم　شعر

مجسم عرش و کرسی پنجمی جائے　　لطائف صنعتی تا بام افلاک

بدانکہ در مرتبۂ پنجمین تعین پنجم را حضرت جسم نام است و آن جسم بر دو قسم است یکے جسم لطیف و آن از عرش و کرسی است تا بام افلاک باقی و دوم جسم کثیف کہ آن از کرۂ نار است تا مرکز خاک　بیت

انیت را یکے قیدی است مختص　　چہ نار و باد و آب و ذرۂ خاک

یعنی آفتاب انیت را تابش در ہر مطلع بقید خصوصیت یکرنگی است کہ بر ہر موجودات برابر و یکسان تابد چہ بر اجسام لطیف کہ افلاک اند و چہ بر کثیف کہ عناصر اند ولیکن باختلاف قابلیت و تفاوت استعداد ہر یکی رنگ دگرگون نماید کہ یکے لطیف دوم کثیف یکی نوری و دوم ناری　مرتبۂ انسان کامل　بیت

مراتب پنج جمع از بعد تفصیل　　کہ انسان است مل انتم وایاک

بدانکہ چون حضرت خمس را جمع بعد از تفصیل اعتبار کنند آن مرتبۂ انسان کامل است کہ آنرا خطاب می کنی تو بشما و تو بہ اعتبار کثرت ظاہر و وحدت باطن و

انسان کامل محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کہ جامع مراتب غیب و شہادت کہ او از باطن باعتبار مرتبہ غیب دعوی الہیت دارد و از ظاہر اعتبار مرتبہ شہادت عبودیت اقرار می کنند بیت

انیت مطلق اندر قید من بین　　یقین میدان مشو ہرگز تو شکاک

یعنی بشنو حقیقت انیت را می گویند کہ چون ذات مطلق در قید من آید آنرا انیت نام است بیت

چو ہستی مطلق آمد در اشارت　　بلفظ من کنند از وی عبارت

پس این دریاب و بران یقین آر شک و شبہ وغیرہ از دل بردار بیت

من و تو یافتن غیر است مطلق　　منم مطلق بدان گو مَاعَرَفنَاکَ

یعنی انیت مطلق را مقید کردند و من و تو غیر انیت است و خلاف آن چرا کہ انیت مطلق اگر باضافت طرف خویش است ان نقصانیت است و برین نفی آمدہ و اگر مقید ست بجانب حق بصورت خطاب و ندا پس مقید شد مطلق بصفت غیب و این را نیز گفتہ اند ہر کہ شناخت خدای تعالیٰ را بدین قید او حق را نشناختہ است پس من و تو من و او دانستن حرام است کہ بر ہمہ آن نفی آمدہ و مطلق انیت دانستن مقصد و ذات مطلق مقصود پس اے طالب حق منم مطلق بدان باعتبار باطن و مرتبہ غیب و اقرار کن کہ ماعرفنا باعتبار عبودیت و مرتبۂ شہادت کہ انسان جامع ہر دو مرتبہ است این را خوب دریاب کہ موقوف علیہ عرفان است بظاہر یک سخن اما کتاب خانۂ

عارفانست بیت

انا الله پاک وانا العبد است حادث حدوث و پاک یک باشند حاشاک

چون سخن بسیار نازک و دقیق است مصنف رحمۃ الله علیہ برنگے سخن آورد که
بمدعی خلاصی دہد و با مدعیٰ علیہ اختصاص نہد بهوش دریاب تا در غلط نیفتی
که حق تعالیٰ پاک و قدیم و عبد ملوث وحادث۔ پس قدیم وحادث یکی باشند
معاذ الله پاکی مرتراست که درین کفر و زندقه پیدا است غرض این است که
مفهوم وجود در واجب الوجود و ممکن الوجود یکے است بیت

انیت هست در عبد و در الله رسالت زوست در ہذا و در ذاک

یعنی چون مفهوم انیت معلوم شد که مطلق است پس همان انیت مطلق در عبد
است و هم درحق و انیت بمعنی مرتبه رسالت است پس رسالت هم درین است
و هم دران که ارسل نفسه لنفسه علیٰ نفسه بیت

گهی با لطف وگه با فتنه دلبر خرامان کجکلاه و چست وچالاک

یعنی همان دلبر یگانه عالم براوست پروانه بلباس رنگا رنگ برحسب اراده
در یک مرتبه احکام معشوقی دارد و الهیت گاهی بلطف ستار وگاهی بغضب
قهار است وقتی خوش رفتار و وقتی کج کردار است دمی چست در دلداری و
دمی چالاک در دلبری است بیت

گهی با درد وگه با جانفشانی فغان خیزان چو عاشق مست وغمناک

یعنی ہمان دلبر یکتا درمرتبہ دویم احکام عاشقی گیرد و عبودیت کہ گاہے بدرد
وبسوز درجان بازی بے باک وگاہی افتان وخیزان چون سرشک عاشق مست
وغمناک **بیت**

شہ من مصلحت را بندہ گشتہ ندائے خود خدا آوردہ زادراک

دریاب بہوش دریاب کہ بادشاہ انیت مطلق کہ حقیقت رسالت است
بندہ مصلحت گشتہ نداء خود را خدا آورد برزبان دانش وعرفان یعنی بادشاہ
انیت تابع ومحکوم صلاحیت وقابلیت است کہ در قابلیت الٰہیت انی
انا اللہ گوید واحکام معشوقی وارد و در صلاحیت عبودیت اَنَا عَبْدُہٗ اقرار
کنند واحکام عاشقی بجا آورد چراکہ انسان کامل وانسان مکمل جامع مرتبہ غیب و
شہادت است ومظہر عبودیت وربوبیت پس بدین معنی بندہ مصلحت شد کہ
اگر بندہ نشود وحکم مرتبہ قبول نکند ہیچ یکے از عبودیت وربوبیت ہرگز ظاہر نگردد
کہ لولاک لما اظہرت ربوبیتی اشارت برین است ومع ہذا بزبان دانش
وعرفان ندائے خود آورد یعنی ای خود درہر دو صلاحیت وقابلیت پس منم
مطلق دانست و مَا عَرَفْنَاکَ گفت فافہم ہذا مزلۃ الاقدام **بیت**

عطا کن سوئے خوبی آشنائی بحق آنکہ حق اش گفت لولاک

این مناجات است کہ ای خداوند جل وعلا بخشش وکرامت فرمائی بسوئے
خوبی کہ بحقیقت موجود نیست مگر بوجود خود عرفان واشنائی است بحق آن مرسل

بیان تفصیل ارواح اربعہ و کیفیت ظہور جمیع عوالم لطیف وکثیف از ملک و ملکوت

بشنو کہ روح طبیعی عبارت است از قوتے کہ اجزاء جسم را نگہدارد و ازان قوت اجزاء جسم نیز از یکدیگر متلاشی نشوند و پارہ پارہ وجدا نشوند چنانکہ صورت کوزہ را تنہا خاک بر ندارد وتنہا آب ہم بر ندارد و وقتیکہ آب و خاک یکجا باشند قوتی آید کہ آن صورت کوزہ را بردارد آن روح طبیعی است و روح نباتی عبارت از قوتے باشد کہ جسم را در طول و عرض وعمق بکشد ....

ارواح اربعہ کی تفصیل اور ملک و ملکوت کے تمام عالم لطیف و کثیف کے ظہور کیفیت کا بیان

سن لو کہ روح طبیعی اُس قوت کو کہتے ہیں جو اجزاء جسم کی حفاظت کرے اور اُس قوت کی وجہ سے اجزاء جسم باہم مختلف اور علاحدہ نہ ہو جاویں جیسا کہ اکیلی خاک سے کوزہ کی صورت نہیں ہو سکتی اور صرف پانی سے بھی کوزہ تیار نہیں ہو سکتا البتہ جب آب وخاک باہم مجتمع ہو جاویں تو اوس سے ایک قوت پیدا ہوتی ہے کہ جس سے کوزہ تیار ہو سکتا ہے۔ اس قوت کا نام روح طبیعی ہے اور روح نباتی اس قوت کو کہتے ہیں جو جسم کو طول و عرض و عمق میں بڑھاوے

و بزرگ گرداند و روح حیوانی قوتے
هست که جسم باختیار خود حرکت کند و
چیزها را بحس دریابد و روح انسانی
عبارت است از قوتی که یدبر الامر
فرمود که مدبر است بر همه اشیاء که
هر یکے را ایک طبیعت است و این
بتدبیر خویش بر طبع هر ایک غالب آید
چنانچه طبع آب آنست که هر که برو آید
آنرا غرق کند و هر که بر آتش آید آنرا
بسوزاند و تیغ ببرد و این کشتی سازد
برو نشیند و دراز کشیده بکعبه رود
که از تدبیر خویش بران طبع آب غالب
آید و باد کسی را فرمان بردار نشود و
این بادبان بسته و باد را کار فرمود
که کشتی را بکعبه ببر بشنو بشنو که ذات
صورت وهمی قائم است بر ذات
وهم کننده و صفات وی بر صفات

اور روح حیوانی اوس قوت کا نام ہے کہ
جسم اپنے اختیار سے حرکت کرے اور اشیا کو
اپنے حس سے سمجھ لے اور روح انسانی اُس قوت
کو کہتے ہیں کہ جسکی شان ہیں مدبر امر فرمایا یعنی
ہر ایک شئی پر وہ مدبر ہو اس واسطے کہ ہر
ایک ارواح کی ایک ایک اصلی طبیعت ہے
اور یہ روح انسانی ہر ایک کی طبائع پر اپنی تدبیر سے
غالب آجاوے چنانچہ پانی کی خاصیت یہ ہے کہ
جو اسمین جاوے اُسے غرق کر دیوے اور آگ کی خاصیت
یہ ہے کہ سب کو جلا دیوے اور شمشیر کی خاصیت قطع
کرنا ہے اور یہ حضرت انسان کشتی بنا کر اوسپر
سوار ہو کر سیدھا کعبۃ اللہ کو پہونچتا ہے گویا
یہ اپنی تدبیر سے طبیعت آب پر غالب آگیا
اور ہوا کسی کی تابعدار نہیں ہوتی مگر یہ بادبان
بنا کر ہوا کو تابع کرکے کشتی کو کعبہ تک پہونچا دیا
اور سُن لو کہ ذات صورت وہمی ذات واہم پر قائم
ہے اور اُسکے تمام صفات اس واہم کے صفات پر

وہم کنندہ چنانچہ ذات عکس بر ذات
شخص خود قائم است وصفات آن
بر صفات شخص قائم است پس قوت
ذات وہم کنندہ کہ ذات صورت وہمی
را بر داشتہ است آن را روح اقدس
و امر حق خوانند این قوت را تعلق
قوت علم عقل کل نام است کہ اَوَّل
مَا خَلَقَ اللّٰہُ عَقْلِی فرمود چنانچہ ذات مطلق
را بعلم حضوری وحدت خوانند و عقل
سہ معرفت کرامت گردانید اول
معرفت خود دویم معرفت حق سبحانہٗ
و تعالیٰ سویم معرفت احتیاج او بحق
تعالیٰ و از ہر معنی و معرفتی چیزی در وجود
آمد از معرفت حق تعالیٰ عقل دیگر
پیدا شد و از معرفت خود نفس پیدا شد
کہ نفس کل نام است و از معرفت
احتیاج از حق تعالیٰ جسمی پیدا شد کہ

قائم ہیں۔ جیسے ذات عکس ذات شخص قائم
ہے اور اسکے صفات اصل شخص کے صفات
پر قائم ہیں پس اس ذات واہمہ کی قوت کہ
جسنے صورت وہمیہ کو قائم رکھا ہے اسی قوت
کو روح انسانی اور امر حق کہتے ہیں اور جب
اس قوت کے ساتھ علم متعلق ہو تو اوسکا نام
عقل کل ہے کہ آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے سب سے پہلے میری
عقل پیدا کی جیسے ذات مطلق کو علم حضوری کی
نسبت سے وحدت کہتے ہیں اور عقل کو تین
معرفت حاصل ہوئیں پہلی خود کی معرفت
دوسری معرفت حق سبحانہ تعالیٰ تیسرے
معرفت اس امر کی کہ وہ حق تعالیٰ کی محتاج ہے
اور ہر ایک معرفت سے ایک ایک شے
موجود ہوئی معرفت حق تعالیٰ سے عقل ثانی
پیدا ہوئی اور اپنی معرفت سے نفس کل پیدا
ہوا اور معرفت احتیاج سے جسم کل پیدا ہوا

جسم کل نام است و از ہر معنی و معرفتی
چیزی در وجود آمد ازین قوت طبیعت
کل پیدا می شود و قوت مادہ کہ صورت
را قبول می کند آنرا ہیولا گویند و عقل
دویم را ہمیں معرفت پیدا شد ازان
معرفت او ہم بدین طریق عقلی دیگر
و نفسی دیگر و جسمی دیگر ہمیں نہ مرتبہ شد
تا آنکہ نہ عقل و یکے عقل کل آنرا عشر
عقول نام نہادو نہ نفس و نہ جسم پیدا
شد آن نہ جسم نہ اجسام فلک اند و
نہ نفس نفوس فلکی اند و نہ عقول فلکی
پس ہر فلک را عقلی و نفسی و جسمی باشد
و قوت تفاوت مرتبتی ہر فلک را شکل
کل نام است فلک اول را عرش و
فلک اطلس و فلک الافلاک و جسم کل
خوانند و دویم را کرسی و فلک البروج
و فلک ثوابت و سویم را فلک زحل

اور ہر ایک معنی اور معرفت سے ایک شئ
موجود ہوئی کہ اس قوت سے طبیعت کل
پیدا ہوئی اور جو قوت مادہ کہ قابل صورت ہو
اوسے ہیولا کہتے ہیں اسی طرح عقل ثانی کو بھی
معرفت حاصل ہوئی کہ اوسی معرفت سے تیسرے
عقل اور دوسرا نفس اور دوسرا جسم پیدا ہوا
کہ یہ کل نو مراتب ہوئے پس اس نو عقول اور ایک
عقل کل ملا کر عقول عشرہ نام رکھا اور نو نفس
اور نو جسم پیدا ہوئے نو نفس نہ نفوس فلکی ہیں
اور نو جسم نو اجسام فلکی ہیں اور نو عقل نہ عقول
فلکی ہیں تو اس اعتبار سے ہر ایک فلک کے
لیے عقل اور نفس اور جسم ثابت ہوا اور ہر ایک
فلک کے مرتبۂ قوت متفاوتہ کا نام شکل کل
ہے فلک اول کو عرش اور فلک اطلس اور
فلک الافلاک اور جسم کل کہتے ہیں اور فلک
دوم کو کرسی و فلک البروج اور فلک ثوابت
کہتے ہیں اور فلک سوم کو فلک زحل

و چہارم را فلک مشتری و مریخ و شمس و
زہرہ و عطارد و قمر و عقل فلک قمر
را عقل فعال خوانند و نفس او را واہب
الصور گویند نفس صورت انسان را
نفس ناطقہ خوانند کہ من عرف نفسہ
اشارت بدوست پس عقل کل و نفس
کل مظہر ذات و مظہر اسماء است و
طبیعت کل و جوہر ہبا کہ ہیولا است
و شکل کل و جسم کل این شش را حضرت
ارواح و عالم ملکوت گویند کہ روح انسان
کبیر است و عالم لطیف است و عالم
کثیف آن عالم اجسام است از محیط
عرش تا مرکز خاک و آن عالم اجسام
بر دو قسم است لطیف و کثیف جسم
لطیف آن مرتبہ مثال اسماء است
و عرش مرتبہ مثال ارواح و کرسی مرتبہ
مثال اشباح این را حضرت مثال

اور چہارم کو فلک مشتری اور پنجم کو مریخ
اور ششم کو شمس ہفتم کو زہرہ ہشتم کو عطارد
نہم کو قمر کہتے ہیں اور عقل فلک قمر کا نام عقل
فعال ہے اور اسکے نفس کو واہب الصور کہتے
ہیں اور نفس صورت انسان کا نام نفس ناطقہ
ہے کہ حدیث من عرف نفسہ میں اسی کی
جانب اشارہ ہے پس عقل کل مظہر ذات اور
نفس کل مظہر اسماء ہے اور طبیعت کل اور
جوہر ہبا (ہیولا) اور شکل کل اور جسم کل یہ
چھ مرتبہ ارواح اور عالم ملکوت سے شمار
ہوتے ہیں کہ روح انسان کبیر اور عالم لطیف
سے ہیں اور عالم اجسام محیط عرش سے
مرکز خاک تک عالم کثیف ہے پھر عالم اجسام
کی دو قسم ہے لطیف اور کثیف جسم لطیف
مثال اسماء کا مرتبہ ہے اور عرش مرتبۂ
مثال ارواح اور کرسی مرتبۂ مثال
اشباح اس کا نام حضرت مثال

مطلق گویند که دل انسان کبیر است
وآن دائره ایست از نقطه که مرکز آن
قلب انسان کامل است بیت

یکی نفس ویکے روح ویکے دل
ولیکن ہست ہریک حرف مشکل

وجسم کثیف از کرهٔ آتشی تا بمرکز خاک
واز تاثیرات کواکب واز امتزاج
عناصر موالید پیدا شد که چون از امتزاج
آب وخاک واز تاثیر آفتاب که گرمی
است صورت غلوله یا خشت جامد گشت
چون معادن ونبات وحیوان که جسم
مرکب اند وبعد ازین مجموع انسان
کامل پیدا شد که بلسان مرتبه گوید بیت

ارواح قدس چیست نمودار معنیم
اشباح انس چیست نگهدار پیکرم

بشنو بشنو که برزخ اول وحدتست
که میان احدیت وواحدیت امدو

مطلق ہے کہ یہی دل انسان کبیر ہے اور یہ
فی الحقیقت نقطہ کا ایک دائرہ ہے کہ جسکا
مرکز قلب انسان کامل ہے بیت

یکے نفس ویکے روح ویکے دل
ولیکن ہست ہریک حرف مشکل

اور کرهٔ آتش سے مرکز خاک تک جسم کثیف
ہے اور تاثیرات کواکب اور امتزاج
عناصر سے موالید ثلاثہ پیدا ہوئے
جیسے کہ اختلاط خاک وآب اور گرمی آفتاب
سے معادن مثل صورت غلولہ یا خشت جامد
ہوگئے اور اجسام مرکب نباتات وحیوانات
پیدا ہوگئے۔ پھر ان تمام سے انسان کامل
کا ظہور ہوا جو بلسان حال کہتا ہے بیت
ارواح قدس چیست نمودار معنیم ٭ اشباح انس
چیست نگہدار پیکرم ٭ سمجھ لیجیئے کہ ما بین
احدیت و واحدیت کے برزخ اول
وحدت ہے اور ما بین ظاہر وجود اور ظاہر علم کے

برزخ دویم الہیت کہ میان ظاہر وجود
وظاہر علم آمد و برزخ سویم روح
کہ درمیان عالم غیب و عالم شہادت
آمد و برزخ چہارم عرش کہ جسم لطیف
است میان عالم لطیف و جسم کثیف
آمد و برزخ پنجم کرہای عناصر کہ میان
جسم لطیف کہ عالم علویست و میان
جسم مرکب کہ عالم سفلی است آمد برزخ
ششم مرجان کہ میان جماد و نبات
آمد و برزخ ہفتم میمون کہ میان حیوان
و انسان آمد و برزخ نہم دل انسان
کہ میان روح و جسم آمد بشنو بشنو کہ
روح مجرد در تعلق جسم کامل کہ بصورت
انسان است نفس ناطقہ خوانند کہ من
می گویند و آن را در جسم ناقص کہ صورت
حیوان است نفس حیوانی گویند و در
صورت نباتی نفس نباتی می گویند و

برزخ دوم الہیت ہے اور مابین عالم غیب
وشہادت کے برزخ سوم روح ہے اور
مابین عالم لطیف وجسم کثیف کے برزخ
چہارم عرش ہے اور برزخ پنجم مابین جسم
لطیف (عالم علوی) اور جسم کثیف (عالم
سفلی) کے کرہائے عناصر ہیں اور برزخ
ششم مابین جمادات ونباتات کے مرجان
ہے اور برزخ ہفتم مابین نباتات وحیوانات
کے درخت خرما ہے اور برزخ ہشتم مابین
حیوان وانسان کے بندر ہے ا[illegible]زخ نہم مابین
روح وجسم کے قلب انسان ہے پھر سمجھ لیجیے
کہ روح مجرد جب جسم کامل یعنی صورت انسان سے
متعلق ہو تو اسکا نام نفس ناطقہ ہے جو انا کہتا
ہے اور وہی روح مجرد جب جسم ناقص یعنی
حیوان سے متعلق ہو اسے نفس حیوانی
کہتے ہیں۔
اور صورت نباتی میں نفس نباتی

درصورت جمادی نفس طبعی می گویند
پس در قوت روح مجرد عالم ارواح
است چنانچه دریک ملک روحانی
هزاران مانند که ملک عبارت است
از نور قوت آلهی و دریک قوت قوتها
باشند که قوت بصر خطه را دید و دران
حدیث هزار ساله شنید که در بصارت
سمع حاصل شد و هر که شنید گفت مادر
زاده گویا نگردد پس قوت کلام در سمع
یافت چنانچه دو آئینه مقابل نهی آئینه
در آئینه و عکس در عکس هزاران یابی که
کل شئ فی کل شئ و کل شان فی کل شأن
که از لطافت صفا یکی را دیگری خبر ندارد
که در صفا هر یکے مکانی دیگر است ونگه
داشتن آن قوتی دگر که رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیه وآله واصحابه فرمود که
هر رشحه آب را ونگاهداشتن هر اشیاء را

اور صورت جمادی میں نفس طبعی کہتے ہیں
پس ایک ہی قوت روح مجردہ میں ہزاروں
عالم ارواح موجود ہیں اس واسطے کہ نور قوت آلہی
کا نام ملکوت ہے اور ایک قوت میں بہت سی
قوتیں ہوسکتی ہیں جیسے قوت بصر نے خط کو دیکھکر
حدیث ہزار سالہ سنی تو اب قوت بصارت میں
قوت سماعت بھی حاصل ہوگئی اور جسنے سنا اُسے
گویائی حاصل ہے اسلئے کہ مادرزاد بہرہ گویا نہیں
ہوسکتا تو سماعت میں قوت کلام بھی حاصل ہوگئی
چنانچہ جب دو آئینہ باہم مقابل رکھو تو آئینہ در آئینہ
اور ہزاروں عکس در عکس موجود ہوجاوینگے کہ مقولہ
کل شئ فی کل شئ اور کلّ شان فی کل شان کا یہی راز
ہے کہ لطافت صفائی سے ایک کی دوسرے کو خبر نہیں ہوتی
اسلئے کہ صفائی میں ہر ایک کی جگہ علیحدہ ہوتی ہے اور
ہر ایک نگہبان دوسری قوتیں ہیں یہی رسول مقبول صلعم
کے ارشاد مبارک کا سر ہے کہ بارش کی ہر ایک
بوند اور ہر ایک اشیاء کی نگہبانی کے لئے

هر یک فرشته است که او بدان کار
مخصوص است و دران کار مشغول چنانچه
زبان بذوق مخصوص است و بینی بشم
و چشم و گوش به آواز بشنو بشنو وقتیکه
دل سیر روحانی کند و خطره غیر نگذرد
که دل خالی باشد از همه و به این است
که نفس ناطقه عبارت از و است بدان
مشغول گردد که صفا عبارت است
خالی داشتن دل از همه و اگر آئینه
صاف باشد آسمان درو گنجد نگر که مثل
آسمان گنجیده است و هنوز مکان
عالم خالیست که اگر هزاران بگذرند
آن هم بران روشن شوند که این مرتبه
پاره آئینه یافت از خالی بودن زنگ بود
همچنان اگر کسی دل را خالی کردو
خطره غیر که زنگ است برو گذر نیافت
ازین صفا نیت خود را یابد که

ایک ایک فرشتہ مقرر ہے کہ تمام اپنے امور
مخصوصہ میں مشغول ہیں جیسے زبان ذوق
کیلیئے اور بینی شم کیلیئے اور گوش آواز کیواسطے
مخصوص ہے خوب سمجھ لیجیئے کہ جب قلب بلا
خطرہ روحانی سیر کرتا ہے اور دل جمیع خطرات
سے خالی ہوکر اپنی انیت یعنے نفس ناطقہ
کیساتھ مشغول ہوا سلئے کہ قلب کو جمیع
خطرات سے پاک وصاف کرنے کا نام صفائی
ہے چنانچہ جب آئینہ صاف ہوتا ہے تو
اُسمیں آسمان بھی سماجاتا ہے دیکھو کہ آسمان
باایں ہمہ کلانی ایک ایک چھوٹے سے ٹکڑے
آئینہ میں آگیا اور ہنوز اوسمیں جگہ خالی ہے
اگر ایسے ہزاروں آسمان اوسیر گذر جاویں تو وہ
سب اوسمیں روشن ہوجاویں ایک قطعہ آئینہ نے
اتنا بڑا رتبہ صرف زنگ سے خالی ہونیکی وجہ سے
پالیا اسی طرح اگر تم بھی قلب کو زنگ خطرات سے پاک
وصاف کرو تو اسی صفائی سے اپنی انیت مطلقہ کو

من عرف نفسه اشارت بدوست
و در میدان معرفت گوئی فقد
عرف ربه برد

پالوگے کہ قول من عرف نفسہ میں ایکی
جانب اشارہ ہے تو میدان معرفت میں
فقد عرف ربہ کی گیند حاصل کرلوگے۔

پس اگر منطقی عروض فصول را در معرض زوال در آرد واز تعریف انسان کہ حیوان ناطق است ناطق
را حذف کند انسان و حیوان متحد میشوند ہمچنین اگر از حیوان حرکت ارادی ملحوظ ندارد و با نبات متحد
شود واگر فصل نمو را حذف کند با جمادات متحد میشود و جمادات عبارت از ابعاد ثلاثہ طول و عرض
و عمق است و این ہم اعراض است و الاعراض لا یبقی زمانین پس ازین ہم نظر بردارد تا بیک جوہر
ممکن برسد کہ اصل حقیقت محمدی است صلے اللہ علیہ وسلم چون باستدلال و نظر عقل این دانش بدرجہ یقین
برسد بغیر از نور محمدی در نظر عقل نماید ہمان را بیند کہ در مراتب تنزل کردہ چنانچہ انا من نور اللہ والخلق من نوری شعر بین است

فی بیان التجلیات

تجلی بر چہار گونہ است۔ تجلی ذاتی
تجلی صفاتی، تجلی افعالی تجلی آثاری
پس تجلی ذاتی بر دو گونہ است یکے
تجلی الوہیت و این برائے حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم است
و اولیائی امت او را نیز بالتبعیت
حاصل است۔ دوم تجلی ربوبیت و آن

تجلیات کا بیان

تجلی کی چار قسمیں ہیں۔ ذاتی صفاتی
افعالی۔ آثاری پھر ذاتی کی دو
قسمیں ہیں۔ ایک تجلی الوہیت اور یہ
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے
لئے مخصوص ہے اور آپکے اولیائے
امت کو نیز بالتبع حاصل ہے
دوسری قسم تجلی کی ربوبیت ہے

برای حضرت موسیٰ علیہ السلام است
توحید بر چہار نوع است اقوالی
یک گفتن افعالی یک دانستن احوالی
یک دیدن ذاتی یک شدن سیر
بر چہار نوع است الی اللہ فی اللہ
من اللہ باللہ چنانکہ در نارجیل و
لوز چہار چیز است پوست بیرونی
پوست درونی۔ مغز روغن و این
سیر چشم کشادہ مثل مردگان از بصیرت
می شود۔ ذات را دو وصف است
جمال و جلال سالک را چہار حالات
است و حکم ہر یک جداگانہ است
یکی وجد دران جسم بیخود و جان در
ہوش است دوم جذب دران
جان بیخود و جسم در ہوش است
سوم سکر و سکر بر دو گونہ است سکر
محو سکر صحو دران بطرف مطلوب ہمہ چیز را

جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہے
توحید کی چار قسمیں ہیں اقوالی کے معنے زبان سے
خدا کو ایک کہنا۔ افعالی کے معنی خدا کو دل سے
ایک سمجھنا۔ احوالی کے معنی بصیرت سے خدا کو ایک دیکھنا
ذاتی خودی سے فنا ہو کر خدا ہی کو موجود سمجھنا
سیر چار طرح کی ہے۔ سیر الی اللہ فی اللہ من اللہ
باللہ جیسے نارجیل و بادام میں چار چیزیں ہیں
ایک بیرونی پوست دوسرا درونی پوست تیسرا
مغز چوتھا روغن اور یہ سیر مثل مردوں کے چشم کشادہ
بصیرت سے ہوتی ہے۔ ذات کی اصلی دو صفتیں
ہیں۔ جمالی اور جلالی۔ سالک کے چار حالات ہیں اور
ہر ایک کے احکام جداگانہ ہیں۔ ایک مقام وجد
اس میں جسم بیخود اور جان ہوشیار رہتی ہے
دوسرا جذب اس میں جان بیخود اور جسم
ہوشیار ہوتا ہے تیسرا سکر اور سکر دو
طرح کا ہے ایک سکر محو دوسرا سکر
صحو اسمیں مطلوب کیجانب تمام اشیاء کا علم ہوتا ہے

علم باشد۔ چہارم استغراق چون
محویت زاید گردد استغراق نام باشد
مقامات سہ است علم الیقین
عین الیقین حق الیقین۔ عالم چہار اند
عالم ملک[1]۔ ملکوت[2]۔ جبروت[3]۔ لاہوت[4]
حکم شریعت در عالم ملک است۔
حکم طریقت در عالم ملکوت است۔
حکم حقیقت در عالم جبروت است
حکم معرفت در عالم لاہوت است
واین عوالم را منازل ہم گویند۔ قرب
بر دو نوع است یکے قرب وجوبی
وآن قربی است کہ از طرف حق
تعالیٰ لحاظ کردہ شود کہ بالعموم واجب
تعالیٰ را با ہمہ موجودات ممکنہ حاصل
است چنانچہ او تعالیٰ فرمودہ است
ونحن اقرب الیہ من حبل الورید
ونیز فرمودہ است ویسئلونک عنی

چوتھا استغراق جب محویت زاید ہوجاتی۔
تو اوسکا نام استغراق ہوتا ہے۔ مقامات تین
علم الیقین عین الیقین۔ حق الیقین۔ عالم چار
ہیں۔ ملک[1]۔ ملکوت[2]۔ جبروت[3]۔ لاہوت[4]۔ عالم
ملک میں احکام شریعت جاری ہیں۔ عالم ملکوت
میں احکام طریقت ساری ہیں۔ عالم جبروت میں
احکام حقیقت نافذ ہیں۔ عالم لاہوت میں احکام
معرفت واقع ہیں اور ان عوالم کا نام منازل
بھی ہے۔ قرب دو قسم کا ہے ایک قرب وجوبی ہے
جو قرب کہ حق تعالیٰ کی جانب سے ملحوظ ہو اوسکا نام
قرب وجوبی ہے اس واسطے کہ تمام ممکنات کے ساتھ
حق تعالیٰ کو بالعموم قرب حاصل ہے جیسا کہ حق سبحانہ
خود ارشاد فرماتا ہے کہ ہم انسان کی رگ گردن
سے بھی زیادہ قریب ہیں ونیز دوسری
جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ یا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم لوگ میری بابت آپ سے
سوال کرتے ہیں۔

فانی قریب واین قرب عام است
دوم قرب امکانی که از طرف عبد در
علم او بارب او حاصل می شود چنانچه
بالخصوص بندگان خاص را می شود
باعتبار همین قرب ولی خوانند۔

بیان سلوک طریقهٔ قادریه

چون سالک در چهار منازل بترک
ماسوی الله سیر کند اگر در هر منزل مقام
کرده رود او را صاحب مقام گویند
واگر بسرعت رود او را صاحب حال
گویند اصحاب حال بسیار ند و اصحاب
مقام کمتر اند۔

بیان ناسوت

منزل اول ناسوت است و آن
همین جسم مرکب از عناصر اربعه است
درین منزل شریعت است واین را

تو آپ اون سے فرما دیجئے کہ میں تمہارے
نزدیک ہوں۔ اور یہ قرب سبکو شامل ہے
دوسری قسم قرب امکانی ہے جو قرب کہ بندہ
کی طرف سے اسکے علم میں خدای تعالیٰ کے ساتھ
حاصل ہو اسکا نام قرب امکانی ہے جیساکہ
خاص خاص بندوں کو حاصل ہے اسی قرب
کے اعتبار سے ولی نام ہوتا ہے۔

سلوک طریقہ قادریہ کا بیان

جب سالک ترک ما سوا اللہ سے چاروں منازل میں سیر
کرتا ہی تو اگر ہر ایک منزل میں قیام کرتا ہوا سیر کرے تو اوسکو
صاحب مقام کہتے ہیں اور اگر (بتوجہ مرشد) جلدی سے سیر ختم کرے
تو اوسکو صاحب حال کہتے ہیں (زمانہ ہذا میں) اصحاب حال
بہ نسبت اصحاب مقام زیادہ ہیں۔

منزل ناسوت کا بیان

پہلی منزل ناسوت ہے اور ناسوت یہی جسم مرکب
اربعہ عناصر کا نام ہے۔ منزل ہذا میں تعمیل احکام
شرع لازم ولابدی ہے اور اس منزل کو

بذکر لسانی باین طریق طے باید کرد
که در هر وقت در دم اول لفظ اللہ و
در دوم لفظ ہو بگوید چون دران حالت
مستی و بےخودی پدید آید منزل ناسوت
تمام گردد و درین منزل سہ مقامات اند۔

بیان توبہ

مقام اول توبہ از گناہانست و گناہ
بسہ نوع است گناہ شریعت گناہ
طریقت گناہ حقیقت و طریقۂ توبہ
این است کہ وضو کردہ نماز دوگانہ
بگذارد و اول از گناہ تن چون زنا
وغیرہ توبہ و استغفار کند بعدہ از گناہ
قلب چون حسد وغیرہ توبہ کند بعدہ
از گناہ روح چون موجود دانستن خود
توبہ کند و از ہستی خود گذشتن توبہ حقیقی
است بیت

باخودی کفر و بیخودی دین است

ذکر لسانی سے باین طور قطع کرنا چاہیئے کہ
ہمیشہ ہر وقت پہلے دم میں اللہ اور دوسرے
دم میں ہُو کا ذکر کرتا رہے جب اس حالت میں
مستی و بیخودی ظاہر ہو تو سمجھلو کہ منزل ناسوت تمام
ہوئی اور منزل ہذا میں تین مقامات ہیں۔

توبہ کا بیان

پہلا مقام تمام گناہوں سے توبہ کرنا ہے
اور گناہ تین طرح کے ہیں اول شریعت کے گناہ
دوسرے طریقت کے گناہ تیسرے حقیقت کے گناہ
اور توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ اول وضو کرکے
دوگانہ نماز ادا کرے پھر بدن کے گناہ مثل زنا
وغیرہ سے توبہ کرے (یہ گناہ شریعت کی توبہ ہے)
پھر قلب کے گناہ جیسے حسد وغیرہ سے توبہ کرے
(یہ گناہ طریقت کی توبہ ہے) پھر روح کے گناہ
جیسے خود کو موجود سمجھنے سے توبہ کرے اور اپنی
خودی کو مٹانا یہی حقیقی توبہ ہے۔

باخودی کفر اور بےخودی اصل دین ہے

هرچه گفتیم مغز او این است

بیان زهد

مقام دوم زهد است واین نیز بر ۳ طریقه است زهد شریعت دور نمودن همه چیز دنیا را از خود و زهد طریقت دور نمودن غفلت است و زهد حقیقت دور نمودن هستیٔ خود را

بیان ذکر

مقام سوم ذکر است واین نیز بسه طریق است ذکر شریعت الله عزوجل را بزبان یاد نمودن که موجود خدا است وعالم موجود نیست مگر از وی وذکر طریقت همه وقت حاضر دانستن خدای سبحانه را در قلب خود است وذکر حقیقت یاد روحی است که نظر بخود نماند بلکه یاد مطلق بماند گویا مشاهده است۔

جو کچھ میں نے عرض کیا سب کا ماحصل یہی ہے

زہد کا بیان

دوسرا مقام زہد ہے اور اسکی بھی تین صورتیں ہیں۔ ایک شرعی زہد تو جمیع اسباب دنیا سے منقطع ہونا ہے۔ دوسرا زہد طریقت اپنی غفلت کو چھوڑنا ہے۔ تیسرا زہد حقیقت وہ اپنی خودی کو مٹانا ہے۔

ذکر کا بیان

تیسرا مقام ذکر ہے اسکے بھی تین طریقے ہیں ذکر شریعت زبان سے اللہ سبحانہ کا ذکر کیا جاوے اور دل میں یہ معنی محفوظ رہے کہ اللہ سبحانہ موجود حقیقی ہی اور عالم کو اصلی وجود نہیں بلکہ اوسی کا ظل ہے۔ اور ذکر طریقت ہمیشہ قلب میں حضوری حق سبحانہ کی ہے۔ اور ذکر حقیقت ذکر روحی ہے کہ اپنی خودی سے نظر اٹھ جاوے اور صرف یاد مطلق باقی رہے یہ گویا مشاہدہ ہے۔

بیان ملکوت

منزل دوم ملکوتست وآن جسم نورانی
مثالی است درین منزل احکام طریقت
است واین راند کہ قلبی بایں طریق
طے باید کرد کہ درہمہ حال حضور خداوندی
بیاد مطلق از دل نرود ولیس فی الدار
غیر دیار چون دل از خطرات غیر
خالی شد منزل ملکوتی تمام گشت۔
درین منزل نیز ۳ مقام اند

بیان قناعت

مقام اول قناعت است واین ہم
بسہ نوع است۔ قناعت شریعت
این است کہ بر مالا بد منہ اکتفا نماید
وحرص وہوا زاید نکند قناعت طریقت
این است کہ شب و روز از رب خود
خوشنود باشد قناعت حقیقت
این است کہ مدام در طلب حق باشد

منزل ملکوت کا بیان

دوسری منزل ملکوت ہے اور وہ ایک
نورانی مثالی جسم ہے اس منزل میں احکام
طریقت نافذ ہیں منزل ہذا کو قلبی ذکر سے
اسطرح طے کرنا چاہیئے کہ ہمیشہ یاد مطلق سے
قلب میں حق سبحانہ کی حضوری رہے کہ اس عالم
میں اسکے سوا کوئی موجود حقیقی نہیں۔ جب خطرات
سے قلب صاف ہوا تو منزل ملکوت ختم ہوئی
منزل ہذا میں بھی تین مقامات ہیں

قناعت کا بیان

پہلا مقام قناعت ہے اسکی بھی تین قسمیں
ہیں۔ قناعت شریعت تو یہ ہے کہ صرف ضرورت
پر اکتفا کرے اور زیادہ خواہش و حرص نہ رکھے
قناعت طریقت یہ ہے کہ شبانہ روز
اپنے مولا سے خوش رہے۔
قناعت حقیقت یہ ہے کہ ہمیشہ اتباع
شیخ سے طالب حق رہے

متوجہ شیخ شدہ

بیان توکل

مقام دوم توکل است و این ہم
بسہ قسم است توکل شریعت این
است کہ ہمہ کاروبار بموجب شریعت
کند و نظر بر حق دارد و توکل طریقت
این است کہ ہمہ کار را بخدا حوالہ کند
و توکل حقیقت این است کہ نظر بر
غیر نماند

بیان خلوت

مقام سوم خلوت است و این ہم
بسہ نوع است۔ خلوت در شریعت
این است کہ از مخلوق گوشہ نشین
گردد و در طریقت این است کہ دل
را از غیر خالی سازد و در حقیقت این
است کہ خود را و ہستیٔ خود را
فراموش سازد۔

توکل کا بیان

دوسرا مقام توکل ہے اس کی بھی تین
قسمیں ہیں۔ توکل شریعت تو یہ ہے کہ
تمام معاملات موافق شریعت کے کرے
اور نظر خدا ہی پر رکھے۔
اور توکل طریقت یہ ہے کہ تمام امور خدائے
تعالیٰ کو سپرد کر دیوے۔ اور توکل حقیقت
یہ ہے کہ غیر پر نظر نہ رہے

خلوت کا بیان

تیسرا مقام خلوت ہے اسکی بھی تین
صورتیں ہیں۔
شریعت مین خلوت یہ ہے کہ مخلوق
سے گوشہ نشین رہے۔
اور طریقت میں غیر اللہ سے دل کو پاک
کر دینا اور حقیقت میں اپنی خودی کو
مٹا دینا اور فراموش کرنا ہے۔

بیان منزل جبروت

منزل سوم جبروتست و آن جامع
هر دو بدن است درین منزل احکام
حقیقت است و این را بذکر روحی
باین طریق طے باید کرد که دل را
آئینه تصور کرده دران نظر نموده
همیشه ذکر هو هو کند چون دران
یک صورت دلبر بارد نماید و ترا از
خود بستاند و مجنون سازد منزل جبروت
تمام گشت درین منزل دو مقام است

بیان مراقبه

مقام اول مراقبه است و این هم
سه نوع است مراقبه شریعت است
مراقبه شریعت نگهبانی اعضائی خود
را از بدیها است و در طریقت محافظت
دل خود را از خطرهٔ غیر است و در حقیقت
از هستی و خودی خود دور شدن

منزل جبروت کا بیان

تیسری منزل جبروت ہے اور یہ بدن
پہلے دونوں بدن کا جامع ہے منزل ہذا
میں احکام حقیقت ہے اور اس کو ذکر روحی
سے اس طرح طے کرنا چاہئے کہ دل کو آئینہ
خیال کرکے گویا اوس آئینہ قلب میں
نظر کرکے ہمیشہ ہو کا ذکر کرتا رہے تب
اوسمین ایک صورت زیبا جلوہ گر ہوکر تجھکو
بیخود کر دیگی۔ اس وقت منزل جبروت
تمام ہوئی منزل ہذا میں دو مقام ہیں۔

مراقبہ کا بیان

پہلا مقام مراقبہ ہے اسکی بھی تین قسمیں ہیں
شریعت میں اپنے تمام اعضا کو گناہوں سے
محفوظ رکھنا اور طریقت میں دل کو خطرہ غیر
سے محفوظ رکھنا
اور حقیقت میں اپنی ہستی اور خودی
کو مٹاکر

و در ہستی مطلق باری تعالی اشہود نمودن است

بیانِ توجّہ

مقام دوم توجہ است و این ہم بسہ نوع است۔ در شریعت این است کہ متوجہ رب الارباب شدہ شب و روز عبادت بعجز و نیاز برای خوشنودی مولائی خود کند و در طریقت مدام بلا خطرۂ غیر با و تعالی متوجہ بودن است و در حقیقت موجود بجز خدا نداند و بداند کہ اوست من نیستم۔

منزل لاہوت

منزل چہارم لاہوتست و آن بدن بسیط است کہ بر سہ ابدان مذکورہ محیط است و درین منزل احکام معرفت است و این را بذکر سری باین طریق طے باید کرد کہ عالم را آئینہ دانستہ رب را

باری تعالیٰ کی ہستی مطلق کا مشاہدہ کرنا ہے۔

توجہ کا بیان

دوسرا مقام توجہ ہے اور اسکی بھی تین صورتیں ہیں۔ توجہ شریعت یہ ہے کہ رب الارباب کی جانب متوجہ ہوکر شب و روز عجز و نیاز سے صرف اپنے مولا کی خوشنودی کے لئے عبادت کریں اور طریقت میں بغیر خطرہ کے اللہ سبحانہ کی طرف متوجہ رہیں اور حقیقت میں کسی کو بجز خدا کے موجود حقیقی نہ سمجھیں بلکہ یہ جانے کہ میں نہیں ہوں بلکہ وہی ہے۔

منزل لاہوت کا بیان

چوتھی منزل لاہوت ہے اور یہ ایک جسم بسیط ہے کہ تینوں ابدانوں مذکورہ کو محیط ہے منزل ہذا میں احکام معرفت ہے اسکو ذکر سری سے اس طرح طے کرنا چاہیئے کہ عالم کو آئینہ سمجھکر خدای تعالیٰ کا

دران بین واین قرب نوافل است
یا ذات را آئینه فهمیده عالم را دران
تصور کن واین را قرب فرائض گویند
بهرحال درمیان آئینه وعکس تمیز دارد
وظهور ذات در صفات وافعال
می باید چون در هر فعل وصفت ذات
را ملاحظه کنی منزل لاهوت تمام شد
ودرین منزل دو مقام است

بیان صبوری

مقام اول صبوری است واین هم
لبسه نوع است در شریعت ثابت
قدمی بر هر مصیبت است و در طریقت
خلاف نفس نمودن است و در حقیقت
بجز خدای تعالی آرزو نه نمودن ع
ازخدا غیر ازخدا چیزے مخواه

بیان رضاء

مقام دوم رضا است واین هم لبسه

اوس میں مشاہدہ کرے اسکو قرب نوافل
کہتے ہیں یا ذات کو آئینہ سمجھکر اوسمیں عالم
کا معائنہ کرے اسکو قرب فرائض کہتے ہیں
اور ہرحال میں مابین آئینہ و عکس کے امتیاز
رکھے اور صفات و افعال میں ذات کو
ظاہر پاوے جب ہر فعل وصفت میں ذات کو
دیکھوگے تو منزل لاہوت تمام ہوئی
منزل ہذا میں بھی دو مقام ہیں۔

صبر کا بیان

پہلا مقام صبر ہے اسکی بھی تین صورتین
ہیں۔ شریعت میں ہر ایک بلا و مصیبت
میں ثابت قدم رہنا ہے اور طریقت میں نفس کا
برخلاف کرنا ہے اور حقیقت میں
خدائی تعالی کے سوا کوئی دوسری آرزو نہ ہے
خدا سے خدا کے سوا دوسرا کچھ نہ چاہو

رضا کا بیان

دوسرا مقام رضا ہے اسکی بھی تین صورتین

نوع است رہنا در شریعت از رب
خود شب و روز راضی بودن است
و در طریقت از آرزو و ارادہ بالکلیہ
درگذشتن است و در حقیقت رضا
باختیاری موت باشد کہ در قول سبحانہ
یا ایتھا النفس المطمئنۃ اشارت بدوست

چونکہ بیان سلوک طریقۂ چشتیہ
و شاذلیہ و شطاریہ مخلوط مجمل
قبل ازین ذکر کردہ شد لہذا
تفصیل آنہا ترک نمودہ شد

ہیں۔ شریعت میں ہمیشہ اپنے مالک سے راضی
رہنا اور طریقت میں اپنی آرزو اور خواہش
کو بالکل چھوڑ دینا ہے اور حقیقت میں اختیاری
موت سے راضی رہنا ہے۔ اللہ سبحانہ کے ارشاد
میں اسی جانب اشارہ ہے کہ ای نفس مطمئنہ راضی و مرضی ہو کر
اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور میرے بندوں میں داخل ہو کر میری جنت میں آ جاؤ

چونکہ بیان سلوک طریقۂ چشتیہ
و شاذلیہ اور شطاریہ کا اس سے
پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اسلئے اب
اسکے تفصیل کی ضرورت نہیں

بیانِ سلوک طریقۂ مجددیہ نقشبندیہ

بدانکہ انسان مرکب از لطائف عشرہ
است پنج از عالم خلق یکے نفس و چہار
عناصر خاک و آب و ہوا و آتش است
و پنج از عالم امر است قلب و روح

سمجھ لیجئے کہ انسان دس لطائف سے مرکب ہے
پانچ عالم خلق کے ایک نفس اور اربعہ عناصر
خاک و پانی و ہوا اور آگ ہے
اور پانچ عالم امر قلب روح

و سرو خفی و اخفا است و اکابر این
طائفہ علیہ شروع تعلیم مبتدی از لطائف
عالم امر مقرر فرمودہ اند و دیگر طائفہا
شروع از عالم خلق میفرمایند و باید دانست
کہ اصل ہر لطیفہ کہ از عالم خلق است
اصل ہر لطیفہ از لطائف عالم امر است
مثلاً اصل نفس اصل قلب است و
اصل باد اصل روح و اصل آب اصل
و اصل نار اصل خفی و اصل خاک اصل
اخفی است و ہریکے لطیفہ زیر قدم
یکے از انبیاء اولوالعزم واقع است
چنانچہ لطیفہ قلب زیر قدم مبارک
حضرت آدم علیہ السلام است و لطیفہ
روح زیر قدم حضرت ابراہیم و نوح
علیہما السلام است و لطیفہ سر زیر قدم
حضرت موسیٰ علیہ السلام است و
لطیفہ خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام

سر خفی اور اخفی ہے اور حضرات طریقہ
ہذا نے لطائف عالم امر سے مبتدی کی
تعلیم شروع کی ہے اور دوسرے حضرات
عالم خلق سے شروع کرتے ہیں اور سمجھ لیجیے
کہ لطائف عالم امر در اصل خلق کے ہر ایک
لطیفہ کی اصل ہے۔
جیسے نفس کی اصل قلب ہے اور ہوا کی
اصل روح اور پانی کی اصل سر
اور آگ کی اصل خفی اور خاک کی اصل
اخفی ہے اور ہر ایک لطیفہ انبیائے اولو
العزم سے ایک نبی کے زیر قدم واقع ہے
جیسے لطیفہ قلب حضرت آدم علیہ السلام کے
زیر قدم ہے۔ اور لطیفہ روح حضرت
ابراہیم نوح علیہما السلام کے زیر قدم ہے
اور لطیفہ سر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیر
قدم ہے۔ اور
لطیفہ خفی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے

است و لطیفہ اخفی زیر قدم حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم است و حق سبحانہ و تعالی محل ہر یک از لطائف عالم امر در جسم انسان بمصلحت خویش مقرر فرمودہ چنانچہ محل قلب زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت است و محل روح زیر پستان راست بفاصلہ مذکورہ و محل سر برابر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت مائل بسینہ و محل خفی برابر پستان راست بفاصلہ دو انگشت مائل بوسط سینہ و محل لطیفہ اخفی درمیان سینہ و محل لطیفہ عنصریہ تمام بدن است و محل نفس پیشانی و طریقہ ذکر این لطائف زبان را بکام چسپانیدہ کہ متحرک نشود و لفظ اسم ذات اللہ از محلات مذکورہ بگوید و از ہر یک لطیفہ

اور لطیفہ اخفی حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر قدم واقع ہے۔ اور حق سبحانہ وتعالی نے بموجب اپنی حکمت بالغہ کے ہر ایک لطائف عالم امر کی جسم انسان میں خاص خاص جگہ متعین فرمائی ہیں جیسے زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت محل قلب واقع ہے۔ اور زیر پستان راست بفاصلہ دو انگشت محل روح ہے اور مقابل پستان چپ دو انگل سینہ کی جانب محل سر ہے اور مقابل پستان راست دو انگشت سینہ کی جانب محل خفی ہے اور عین وسط سینہ میں محل لطیفہ اخفی واقع ہے۔ اور تمام بدن انسان محل لطائف عناصر اربعہ ہے اور پیشانی محل نفس ہے اور ان لطائف کے ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ زبان کو تالو سے سطح چسپاں کر دے کہ بالکل متحرک نہ ہو اور ان مواضعات مذکورہ سے اسم ذات اللہ کا ذکر صرف خیال سے کیا جاوے

از لطائف عشره هر روز بست و پنج
هزار مرتبه اسم مبارک الله الله بگوید
بعد از انفراغ لطائف مذکوره مراقبات
شروع می شوند اول مراقبه احدیت
باین طور که فیض می آید از ذاتے که
جامع جمیع صفات است و منزه از
جمیع نقصانات بر لطیفه قلب و علامت
تمامیت ان اینکه خطره تا دیگر نگذرد
و درین مراقبه کثرت ذکر الله هر لمحه
در نوم و یقظه بزبان قلب کند تا آنکه
خطرات بالکلیه دفع شوند بعد از ان
مراقبه معیت مفهوم آیة کریمه وهو
معکم اینما کنتم باین طریق است که
فیض می آید از ذاتیکه مدام با من است
بر لطیفه قلب من و این جا سیر در ظلال
اسماء و صفات است که عبارت از
ولایت صغری است و درین جا ذکر

اور لطائف عشرہ میں سے ہر ایک لطیفہ سے
بالترتیب روزانہ پچیس ہزار مرتبہ اسم ذات
اللہ اللہ کا ذکر کرنا چاہیئے۔ لطائف عشرہ
مذکورہ سے فراغت کے بعد مراقبات شروع
ہوتے ہیں۔ پہلا مراقبہ احدیت بایں طور ہے
کہ ذات جامع جمیع صفات کاملہ و منزہ جمیع
نقصانات سے میرے لطیفہ قلب پر فیض
آتا ہے۔ اور تمامیت لطیفہ ہذا کی علامت یہ ہے
کہ بہت دیر تک خطرہ نہ آوے اور اس مراقبہ
میں زبان قلب سے کثرت ذکر اللہ ہمیشہ خواب
و بیداری میں وہاں تک کرنا چاہیئے کہ خطرات
بالکلیہ مندفع ہو جاویں بعد ازاں مراقبہ معیت
ماخوذ از آیت کریمہ وھو معکم اینما کنتم ہی کہ
تم جہاں ہو وہ حق سبحانہ تمہارے ساتھ ہی بایں
طریق کہ میرے لطیفہ قلب پر اوس ذات سے فیض
آتا ہی جو ہمیشہ میرے ساتھ ہے اور یہاں ظلال اسماء
و صفات میں سیر کرتا ہے اور اسکو ولایت صغریٰ کہتے ہیں اور یہاں

اسم ذات بست و پنج ہزار بار و ذکر
نفی و اثبات یازدہ صد بار و تہلیل
لسانی از پنج ہزار کم نشود بعد ازاں
سیر در ولایت کبریٰ کہ عبارت از سیر
در ظاہر اسماء و صفاتست شروع میشود
و ولایت کبریٰ متضمن سہ دائرہ و یک
قوس است دائرہ اولیٰ مراقبہ اقربیت
مفہوم آیۃ کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ باین طور کہ فیض می آید
از ذاتیکہ نزدیک تراست بسوئے
من از رگ جان من بر لطیفہ نفس و
درینجا کثرت تہلیل بسیار ترقی بخشد
دائرۂ ثانیہ مراقبہ محبت ماخوذ از آیۃ
شریفہ یحبہم و یحبونہ یعنی فیض مے
آید از ذاتیکہ مرا دوست میدارد و من
اورا دوست میدارم و ہمین طور
مراقبہ قوس کہ فیض مے آید از ذاتیکہ مرا

پچیس ہزار بار ذکر اسم ذات اور گیارہ سو بار
ذکر نفی و اثبات اور کم از کم پانچ ہزار بار
روزانہ تہلیل لسانی ہونا چاہیئے بعد ازان
سیر ظاہر اسماء و صفات میں شروع ہوتی
ہے جو ولایت کبریٰ ہے اور ولایت کبریٰ
تین دائرہ اور ایک قوس کو شامل ہے۔
پہلے دائرہ میں مراقبہ اقربیت کا ماخوذ
آیت کریمہ ونحن اقرب الیہ من حبل
الورید سے ہے (ہم انسان کی رگ گردن سے بھی
زیادہ قریب ہیں) اسطرح کہ میرے لطیفہ نفس پر
اوس ذات کا فیض آتا ہی جو میری طرف میری
رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے اور یہان
کثرت ذکر تہلیل بہت ترقی بخش ہے۔ دوسرے
دائرہ میں مراقبہ محبت ماخوذ آیت کریمہ یحبہم و یحبونہ سے
ہی باین طور کہ میرے لطیفہ نفس پر اوس ذات سے فیض
آتا ہی جو مجھکو دوست رکھتا ہے اور میں اُسکو
دوست رکھتا ہون اور اسی طرح مراقبہ
قوس میں کہ اوس ذات سے فیض آتا ہے

دوست میدارد و من اورا دوست
میدارم بر لطیفه نفس پس بعد تمام شدن
ولایت کبریٰ ولایت علیا که ولایت
ملاء اعلی است شروع میگردد و درین
ولایت سیر در باطن اسما وصفات
می شود و کار بعناصر ثلاثه سوای عنصر
خاک می افتد و این مراقبه باین لحاظ
که فیض مے آید از ذاتیکه منشاء ولایت
علیا است بعناصر ثلاثه سوائے عنصر
خاک درین جا ذکر تهلیل لسانی وصلوٰة
نافله ترقی میدهد بعد ازان مراقبۀ
کمالات نبوت شروع می شود باین
لحاظ که فیض می آید از ذات بحت
که منشاء کمالات نبوت است بر لطیفه
عنصر خاک بعد ازان مراقبه کمالات
رسالت باین طور که فیض مے آید
از ذات بحت که منشاء کمالات رسالت

لطیفہ نفس پر کہ وہ مجھکو دوست رکھتا ہے
اور میں اوسکو دوست رکھتا ہوں اس ولایت
کبریٰ کے بعد ولایت علیا جو ولایت ملائکہ ہے
شروع ہوتی ہے اس ولایت میں باطن اسماء
وصفات میں سیر ہوتی ہے اور بجز عنصر خاک
کے باقی عناصر ثلاثہ سے اس طرح مراقبہ ہوتا
ہے کہ سوائے عنصر خاک کے باقی عناصر ثلاثہ
پر اوس ذات سے فیض آتا ہے جو منشا
ولایت علیا ہے۔ یہاں کثرت ذکر تہلیل
لسانی اور صلوٰۃ نافلہ بہت ترقی بخش ہیں
اسکے بعد مراقبہ کمالات نبوت شروع ہوتا
ہے اس طریقہ پر کہ عنصر خاک پر
اوس ذات بحت سے فیض آتا ہے
جو منشاء کمالات نبوت ہے۔
اسکے بعد مراقبہ کمالات رسالت اسطرح
ہے کہ میرے ہیئت وحدانی پر اوس ذات
بحت سے فیض آتا ہے جو منشاء کمالات رسالت ہے

است بر هیأت وحدانی مَن بعد
ازان مراقبه کمالات اولوالعزم
باین طور که فیض مے آید از ذات بحت
که منشا کمالات اولوالعزم است
بر هیأت وحدانی من و درین کمالات
ثلاثه کثرت تلاوت قرآن مجید و کثرت
صلوٰة و اذکار و اشغال و اموریکه
موافق اتباع سنت سنیه باشد فائده
می بخشند بعد ازان مراقبه حقیقت کعبه
ربانی باین طور که فیض می آید از ذات
بحت که منشاء حقیقت کعبه ربانی است
بر هیئت وحدانی مَن بعد ازان مراقبه
حقیقت قرآن مجید باین طور که فیض
می آید از ذات بحت که منشاء حقیقت
قرآن است بر هیئت وحدانی من
بعد ازان مراقبه حقیقت صلوٰة باین
طور که فیض می آید از ذات بحت که

بعد ازان باین طریق مراقبہ کمالات اولو
العزم ہے کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس
ذات بحت سے فیض آتا ہے جو منشاء کمالات
اولوالعزم ہے۔
اوران کمالات ثلثہ میں کثرت تلاوت
قرآن مجید اور صلوٰۃ نافلہ اور دیگر اذکار
واشغال اور جو اعمال کہ مطابق سنت سنیہ
ہوں زیادہ مفید ہیں
اس کے بعد مراقبہ حقیقت کعبہ ربانی اسطرح
ہے کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات
بحت سے فیض آتا ہے جو منشاء حقیقت
کعبہ ربانی ہے۔ اسکے بعد مراقبہ حقیقت
قرآن مجید اسطرح ہے کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس
ذات بحت سے فیض آتا ہے جو منشاء حقیقت
قرآن مجید ہے۔
اسکے بعد مراقبہ حقیقت صلوٰۃ اس طرح ہے کہ میری
ہیئت وحدانی پر اوس ذات بحت سے فیض آتا ہے کہ جو

منشاء حقیقت صلوٰہ است بر ہیئت وحدانی من بعد ازان مراقبہ معبودیت صرفہ باین طور کہ فیض مے آید از ذات بحت کہ معبود صرفہ است بر ہیئت وحدانی من تا این جا سیر حقائق آلہیہ تمام گشت و سیر در حقائق انبیاء علیہم السلام شروع می گردد اول مراقبہ دائرۂ حقیقت ابراہیمی باین طور کہ فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء حقیقت ابراہیمی است بر ہیئت وحدانی من دریں مقام کثرت درود شریف ابراہیمی بسیار مفید می باشد بعد ازان مراقبہ دائرۂ حقیقت موسوی باین طور کہ فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء حقیقت موسوی است بر ہیئت وحدانی من درین مقام کثرت این درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

منشاء حقیقت صلوٰۃ ہے۔
اسکے بعد مراقبہ معبودیت صرفہ اس طرح ہے کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات بحت سے فیض آتا ہے کہ جو معبود حقیقی ہے یہاں تک سیر حقائق آلہیہ ختم ہوئی اور اب حقائق انبیا علیہم السلام میں سیر شروع ہوتی ہے۔ اس میں پہلا مراقبہ دائرۂ حقیقت ابراہیمی اس طرح ہے کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات بحت کا فیض آتا ہے جو منشاء حقیقت ابراہیمی ہے۔ یہاں کثرت درود شریف ابراہیمی بہت مفید ہے۔ بعد ازان مراقبہ دائرۂ حقیقت موسوی اسطرح ہے کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات بحت سے فیض آتا ہے جو منشاء حقیقت موسوی ہے۔
یہاں اس درود شریف کی کثرت بہت فائدہ بخش ہے ترجمہ ای اللہ ہمارے سردار

محمّد وعلی اله واصحابه وجمیع
الانبیاء والمرسلین خصوصًا
علےٰ کلیمك موسی علیه السّلام
فائده کثیر می بخشد بعد ازان مراقبه
حقیقت محمدی است صلی الله علیه وسلم
باین لحاظ که فیض مے آید از ذات بحت
که منشاء حقیقت محمدی است صلی الله
علیه وسلم بر هیئت وحدانی من درین جا
طریقه درود شریف این است که متوجه
بطرف اقدس جناب سرور کائنات
مفخر موجودات صلّی الله علیه وسلّم
بوده منهمک ومستغرق شود بعد ازان
مراقبه دائره حقیقت احمدی صلی الله علیه
وسلم باین لحاظ که فیض می آید از ذات
بحت که منشا حقیقت احمدی صلی الله
علیه وسلم است بر هیئت وحدانی من
درین مقام این درود شریف اَللّٰهُمَّ

حضرت محمد صلی الله علیه وسلم اور آپ کی
اولاد واصحاب اور تمام انبیاء ومرسلین
پر خصوصًا حضرت موسیٰ کلیم الله پر رحمت
کاملہ نازل فرما۔ بعد ازاں مراقبہ حقیقت
محمدی صلے الله علیه وسلم اس طریق سے ہے
کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات بحت
سے فیض آتا ہے جو منشاء حقیقت محمدی صلی الله
علیه وسلم ہے۔ یہاں درود شریف کا طریقہ
یہ ہے کہ بجانب جناب اقدس سرور کائنات
مفخر موجودات صلی الله علیه وسلم متوجہ
ہو کر اس میں منہمک ومستغرق ہو جاوے
بعد اوسکے مراقبہ دائرۂ حقیقت احمدی
صلے الله علیه وسلم باین طریق ہے کہ
میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات بحت
سے فیض آتا ہے کہ جو منشا حقیقت احمدی
صلی الله علیه وسلم ہے۔ یہاں یہ درود شریف بہت
مفید ہے (ترجمہ) اسے الله

صلّ علی سیدنا محمّد وعلیٰ آل
سیّدنا محمّد وعلےٰ اصحابہ افضل
صلواتك عدد معلوماتك
وبارك وسلّم فائدہ عظیم میدہد بعد
ازان مراقبہ حب صرف باین طور کہ
فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء
حب صرف است برہیئت وحدانی
من ونزد محققین صوفیائے کرام رضی
اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں حقیقت محمدی است
صلی اللہ علیہ وسلم بعد ازین مراقبہ لاتعین
است باین طور کہ فیض مے آید از ذات
بحت کہ مبراء ومنزہ است از تعینات
برہیئت وحدانی من درینجا حالت
عجیب سالک را پیدا میشود کہ نسبت
خود را فراموش می کند وسالک درین
حالت توجہ با مریدان خویش نمی تواند
بلکہ مخلصان بجانب او متوجہ می شوند

ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے
اولاد پاک اور جمیع صحابہ پر اپنی افضل رحمت
وبرکت وسلامتی بیشمار تیرے معلومات کے نازل
فرما۔ بعد ازاں مراقبہ حب صرف اس طرح
ہے کہ میرے ہیئت وحدانی پر اوس ذات
بحت سے فیض آتا ہے کہ جو منشاء حب
صرف کا ہے

اور بعض محققین صوفیائے کرام کے نزدیک
فی الحقیقت یہی حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ
وسلم ہے۔ اسکے بعد مراقبہ لاتعین اس طرح
ہے کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات
بحت سے فیض آتا ہے جو جمیع تعینات سے
مبرا ومنزہ ہے۔ یہاں سالک کو ایک عجیب
حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ اپنی نسبت کو
فراموش کر دیتا ہے اور شیخ اس حالت میں
اپنے مریدونپر توجہ نہیں کرسکتا ہی بلکہ مرید خود
اپنے شیخ کی جانب متوجہ ہو کر فیض میں آیا

و مستغرق می باشند یک لمحہ فیض صحبت او فضیلت دارد از ہزار سال بدیگرے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و عزیزیکہ متصف شدہ اند باین صفات مرتبۂ حکم عنقار دارند بیت

در نیابد حال پختہ ہیچ خام
پس سخن کوتاہ باید والسلام

بیان علم الیقین

علم الیقین در ذات حق سبحانہ و تعالیٰ عبارت از شہود آیات است کہ دال بر قدرت او تعالیٰ باشد و شہود آن آیات را سیر آفاقی گویند

بیان عین الیقین

عین الیقین عبارت از شہود حق سبحانہ بعد از انکہ دانستہ شدہ بعلم الیقین

مستغرق ہو جاتے ہیں ایسے کامل شیخ کا ایک لمحہ فیض صحبت دوسروں کے ہزار سال سے بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہے عطا فرماوے۔ مگر ایسے کامل و مکمل حضرات جو ان مراتب تک پہونچے ہوں زمانۂ ہذا میں حکم عنقا و نادر ہیں۔ حال کامل ناقص کے خیال میں نہیں آسکتا ہے۔ پس کلام ختم کر دینا چاہیئے۔

علم الیقین کا بیان

ذات حق سبحانہ تعالیٰ میں علم الیقین اسکا نام ہے کہ ایسی آیات بینات کا مشاہدہ ہو جائے کہ جو اس حقتعالیٰ کی قدرت کاملہ پر دلالت کرتی ہوں ایسی آیات کے مشاہدہ کو سیر آفاقی کہتے ہیں

عین الیقین کا بیان

علم الیقین کے بعد اسماء و صفات حق سبحانہ کے مشاہدہ کا نام عین الیقین ہے

این شہود مستلزم فنای سالک است
در غلبہ این شہود یقین بالکلیہ گم میگردد
و این شہود را تعبیر بادراک بسیط و
معرفت کنند

اس شہود میں فنائے سالک لازم
ہے غلبہ شہود ہذا میں خود یقین بھی
مفقود ہوجاتا ہے۔ اس مشاہدہ کو ادراک
بسیط اور معرفت کہتے ہیں۔

بیان حق الیقین

حق الیقین عبارت از شہود او ست
سبحانہ پس از اضمحلال یقین و این
در مقام بقا باللہ باشد کہ بعد از تحقیق
بفنائے حقیقی حق سبحانہ او را از سکر
حال و بیخودی بصحو افاقہ بخشد

حق الیقین کا بیان

فنائے یقین کے بعد حق الیقین مشاہدہ
ذات حق سبحانہ کا نام ہے اور یہ مقام
بقا باللہ میں ہوتا ہے کہ فنائے حقیقی کے
متحقق ہو سکے بعد اسکو حق تعالی سکر حال اور
بیخودی سے صحو و افاقہ عنایت فرماتا ہے۔

بیان سیر و سلوک

سیر و سلوک عبارت از حرکت علمیہ است
کہ از علم اسفل بعلم اعلی میرود و از ان
اعلی باعلی سیگردد تا منتہی میشود بہ علم
واجب تعالی بعد طی علوم ممکنات

سیر و سلوک کا بیان

خود سیر و سلوک حرکت علمیہ کا نام ہے کہ علم
ادنی سے علم اعلی کو پہونچتا ہے اور اوس سے
اوپر دوسرے اعلی تک جاتا ہے حتی کہ بعد
طے علوم ممکنات کے علم واجب تک منتہی ہوتا ہے

این حالت را بفنا تعبیر می کنند سیر
فی اللہ عبارت از حرکت علمیه است
در مراتب وجوب از اسماء و صفات
و شیون و اعتبارات و تقدسات و
تنزیهات حتی که منتهی شود بمرتبه که از و
ہیچ عبارت تعبیر نمی تواند کرد این
سیر موسوم ببقا است سیر الی اللہ
باللہ عبارت از حرکت علمیه است که
از علم اعلی بعلم اسفل فرود میاید و از
اسفل باسفل دیگر حتی که رجوع کند
رجوع قهقری سیر رابع سیر در اشیا است
یعنی عبارت از حصول علم اشیا است
شیئاً فشیئاً بعد زوال علوم اشیا در
سیر اول الحال حالتے وارد شود بر سالک
بغیر قصد و اراده از طرب و حزن
و بسط و قبض و شوق و انزعاج و
هیبت وغیره مقام آن است که صاحب

اس حالت کو فنا کہتے ہیں۔

بیان سیر فی اللہ

سیر فی اللہ اوس حرکات علمیہ کو کہتے
ہیں جو اسماء و صفات اور شیون و اعتبارات
اور تقدسات و تنزیہات وغیرہ مراتب
وجوب میں ہو یہاں تک کہ ایسے مرتبہ تک
پہونچ جاوے کہ اوسکی کسی عبارت سے
تعبیر نہ کر سکیں اس سیر کا نام مقام بقا
باللہ ہے۔ **بیان سیر الی اللہ باللہ**
سیر الی اللہ باللہ اوس حرکت علمیہ کا نام ہے کہ
علم اعلیٰ سے علم اسفل کو آوے اور ایک اسفل سے
دوسرے اسفل تک رجوع قہقری کرے۔ چوتھی قسم
سیر فی الاشیاء زوال علوم اشیاء کے بعد حصول
علم اشیا یکے بعد دیگرے کا نام ہے اس وقت سالک
پر بلا قصد و ارادہ مختلف حالات خوشی و غمی اور
بسط و قبض اور شوق و ذوق اور خوف و ہیبت
وغیرہ وارد ہوتے ہیں **بیان مقام صاحب مقامات**

آن یا آن متصف و متحقق باشد پس مقام
هر کس موضع اقامت است و هر گاهی
که خواهد بنوع تصرف بآن برسد پس فرق
درمیان حال و مقام اینکه احوال مواهب
است و مقام مکاسب و صاحب
الاحوال ترقی مے کند از حال خود و صاحب
مقام متمکن باشد در مقام نظر بر قدم
عبارت از انست که طالب را باید که
در رفتن نظر خود بر قدم دارد۔
ہوش در دم۔ عبارت از سیر در نفس است
خلوت در انجمن عبارت ازان است
که در انجمن تفرقہ متکلم و مخاطب نباشد
وملتفت باحدے نگردد یادکرد عبارت
از ذکر اللہ است اسم ذات باشد یا نفی
و اثبات بازگشت عبارت ازان است
که بعد از چند بار ذکر کردن بدل مناجات
بحق تبارک و تعالیٰ کرده باشد

جس مقام کے ساتھ متصف ہو اور جس جگہ
اقامت کرے اوسکو اوس شخص کا مقام کہتے
ہیں اور وہ جسوقت چاہے اپنے اختیار سے
اوس مقام میں پہونچ جاوے۔ حال اور
مقام میں یہ فرق ہے کہ احوال من جانب
اللہ عطیات ہیں اور مقام کسب سے حاصل
ہوتا ہے اور صاحب الاحوال اپنے حال سے
ترقی کرسکتا ہے اور صاحب مقام اپنے مقام میں
متمکن ہوتا ہے بیان نظر بر قدم نظر بر قدم سے
یہ مطلب ہے کہ طالب کو چاہیے کہ چلنے میں اپنے قدم پر نظر
رکھے۔ بیان ہوش در دم۔ ہوش در دم سیر نفسی کا
نام ہے یعنی اپنے دم اور سانس کا خیال رکھے کہ بیکار
نجاوے۔ بیان خلوت در انجمن خلوت در انجمن اسے
کہتے ہیں کہ مجالس میں متکلم و مخاطب سے دل میں تفرقہ پیدا
نہو اور کسی کی جانب ہمہ تن متوجہ نہو بیان یادکرد
یادکرد ذکر خدا کو کہتے ہیں خواہ اسم ذات ہو یا نفی اثبات
بیان بازگشت۔ بازگشت سے مراد یہ ہے کہ چند بار ذکر
کرنیکے بعد دل سے خدا تعالیٰ کی جناب میں دعا کرے

الٰهي انت مقصودي ورضاك مطلوبي اعطني محبتك ومعرفتك نگاهداشت عبارت از دفع وساوس وخطرات از قلب است یاد داشت عبارت از دوام حضور ذات حضرت تعالیٰ وتقدس است وقوف عددی عبارت از رعایت نمودن عدد طاق است در نفی واثبات وقوف قلبی عبارت از توجه بسوئے قلب است

کہ بارخدایا تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضامندی مطلوب ہے تیری محبت و معرفت مجھکو عطا فرما۔ بیان نگاہداشت قلب سے وساوس وخطرات کو دفع کرنیکا نام نگاہداشت ہے بیان یاد داشت ہمیشہ حضور حضرت حق سبحانہ کا نام یاد داشت ہے بیان وقوف عددی نفی واثبات میں عدد طاق کی رعایت کرنیکو وقوف عددی کہتے ہیں بیان وقوف قلبی قلب کی جانب متوجہ رہنے کا نام وقوف قلبی ہے

تنبیہ نفس

دلا تا کے درین کاخ مجازی
کنی مانند طفلان خاکبازی
توئی آن دست پرورمرغ گستاخ
کہ بودت آشیان بیرون ازین کاخ
چرازان آشیان بیگانہ گشتی
چو دونان چغد این ویرانہ گشتی
بیفشان بال وپرزآمیزش خاک
بپر تا کنگر ایوان افلاک
بہ بین در رقص از رق طیلسانان
ردائے نور بر عالم فشانان
ہمہ دور شبا روزی گرفتہ
بہ مقصد راہ فیروزی گرفتہ
ولی ہریک چو گوئی از جنبش خاص
بہ چوگان ارادت گشتہ رقاص
یکے از غرب رو در شرق کردہ
یکے در غرب کشتی غرق کردہ
شدہ گرم از یکے ہنگامۂ روز
یکے شب را شدہ ہنگامہ افروز

یکی حرف سعادت نقش بسته
یکی سررشتهٔ دولت گسسته

چنان گرم اند در منزل بریدن
گزین جنبش ندارند آرمیدن

ز رنج راه شان فرسودگی نه
میان را در دو پا راسودگی نه

چه داند کس که چندین در چه کارند
همه تن روشده رو در کد آرند

بهردم تازه نقشی می نمایند
ولیکن نقشبندی را نشایند

عنان تا کی بدست شک سپاری
بهر یک روئی هٰذا ربّی آری

خلیل آسا در ملک یقین زن
نوائی لَا اُحِبُّ الآفلین زن

گم هر وهم و ترک هر شکی کن
رخ و جهت وجهی در یکی کن

یکی بین و یکی دان و یکی گو
یکی خواه و یکی خوان و یکی جو

ز هر ذره بدو روئی و راهیست
بر اثبات وجود او گواهیست

بود نقش دل هر هوشمندی
که باشد نقشها را نقشبندی

بلوح ار گر هزاران نقش پیداست
نیاید بی قلم زن یک الف راست

درین ویرانه نتوان یافت خشتی
برون از قالب نیکو سرشتی

نخست از کلک انگشتان نوشتست
که آن را دست دانائی سرشتست

ز لوح خشت چون این حرف خوانی
ز حال خشت زن غافل نمانی

به عالم این همه مصنوع ظاهر
بصانع چون نئی مشغول خاطر

چو دیدی کار رو در کارگر آر
قیاس کارگر از کار بردار

دم آخر کزان کس را گذر نیست — سر و کار تو جز با کارگر نیست

بدو آر از همه روی ارادت — وز و جو ختم کارت بر سعادت

دست برداشتن بمناجات

خداوندا ز هستی ساده بودیم — ز بیم نیستی آزاده بودیم

نخست از نیست ما را هست کردی — به قید آب و گل پابست کردی

ز ضعف و ناتوانائی رهاندی — ز نادانی بدانائی رساندی

فرستادی بما روشن کتابی — به امر و نهی فرمودی خطابی

میان نیک و بد تخلیط کردیم — گهی افراط و گه تفریط کردیم

ره فرمودنیها کم سپردیم — بنا فرمودنیها پا فشردیم

تو نه گذشتی ز دستور عنایت — نه پوشیدی ز ما نور هدایت

بدان نور از تو گیرم پوششی نیست — چه حاصل زانکه از ما کوششی نیست

ز ناکوشیدن خود در خروشیم — بده توفیق کوشش تا بکوشیم

چو دانا همچو نادان گشته غرق است — ز دانش تا به نادانی چه فرق است

ز دستانهای نفس ناخوش آهنگ — مکن بر ما ره حسن عمل تنگ

دران تنگی که ما باشیم و آهی — ز رحمت سوئے ما بکشای راهی

از آن ره خوان سوی درگاه ما را — بایمان بر برون همراه ما را

من آن مرغم که دامم دانهٔ تست | فسون وحشتم افسانهٔ تست

توئی کاسباب مارا ساز کردی | در نعمت بروئیم باز کردی

کرامت کردی از خدمت پسندی | بتوفیق سجودم سربلندی

براهت سرمه ساکردی جبینم | کشیدی سرمهٔ چشم راه بینم

زبانم را بذکرے خود کشادی | دلم را ذوق یاد خویش دادی

بشیرینی وچربی از زبانم | نهادی لقمهٔ خوش در دهانم

نه بر دندان از وکوبی رسیده | نه از خوردن گلو رنجش کشیده

بشکران شکر گفتاریم ده | ز تلخی رستهٔ شیرین کاریم ده

به بد گفتن زبان من مگردان | زبان من زیان من مگردان

ز کلکم گر جهد حرف خطائی | گزان پیش آیدم چون وچرائی

خط عفوم بران حرفے خطا کش | چو کلکم زان مینگن در کشاکش

گیاه ام وفا پرورده تو | ز آب وگل برون آوردهٔ تو

سرم هست از هوا هر سوئے مائل | ولی پایم بکوئی تست در گل

گلی کان پائے من گیرد بکویت | وزان گل به که ندهد رنگ وبویت

چو غنچه یک دلم گردان درین باغ | چو لاله کن نشانمندم بیک داغ

درین ره حاصل جز یک دلی نیست | دودل بودن بجز بے حاصلی نیست

نه بیند پسته یک مغز چندان | چو بادام دو مغز آزار سندان

چو خوشه پر ز صد دانه در بر — به هر دانه رسد تیغیش بر سر

چو غنچه یک دل اندر بسته از خار — نیاید با هزاران خنجر از زار

گناهانم اگر از حد برون است — هزاران بار زان فضلت فزون است

اگر باشد دو صد خرمن گناهم — توانی سوختن از برق آهم

وگر باشد ز عصیان صد کتابم — توانی شستن از چشم پر آبم

بهر گلرخ که کردم سرخ دیده — کنون از هر مژه خونم چکیده

خیال روی او از دیده شویم — ازان رو اشک سرخ آید بر ویم

نظر گر سعی در بی آبیم کرد — سرشک آبی بروی کارم آورد

دو چشم من دو رود است از ندامت — همین بس آبرویم تا قیامت

ازین سودا رسم شاید بسودی — رسان از من به پیغمبر درودی

در نعت خواجهٔ مخلوقات سرور کائنات صلی الله علیه وسلم

محمد کش قلم چون نامور ساخت — ز میمش حلقهٔ طوق و کمر ساخت

خط لوح عدم زان حرف حک شد — ز آن سر حلقهٔ ملک و ملک شد

توانا شد ز سر حاش آگاه — خرد با جمله دانش حاش لله

درین دیر مسدس زد ست روشن — ثمن روضه از هشت گلشن

چو پا آراست از خلخال دانش — سر دین پروران شد پایمالش

چه نامست اینکه در دیوانِ هستی   برو نگرفت نامی پیش دستی

زبانم چون از و حرف سر آمد   دل و جانم ز لذت پر بر آید

چو نام اینست نام آور چه باشد   اکرّم تر بود از هر چه باشد

مکرّم شد ز عالم نسل آدم   مکرّم تر و لیست از هر مکرّم

خدا بر سروری سرداریش داد   ز خیل انبیا سالاریش داد

چو آدم در رهِ هستی قدم زد   ز مهر روی صبح آرایش دم زد

ز جودش گر نگشتی راهِ مفتوح   بجودی کے رسیدی کشتی نوح

خلیل از وی نسیمی یافت کاتش   برو شد چون گلستان خرم و خوش

مسیح از مقدم او مژده گوئی   کلیم از مشعل او شعله جوئی

در بیان طریقت وکیفیت سلوک

ای مرد مسافر از کجائی   این جمله ترا تو خود کرائی

ای بی خبر از جهان معنی   با تو چه کنم بیان معنی

ای ده دله و دوروئی یکچند   دروازهٔ هفت قلعه بربند

نه طاق بلند پر ز آشوب   با هشت چمن بهم فروکوب

آنگه لکدی بفرق خود زن   از خود که کاف خویش برکن

سیمرغ توئی چو پر فشانی   تا کی پس کوه قاف مانی

تا هیچو الف نگردی از خویش   این قاف تو برنخیزد از پیش

ای گم شده پیش و پس چه کردی   اینک ره تو برد بمردی

تا در نظرت اُمید و بیم است   راهت نه صراط مستقیم است

با هرچه بماندهٔ معلق   مزدور خودی نه بندهٔ حق

نعلین و عصا ترا حجاب است   با موسیٰ ازین سبب عتاب است

عمری سروپا برهنه رفتی   لیکن قدمی بره نرفتی

چندین چه طلب کنی چپ و راست   سرمایهٔ زیان شد این چه سود است

افسانهٔ خویش مختصر کن   بنشین و درون خود سفر کن

بهتر چو ازین صدف گهر سفت   سیروا سبق المفردون گفت

چندین تک و دوی تو دو گام است   بردار ز خود همین تمام است

اول زتو دیدنست رفتن — آخر همه رفتن است و دیدن

پی بردن او نخست بنگر — آن رفتن تو نشد میسر

از کوشش دانش و عمل نیست — این خبر بعنایت ازل نیست

با این همه جهد خویش بنمائی — توفیق چو هست کارفرمائی

در قسم شقاوت و سعادت — چون بیخبری از آن ارادت

از کار خود ای گدای مسکین — بر تکیه گاهی امید منشین

جانی بکن ای پسر که بی رنج — ممکن نبود کشادن گنج

شب تیره و دزد در کمینگاه — هشیار رهی گذر درین راه

دل در پی اصل و فرع میدار — در دست چراغ شرع میدار

ای گشته مرید رسم و عادت — بگذر نه بنیمت ارادت

تا رهبر تست عادت خویش — شیطان حقیقی و نه درویش

خواهی که شود مراد حاصل — پیری طلب ای جوان غافل

خود را برکاب رهبری بند — تا باز رهاندت ازین بند

از دانه و دام عقل بگریز — ای کامل راه عشق برخیز

ای عقل شده عقیلهٔ تو — اینجا نخرند حیلهٔ تو

تا با تو زعقل هیچ زنگ است — خیز از بر ما که جائی تنگ است

در عالم عقل پائی لپستی — مرفوع قلم شوی برستی

اگر طفل نئی و مرد کاری — با لوح و قلم چه کار داری

هر دم دو زبان بگفت و گوئی — زان همچو قلم سیاه روئی

بشکن قلم و ورق بگردان — در لوح تو ابجد نیست برخوان

آن حرف کزین ورق برونست — خواهی که بگویمت که چونست

اول گل خود ز تخته بتراش — انگه چو قلم بسر دوان باش

بر لوح فنا قلم همی زن — بر بام بقا علم همی زن

چون کلک بیکقدم همی خیز — بر چهرهٔ زرد اشک میریز

خود را همه عمر چون قلم دار — بسته کمر و تهی شکم دار

چون نی همه برگ خود بینداز — بی برگی خود نوائے خود ساز

هان تا نشوی ز دست برباد — مانند نی تهی بفریاد

جز هستی تو نروید از تو — چون نیست شدی که گوید از تو

شاخی که بلند شد بتر خورد — نی گفت که من نیم شکر خورد

فانی شو اگر بقات باید — بگذر ز خود از خدات باید

حقا که بهر دو کون امیری — گر پیشتر از اجل بمیری

گر مردن تو ز خود تمام است — حشر تو هم اندرین مقام است

مردان که ره خدا سپردند — در عالم زندگی بمردند

ای غافل خود پرست نادان — این نکته ز آب و گل جدا دان

فانی شو ازین صفت بمردی ‏ تا زنده لا یموت گردی

در خلوت اگر چنین نشینی ‏ آن وعده نسیه نقد بینی

گر مرد رهی محال بگذار ‏ تحقیق طلب خیال بگذار

حیران مشو ای بخویش مغرور ‏ پروانه صفت زعکس هر نور

تا کی بطریق خودنمائی ‏ این باد بروت پارسائی

زهد تو که بازنامهٔ تست ‏ زنار بزیر جامهٔ تست

ای داده حکایت زبانت ‏ از تیغ محمدی امانت

اسلام بگفت و گوی باشد ‏ مؤمن نه بدل دو روی باشد

تصدیق دلت که اصل دین است ‏ از نور یقین بود یقین است

تا کی نفس از گمان برآری ‏ ایمان بدلست و دل نداری

ای غره بگفت خود چه سوداست ‏ کاری بسر زبان نشد راست

گفتن بزبان دروغ و زشت است ‏ گوینده بدل شه بهشت است

توحید نه کار آب و خاک است ‏ ان در دل صاف و جان پاک است

ای خواندهٔ خدا یرا بعادت ‏ دوری ز حقیقت شهادت

تا کی بزبان خدا پرستی ‏ این نیست مگر هوا پرستی

ای از پی شهرهٔ زمانه ‏ غلی زدهٔ بهر دوگانه

با کی زده قطره آب دیده ‏ چو تشنه کم سراب دیده

باری ز تو گر پدید گردد | ای پاکی تو پلید گردد
ای آب ترا فسانه بادی | برکار تو نیست اعتمادی
آنکس که بداند این اشارت | بر آب کجا کند عمارت
یکباره مجرد از صفت شو | وز بحر محیط معرفت شو
از غیر خدا چو غسل کردی | خود بار دگر بخس نگردی
ای در بد و نیک خود گرفتار | خواهی که سبک شوی بنه بار
تا از تو ترا بود گرانی | در اسفل سافلین بمانی
نفس تو دوری و صد زبان است | این بار گران تو از انست
گر با تو یگانگی نمودی | خود حاجت گفت ما نبودی
تا نفس دو رویه می ستیزد | این ما و من تو بر نخیزد
چون گشت بیک زبان و یکروی | دوری نبود ترا سر موئی
باشد دم نقد از ان جنابت | بی واسطهٔ ارجعی خطابت
خود را ز وجود خود جدا کن | یک لحظه شمار خود رها کن
گر باز رهی ازین کمیت | تحقیق شود ترا معیت
پروانه چو نور ذات یابد | اثبات و دم ثبات یابد
فرش ملکوت در نوردد | پس در جبروت محو گردد
چون نیستی تو شد محقق | آید همه نعرهٔ انا الحق

اینجا است نهایت طریقت | این است خلاصه حقیقت

حکایت

ای رند قلندر از کجائی | برگشته هر درے چرائی
خواهی که سفر کنی قدم زن | لبیک زنان درحرم زن
گرچه ره بیم ناک داری | الله معک چه باک داری
تا چند بهرزه راه رفتن | در مسجد و خانقاه رفتن
که گرد حرم طواف کردن | حجی زسر گزاف کردن
از خود بخود آئی و بخود ی جوئی | بے زحمت پائی و سرهمی پوئی
در راه خدا چنین توان رفت | سرگشته شد آنکه همچنان رفت
چون پای برون نهادی از خویش | بینی دو هزار عقبه در پیش
از تن بحریم نفس بشتاب | ملک و ملکوت خویش دریاب
از نفس بدل ز دل بجان رو | منزل چه طلب کنی دوان شو
از جان بجهان آشنا آئی | آنکه بحریم کبریا آئی
خواجه دمی قلندری شو | از زحمت جسم و جان بری شو
تا یک نفس اندرین خرابی | بے منت جان حیات یابی
بربند بحکم دیده باز | تا همدم شاه گردی ای ناز

بر ساعد شه قرار میکن | در صحن بقا شکار میکن
ای گم شده خویش را طلب کن | گر یافتهٔ بر و طرب کن
از نیک و بد تو بی نیاز ند | می سوز چو شمع تا بسازند
چون موم همیکداز یک چند | در گریه زار خویش می خند
خود را طلب یکی درین کار | آنکه چو بیافتیش مگذار
یکذره ز خود نشان نداری | بس کن پر از خود مرادی
ره رو چه کس است در ره کداست | ای مخبر صادقت چه نام است
در راه چه منزل است ما را | این واقعه مشکل است ما را
آخر بکجا رسی نگوئی | چون گم نشد از تو پس چه جوئی
بگذار که جمله سرگذشت است | بنشین نفسی چه جای نشست است
اندیشه بکن ز هر کم و بیش | اندیشه بدان و پس باندیش
از فکر بفکر می توان رفت | آنکس که برفت بی نشان رفت
برعکس کنند حالت اینجا | تحقیق شوند خیالت اینجا
آنجا که توئی خیال و وهمت | دور است کجا رسد بفهمت
از آب و گلت که تکیه گاهی است | تا وهم هزار ساله راه است
شیطان که هنوز هست او را | این رخنه کمین گه است او را
فی الجمله حجاب تست ای دون | ده حسن تو از درون و بیرون

انکه پس ازین همه هوا ایست / هر ذره ازان هوا جدا ایست

چون بگذری از همه خدایان / آب و گل تو رسد بپایان

بیرون شوی از چهار دیوار / نی پنج و نه شش بود پدیدار

معلوم کنی بچشم دانش / خاصیت چرخ و اختر انش

اوصاف ذمیمه چون بدل شد / هر عقده که در تو بود حل شد

انگه چو برون شوی ازین صف / در راه یقین شوی مکاشف

بینی بطواف عرش و کرسی / ارواح مقدسان قدسی

آید پس ازین همه منازل / دروازهٔ نفس قلعهٔ دل

نقش ملکوت عالم اینجا است / شاهنشه روح اعظم اینجا است

بر پایه تخت احترامش / دستور یگانه عقل نامش

اینجا برهی ز بند ناسوت / شهباز شوی بفر لاهوت

تا از بد و نیک خود نرسی / میدان که هنوز پاے بستی

ای رهرو اگر ترا یقین است / معراج مسافران چنین است

در سبب فراز این مقامات / صد گمشده بینی از کرامات

انکس که بروی اب میرفت / دانست که ناصواب میرفت

انکو بهوا پرید و بنشست / جز باد ندید در دست

در اتش اگر کسی وطن ساخت / او هم بمراد خویشتن ساخت

هر یک بحجاب وایه مانند — در ظلمت خود چو سایه مانند

درمانده لشکار سازی خویش — مغرور خیال بازی خویش

هر یک پس پرده در شماری — مشغول شده بہیچ کاری

آنانکه وسے شمار دارند — تا ظن نبری که بر قرارند

در دائرۂ فنا چو پرکار — سر بر خط تیر تند ہموار .

باید دانست که حق سبحانه بجال همه
موجود از موجودات علویه وسفلیه همه
وقت حاضر وناظر است ودر ذره
احوال کلیات وجزئیات اینها باخبر
لا یعزب عنه مثقال ذرة فی الارض
ولا فی السماء دهران فیض الهی بهر
موجود بر سبیل تواتر میرسد وهر یک از
عقول ونفوس وافلاک وکواکب وعناصر
ومو الید موافق قابلیت واستعداد
خود اخذ فیض می نماید واو تعالی بجال
ظاهر وباطن همه مخلوقات خود عالم
است ومعاملات گوناگون با بندگان

جاننا چاہیئے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ تمام موجودات علویہ
وسفلیہ کے کل حالات سے ہر وقت حاضر وناظر اور دانا
وبینا ہے اور اون کے جمیع احوال کلی وجزئی کے ذرہ ذرہ
سے باخبر ہے چنانچہ اللہ سبحانہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے
کہ آسمان وزمین میں ایک ذرہ برابر بھی
اوس سے پوشیدہ نہیں ہے اور ہر ایک موجودات
پر ہر وقت فیض الٰہی پے درپے پہونچتا رہتا
ہے اور ہر ایک عقول ونفوس اور افلاک و
کواکب اور عناصر ومو الید ثلاثہ بموجب اپنی قابلیت
واستعداد کے اخذ فیض کرتے ہیں اور وہ
سبحانہ اپنی جمیع مخلوقات کے تمام ظاہر
وباطن حالات سے دانا وبینا ہے اور اپنے بندوں کے

خویش بمیان می آرد پس او سبحانه شمارا می بیند
چنانچه شما خود را می بینید و کلام شمارا میشنود
چنانچه شما کلام خود را می شنوید و از خطرات
و نیات شما واقف است چنانچه
شما از خطرات و نیات خود واقف
هستید و هو معکم غرضی که او را با بندگان
خود و بندگان را با وی عجب معیتی و نسبتی
است که چنانچه باید از طاقت بشری
بیان آن نمی آید مگر آنچه بموجب خلق
الانسان علمه البیان موافق مقدور
بشری است عرفا بیان می فرمایند
بیشتر عوام فهم نمایند یا نمایند و ما علی
الرسول الا البلاغ و این حقیقت منکشف
می شود بر نفس و ثابت میگردد در دل
از چهار چیز یا بالنقل یعنی بتعین آوردن
بر آیات و احادیث و باور داشتن
اقوال بزرگان و مرشدان چنانچه
مؤمنین صلحاء و معتقدین باصفا را

درمیان قسم قسم کے معاملات پیش لاتا ہے
پس جس طرح تم خود کو دیکھتے ہو اس سے
زیادہ وہ تمکو دیکھتا ہے اور جس طرح تم اپنا
کلام سنتے ہو اوس سے زاید وہ تمہارا کلام سنتا
ہے اور جس طرح تم اپنے دلی خطرات و ارادات
سے واقف ہو اوس سے بدرجہا زیادہ وہ تمہارے
خطرات و نیات سے آگاہ ہے چنانچہ اوسی کا ارشاد
ہے کہ تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے
حاصل کلام خداوند تعالیٰ کو اپنے بندوں کے ساتھ اور
بندونکو اوسکے ساتھ ایک عجیب و غریب معیت و
مناسبت ہے کہ انسانی طاقت اوسکا کما حقہ بیان
نہیں کر سکتی ہے لیکن بموجب ارشاد باری کہ اوسنے
انسان کو پیدا کرکے گویائی عطا فرمائی عارفین حسب
استطاعت قدرے بیان فرما دیتے ہیں اکثر عوام سمجھیں یا نہ سمجھیں
مگر رسولو نپر تبلیغ ضروری ہے اور یہ راز چار امور سے نفس پر
واضح و لائح ہو جاتا ہے ایک نقل سے یعنی آیات و
احادیث اور اقوال بزرگان و مرشدان پر یقین
لانے سے مومنین صالح و معتقدین باصفا کو

می باشد ویا بالعقل اعنی بتالیف قضا
یا قیاسیه واقامت برهان چنانچه
عقلا وحکما را نصیب است ویا بالملکه
اعنی بمواظبت اشغال اذکار وحصول
دوام توجه الی الله بنهج مجهول الکیفیته
بطرف ذات بے کیف چنانچه سالکان
فی سبیل الله وذاهبان الی الله را میسر
میگردد ویا بالمکاشفه اعنی بمعامله
انکشاف حقیقت بے دخل دخل اراده
وقصد خود محض بفضل الٰهی کما تقع
المعاملات بالانبیاء والاولیاء علیهم
السّلام پس آنچه برما بنقل ثابت شده
است آنست که حق تعالیٰ می فرماید
فاینما تولوا فثم وجه الله وهم
می فرماید وهو معکم اینما کنتم و
هو معکم وامثال این آیات واحادیث
بسیار است که دلالت بر معیت حق

حاصل ہوتا ہے دوم عقل سے اعنی ترکیب مقدمات
قیاسیہ اور استدلال سے عقلا وحکما کو ثابت
ہوجاتا ہے سوم ملکہ اعنی اشغال واذکار کی
مداومت اور دوام توجہ الی اللہ لطرف
ذات بے کیف سالکین وواصلین کو حاصل
ہوتا ہے چہارم مکاشفہ یعنی محض فضل خداوندی
سے بلا قصد واختیار انبیا واولیا پر حقیقت
منکشف ہوجاتی ہے۔

پس ثبوت نقلی یہ ہے کہ خود حق سبحانہ
تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے جس طرف رخ کرو
وہاں خدائے تعالیٰ موجود ہے ونیز ارشاد
باری ہے کہ تم جہاں ہو وہ تمہارے ساتھ
ہے ونیز ارشاد ہے کہ انسان خواہ کم
ہوں یا زیادہ وہ بہرحال ان کے ساتھ
ہے۔ اس قسم کی بہت سی آیات
واحادیث معیت خداوندی اور
علم احوال جمیع موجودات اور

سبحانہ باخلق و علم باحوال ہر موجود
و دیدن و شنیدن و دانستن اعمال و
اقوال و نیات بندگان می نماید کہ تمام
قرآن شریف و کتب و احادیث از
بیان ہمین قسم امور مملو است و بزبانی
بزرگان زمان خود کہ بار اعتقاد حقیت
ایشان بدرجہ حق الیقین است و اعقل
و اصدق و اعدل الناس بالتحقیق بودہ
اند کہ ہرگز احتمال خطا و تفاوت و تجاوز
از حقیقت و صداقت و عدالت در
احوال و اقوال و اعمال ایشان امکان
ندارد نیز شنیدہ شدہ کہ در فلان وقت
حق تعالی چنین تجلی فرمودہ و در فلان
معاملہ چنان الہام نمودہ و در فلان
عبادت چنین قرب حاصل شدہ و در
فلان امر چنان تائید منجانب اللہ خلاف
رسم و عادت بظہور رسیدہ و امثال

بندوں کے تمام اعمال و اقوال و احوال کے
دیکھنے سننے جاننے پر دال ہیں کہ اس قسم کے
احکام سے قرآن مجید و کتب احادیث پر ہیں
اور ہمنے بہت سی باتیں ایسے ایسے بزرگان
زمانہ سے سنی ہیں کہ جن کی صداقت پر
ہمیں حق الیقین حاصل ہے اور حقیقتاً
یہ حضرات اعقل و اصدق اور ایسے
اعدل ہیں کہ ہرگز ہرگز ان کے احوال
اقوال و اعمال کی حقیت و صداقت
و عدالت میں احتمال کذب و خطا ممکن
نہیں نیز بارہا سنا ہے کہ حق تعالے نے
فلان وقت تجلی فرمائی اور فلان
شخص کو فلان معاملہ میں ایسا الہام ہوا
اور فلان عبادت سے ایسا قرب
حاصل ہوا اور فلان فلان امور
میں ایسی تائید من جانب اللہ بر خلاف
رسم و عادت ظاہر ہوئی اور اس

ین معاملات بیشمار است کہ تمام
ر در تجربہ آن صرف شدہ و در خارج
لبداہتہ آثار و نتائج آن معلوم گشتہ
مطلق گنجائش شبہ و تردد نماندہ اما
لحیحہ بعقل یافتہ شدہ آن است کہ نزد
رباب معقول ہم ثابت است کہ
تصرفات و تاثیرات مجردات در ہمہ
ادیات ساری و جاری است چنانچہ
نفوس و عقول را متصرف و موثر میدانند
پس واجب تعالیٰ کہ نزد ایشان ہم
از عقل و نفس الطف و برتر است بطریق
اولیٰ از ہر موجود بہر موجود نزدیک تر
و قریب تر باشد و معیت بے قید او
بہر مخلوق حاصل بود و امثال این دلائل
و براہین بسیار است کہ از صاحبان
عقول صحیحہ پوشیدہ نیست اما آنچہ
بملکہ دراک خود آمدہ آنست کہ

قسم کے بیشمار واقعات ہیں کہ تمام عمر اوسکے تجربہ
میں ختم ہوگئی اور خارج میں اوسکے ایسے ایسے
آثار و نتائج ظاہر ہوئے کہ بالکل شک و شبہ کی
گنجائش نہ رہی۔

اور عقلی ثبوت یہ ہے کہ حضرات معقولیین کے
ہاں تمام مادیات میں تاثیرات و تصرفات
مجردات ہمیشہ متحقق و ثابت ہے جیسے عقول
و نفوس کو متصرف و مؤثر سمجھتے ہیں اور اُنکے
ہاں بھی حق سبحانہ عقول و نفوس سے الطف
و اعلی ہے تو وہ ہر ایک موجودات سے بطریق
اولیٰ تمام کے ساتھ زیادہ قریب و نزدیکتر
ہوگا۔

اور اوسکو ہر ایک مخلوق سے معیت بے
کیف حاصل ہوگی اس قسم کے بہت سے
دلائل و براہین ہیں جو ذوی العقول صحیحہ سے
پوشیدہ نہیں۔

اور ملکہ سے اس طرح مدرک ہوا ہے کہ

بعنایت الٰہی بسبب کثرت مراقبات
و مواظبه اشغال و دوام حالت حضور
مع اللہ کیفیتی در باطن پیدا شده
که ہر آن قوت دراکه بلا رجوع بدلائل
و براہین نقلیه و عقلیه بے شک و شبه
بنهجی ادراک ہستی حق می نماید که نفس
در انکار آن عاجز است و ہرگز
شبہات و وساوس ہیچ کی از شیاطین
الانس و الجن خلل انداز اطمینان قلبی
نمی شود اشهد ان لا اله الا الله
ولا حول ولا قوة الا بالله
عنان اختیار ہمه کس بدست اوست
ہر کرا خواہد مؤمن سازد و ہر کرا خواہد
بکفر اندازد من یهدی الله فلا
مضل له و من یضلله فلا هادی
له اما آنچه بالمکاشفه بر خویش روشن
شده آنست که الحمد لله بموجب تحدیث

بفضل الٰہی کثرت مراقبات و مداومت اشغال
اور دوام حضور مع اللہ سے باطن میں ایسی کیفیت
پیدا ہو گئی ہے کہ بیشک وشبہ بلا دلائل و براہین نقلیہ
و عقلیہ ہمیشہ قوت دراکہ ہستی الٰہی کا اس طرح ادراک
کر لیتی ہے کہ خود نفس اوسکے انکار سے بالکل عاجز
ہے اور کسی شیاطین الانس و الجن کے وساوس
و شبہات سے کبھی اطمینان قلبی میں خلل واقع نہیں
ہوتا۔ میں صدق دل سے اس امر کی بلا شبہ
شہادت دیتا ہوں کہ بجز خداے تعالے کے
کوئی معبود و موجود و مقصود نہیں مگر یہ بات محض
فضل الٰہی سے بلا میری قوت استطاعت حاصل
ہوتی ہے والحمد للہ علیٰ ذالک سب کی عنان
اختیار اوسی کے دست قدرت میں ہے جسے
چاہے مومن بناوے جسے چاہے نعوذ باللہ منہ کفر میں ڈالے
وہ جسے ہدایت بخشے اوسے کوئی گمراہ کرسکتا ہی اور وہی
جسے گمراہ کرے اوسے کوئی ہدایت کرسکتا ہی اور خود اپنے
ذاتی مکاشفہ سے بحمد اللہ صاف واضح ہو چکا ہے اور یہ صرف بحکم تحدیث

نعمۃ اللہ گفتہ می آید کہ اکثر اوقات
معاملتی بنبیان می آرند و مکشوفاتی
کشف میفرمایند کہ بموجب گفتہ حضرت
خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ہمہ امور اجمالی تفصیلی شدہ
و استدلالی کشفی گشتہ اللّٰھم صلّ
علیٰ محمّد وعلیٰ آل محمّد کما صلّیت
علےٰ ابراھیم وبارک علےٰ محمّد
وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم
وعلےٰ آل ابراھیم انک حمید مجید
الحمد للہ کہ ہمہ منازل و مقامات طی
گشت و نقطہ اخیرہ دائرہ بنقطہ اولے
پیوست لہ الحمد فی الاولےٰ والآخرۃ
ولہ الحکم والیہ ترجعون

نعمۃ اللہ سے اظہار کیا جاتا ہے) کہ اکثر اوقات
ایسے ایسے مکشوفات و مشاہدات محض اوسی کے
فضل سے حاصل ہوجاتے ہیں کہ جس سے بموجب
فرمودۂ حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ جمیع
امور اجمالی تفصیلی اور استدلالی کشفی ہوگئے
اور یہ تمام منازل و مقامات بطفیل سرور
کائنات فخر موجودات علیہ افضل التسلیمات
والصلوات طے ہوکر نقطہ اخیرہ دائرہ
نقطہ اولی سے متصل ہوگیا شکر شکر شکر
یا الٰہی تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور
آپ کی آل پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جیسی کہ
تونے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی
آل پر نازل فرمائی ہے۔ بیشک تو ہی قابل
ستائش و عظمت ہے۔
اول و آخر میں وہی حمد و ثنا کے سزاوار ہے
سب اوسیکا حکم ہو اور سب اوسیکے جانب آخر رجوع کرینگے

مقام مزار	تاریخ وصال	تاریخ ولادت	شجرۂ عالیہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم	نمبر شمار
مدینہ منورہ حجرہ صدیقہ	۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ		الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱
ایضاً	۲۲ جمادی الآخر سنہ ۱۳ھ		الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲
شہر مدائن	۱۰ رجب سنہ ۳۳ھ	عمر ۲۵۰ یا ۳۵۰ سال	الٰہی بحرمت حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۳
درمیان مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ	۲۴ جمادی الاول سنہ ۱۰۶ھ	عمر زائد از یکصد سال	الٰہی بحرمت حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴
بقیع قبہ اہل بیت	۱۵ رجب سنہ ۱۴۸ھ	۸ رمضان سنہ ۸۰ھ	الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵
شہر بسطام ملک فارس	۱۵ شعبان سنہ ۲۶۱ھ	سنہ ۱۳۶ھ	الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابویزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶
خرقان مضاف بسطام	۱۰ محرم سنہ ۴۲۵ھ	عمر شریف ۷۳ سال	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷
طوس عرف مشہد	۴ ربیع الاول سنہ ۴۷۷ھ	سنہ ۴۳۴ھ	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸
موضع مرو ملک فارس	۲۷ رجب سنہ ۵۳۵ھ	سنہ ۴۴۰ھ	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹
قصبہ غجدوان ۶ میل از بخارا	۱۲ ربیع الاول سنہ ۵۷۵ھ		الٰہی بحرمت خواجہ جہاں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰
موضع ریوگر ۶ میل از بخارا	یکم شوال سنہ ۷۱۶ھ		الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱
موضع انجیر فغنی ۳ میل از بخارا	۱۰ ربیع الاول سنہ ۷۱۵ھ		الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲
شہر خوارزم از ملک فارس	۲۷ رمضان سنہ ۷۲۱ھ		الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳
موضع سماس ۲ میل از بخارا	۱۰ جمادی الآخر سنہ ۷۵۵ھ		الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باباسماسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴
موضع سوخار ۲ میل از رامیتن	۱۵ جمادی الاخری سنہ ۷۷۲ھ		الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ	۱۵

نمبر شمار	شجرۂ عالیہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	جائے مزار مبارک
۱۶	الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران امام الطریقت غوث الخلق والخلیقہ حضرت بہاؤالدین نقشبند بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سنہ ۷۰۸ھ یا سنہ ۷۱۸ھ	۳ ربیع الاول سنہ ۷۹۱ھ	قصبۂ عارفان بسہ میل از بخارا
۱۷	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	.	۲۰ رجب سنہ ۸۰۲ھ	موضع توجقانیان از ملک ماوراء النہر
۱۸	الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	.	۵ صفر سنہ ۸۵۱ھ	موضع ہلفتو مضافات حصار ملک ماوراء النہر
۱۹	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	رمضان سنہ ۸۰۶ھ	۲۹ ربیع الاول سنہ ۸۹۵ھ	شہر سمرقند
۲۰	الٰہی بحرمت حضرت مولانا زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	.	یکم ربیع الاول سنہ ۹۳۶ھ	موضع وخش از ملک حصار
۲۱	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	.	۱۹ محرم سنہ ۹۷۰ھ	موضع اسفرار از شہر سبز ملک ماوراء النہر
۲۲	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سنہ ۹۱۸ھ	۲۳ شعبان سنہ ۱۰۰۸ھ	قصبۂ امکنگ بسہ میل از بخارا
۲۳	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سنہ ۹۷۱ھ یا سنہ ۹۷۲ھ	۲۵ جمادی الآخر سنہ ۱۰۱۲ھ	بیرون شہر دہلی اجمیری دروازہ
۲۴	الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سنہ ۹۷۱ھ	۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	روضۂ مطہر متصل سرہند ملک پنجاب
۲۵	الٰہی بحرمت قطب ارشاد و قیوم عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم مجددی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۰۰۷ ہجری	۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ ہجری	روضہ متصل سرہند ملک پنجاب
۲۶	الٰہی بحرمت سلطان الاولیا حضرت شیخ سیف الدین مجددی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سنہ ۱۰۴۹ ہجری	۲۸ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۰۹۶ھ	ایضاً
۲۷	الٰہی بحرمت حضرت سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	-	۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۵ھ	بیرون موضع غیاث پور متعلق بدایون

نمبر شمار	شجرۂ عالیہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	جائے مزار مبارک
۲۸	الٰہی بحرمت قیم طریقہ احمدیہ محیی سنن نبویہ شمس الدین حبیب اللہ حضرت مرزا جان جاناں مظہر شہید علوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱	۱۰ محرم الحرام ۱۱۹۵ھ	شہر دہلی خانقاہ حضرت غلام علی شاہ صاحب
۲۹	الٰہی بحرمت مجدد الثالث عشر نائب خیر البشر خلیفہ خدا مروج			
۲۹	شریعت مصطفیٰ حضرت مولانا عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی علوی دھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سنہ ۱۱۸۵ھ	۲۲ صفر ۱۲۴۰ھ	خانقاہ خورد دہلی
۳۰	الٰہی بحرمت حضرت مولانا شیخ محمد جان شیخ الحرم رضی اللہ عنہ	.	سنہ ۱۲۶۶ھ	مکہ معظمہ
۳۱	الٰہی محبوب رب العالمین حضرت مولانا نظام الدین رضی اللہ عنہ	عمر شریف زائد از صد سال	یوم سہ شنبہ ۱۸ جمادی الاخری سنہ ۱۳۰۱ھ	ترکیسر ضلع صورت
۳۲	الٰہی بحرمت قیوم زمان غوث جہان قطب دوران حضرت مولانا شاہ ابو محمد عبد الاحد سلیمان بن مولانا حافظ احمد دیوان المعروف بحضرت شاہ صوفی صاحب رضی اللہ عنہ حنفی مجددی نقشبندی قادری شاذلی چشتی سہروردی لاجپوری سورتی راحقر محمد یوسف عفی عنہ رحم فرمان واز برکات این اکابر بہرہ وافر عطا کن و بہر دو جہاں بعفو و عافیت دار۔ آمین یارب العالمین	عمر شریف زائد از صد سال	یوم چہار شنبہ بستم ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۳ھ	شہر سورت متصل اسٹیشن مدرسہ صوفیہ خانقاہ

نمبر شمار	شجرۂ طیبہ حضرات قادریہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم	تاریخ ولادت	تاریخ وصال	مقام مزار
۱	الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ نوشتہ شد		
۲	الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ	۱۳ رجب بعد واقعۂ فیل تیس سال	۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ	نجف اشرف
۳	الٰہی بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵ رمضان سنہ ۳ھ	۵ ربیع الاول سنہ ۴۹ھ	بقیع قبہ اہل بیت
۴	الٰہی بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴ شعبان سنہ ۴ھ	۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ	مقام کربلا
۵	الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵ شعبان سنہ ۳۳ھ یا ۳۶ یا ۳۸	۱۸ محرم سنہ ۹۳ھ یا ۹۵ھ	بقیع قبہ اہل بیت
۶	الٰہی بحرمت حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳ صفر سنہ ۵۷ھ	۲۳ صفر سنہ ۱۱۴ھ	ایضاً
۷	الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	.	در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مذکور شد	.
۸	الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷ صفر سنہ ۱۲۸ھ	۲۵ رجب سنہ ۱۸۳ھ	شہر بغداد شریف
۹	الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ شوال سنہ ۱۵۳ھ	یکم صفر سنہ ۲۰۳ھ	شہر طوس
۱۰	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۵۶ھ	۱۰ محرم سنہ ۲۰۰ھ	شہر بغداد شریف
۱۱	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	.	۳ رمضان سنہ ۲۵۳ھ	ایضاً
۱۲	الٰہی بحرمت سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	.	۲۷ رجب سنہ ۲۹۷ھ	ایضاً
۱۳	الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوبکر محمد بن دلف شبلی رضی اللہ عنہ	سنہ ۲۴۷ھ	۲۷ ذی الحجہ سنہ ۳۳۴ھ	ایضاً
۱۴	الٰہی بحرمت شیخ عبد العزیز بن الحارث تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	.	۱ ذی الحجہ سنہ ۳۳۳ھ	ملک یمن نزد کوہستان

نمبر شمار	شجرہ طیبہ حضرات قادریہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم	تاریخ ولادت	تاریخ وصال	مزار مبارک
۱۵	الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی رضی اللہ عنہ	•	جمادی الاخری ۴۲۵ھ	بغداد شریف
۱۶	الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالفرح محمد طوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	•	سنہ ۴۴۷ھ	طرطوس
۱۷	الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سنہ ۴۰۹ھ	۳ محرم سنہ ۴۸۶ھ	بغداد شریف
۱۸	الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	•	۱۰ محرم سنہ ۵۱۳ھ	•
۱۹	الٰہی بحرمت قطب ربانی محبوب سبحانی امام الطریقت حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	یکم رمضان ۴۷۱ھ	۹ یا ۱۷ ربیع الثانی ۵۶۱ھ	بغداد شریف
۲۰	الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۸ ذیقعدہ ۵۲۸ھ	رمضان سنہ ۶۳۲ھ	ایضاً
۲۱	الٰہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ	۲۱ رمضان ۶۳۰ھ	۱ شعبان سنہ ۷۶۱ھ	ایضاً
۲۲	الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالوہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴ ربیع الثانی ۶۵۷ھ	۱۴ شعبان سنہ ۷۹۹ھ	ینبع ملک عرب
۲۳	الٰہی بحرمت حضرت سید بہاؤالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	عمر زائد از ۲۰۰ سال	۱۲ شوال سنہ ۹۱۲ھ	طوس یا قلعہ تلمبہ
۲۴	الٰہی بحرمت حضرت سید عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴ شعبان ۶۹۹ سنہ	۱۶ رمضان سنہ ۸۴۳ھ	کوقند نزد سرحد بخارا
۲۵	الٰہی بحرمت حضرت شمس الدین صحرائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۷ رمضان ۷۹۰ھ	۱۵ ربیع الاول سنہ ۸۹۰ھ	صحرای سمرقند
۲۶	الٰہی بحرمت حضرت سید گدا رحمن اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ رجب سنہ ۸۱۲ھ	۱۳ جمادی الاول سنہ ۸۹۰ھ	کشمیر نزد مسجد [illegible]
۲۷	الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶ جمادی الآخر ۸۴۲ھ	۸ صفر سنہ ۹۹۴ھ	طبرستان
۲۸	الٰہی بحرمت حضرت سید گدا رحمن ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲ رمضان ۹۴۳ھ	۱۲ ربیع الثانی سنہ ۹۸۴ھ	خسیر
۲۹	الٰہی بحرمت حضرت شاہ فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴ صفر ۸۷۴ھ	۱۷ محرم سنہ ۹۹۹ھ	حیدرآباد سندھ

نمبر شمار	شجرہ طیبہ حضرات قادریہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم	تاریخ ولادت	تاریخ وصال	مزار
۳۰	الٰہی بحرمت حضرت شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳ رجب سنہ [illegible]	۱۷ جمادی الآخر سنہ ۹۸۱ھ	کیتھلی از ملتان
۳۱	الٰہی بحرمت حضرت شاہ سکندر کیتھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶ شعبان سنہ ۹۰۳ھ	سنہ ۱۰۲۳ھ	ایضاً
۳۲	الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی امام الطریقت حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	درسلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مرقوم شد		
۳۳	الٰہی بحرمت خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد سعید سرہندی رضی اللہ عنہ	شعبان سنہ ۱۰۰۵ھ	۲۷ جمادی الآخر سنہ ۱۰۷۰ھ	روضہ
۳۴	الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد الاحد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سنہ ۱۰۵۰ھ	۲۷ ذی الحجۃ سنہ ۱۱۲۶ھ	ایضاً
۳۵	الٰہی بحرمت شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد عابد سنامی رضی اللہ عنہ	.	۱۵ رمضان سنہ ۱۱۶۰ھ	بیرون دہلی نزد سبزی منڈی
۳۶	الٰہی بحرمت شمس الدین حبیب اللہ حضرت مرزا جان جاناں مظہر شہید علوی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	درسلسلہ نقشبندیہ مجددیہ رقم شد		
۳۷	الٰہی بحرمت خلیفۂ خدا مروج شریعت مصطفیٰ قطب ارشاد غوث ابدال و اوتاد حضرت شاہ غلام علی علوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ		ایضاً	
۳۸	الٰہی بحرمت حضرت مولانا شیخ محمد جان شیخ الحرم رضی اللہ عنہ	عمر شریف زائد از صد سال	یوم سہ شنبہ ۱۱ جمادی الاخری سنہ ۱۲۸۲ ہجری	ترکیسر ضلع سورت
۳۹	الٰہی بحرمت محبوب رب العالمین حضرت مولانا نظام الدین رضی اللہ عنہ			
۴۰	الٰہی بحرمت قیوم زمان غوث جہان قطب دوران حضرت مولانا شاہ ابو محمد عبد الاحد سلیمان بن مولانا حافظ دیوان المعروف بحضرت شاہ صوفی صاحب رضی اللہ عنہ حنفی مجددی نقشبندی	عمر شریف زائد از صد سال	یوم چہار شنبہ بستم جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۴۳ھ	شہر سورت متصل اسٹیشن خانقاہ صوفیہ

مزار شریف	تاریخ وصال	تاریخ ولادت	شجرہ طیبہ حضرات قادریہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم	نمبر
			قادری شاذلی چشتی سہروردی لاجپوری سورتی	
			براحقر محمد یوسف عفی عنہ رحم فرما و از برکات این اکابر بہرہ وافر عطا کن و بہر دو جہان بعفو و عافیت دار آمین یارب العالمین	۴۱

شجرۂ قدسیہ حضرات چشتیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم

مزار شریف	تاریخ وصال	تاریخ ولادت	شجرہ	نمبر
در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ تحریر نمود			الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱
در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ تحریر شد			الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ	۲
شہر بصرہ	۴ رجب سنہ ۱۱۰ھ	سنہ ۲۱ھ	الٰہی بحرمت خیر التابعین حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳
ایضاً	۲۷ صفر سنہ ۱۷۷ھ	.	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴
مکہ معظمہ	۳ ربیع الاول سنہ ۱۸۷ھ	.	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵
قلعہ سوقین ساحل بحر روم	۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۶۱ھ	عمر شریف ۱۰۲ سال	الٰہی بحرمت حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶
.	۱۴ شوال سنہ ۲۷۶ھ	.	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷
بصرہ	۷ شوال سنہ ۲۸۶ھ	عمر شریف ۱۶۰ یا ۱۳۰ سال	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امین الدین ہبیرہ بصری رضی اللہ عنہ	۸
.	۱۴ محرم سنہ ۲۹۹ھ	.	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابراہیم اسحٰق علوی دینوری رضی اللہ عنہ	۹

مزار	تاریخ وصال	تاریخ ولادت	شجرۂ قدسیہ حضرات چشتیہ قدس اللہ اسرارہم	نمبر
عکہ ملک شام	۴ ربیع الثانی ۳۲۹ھ	.	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو اسحٰق شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰
قصبہ چشتی	یکم جمادی الثانی ۳۵۵ھ	۳ جمادی الآخر ۲۶۰ھ	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱
ایضاً	۴ ربیع الاول ۴۱۱ھ	۳۳۱ھ	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲
ایضاً	۴ ربیع الثانی ۴۵۹ھ	.	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رضی اللہ عنہ	۱۳
ایضاً	یکم رجب ۵۲۷ھ	۴۳۰ھ	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴
قنوج	۶ رجب ۶۱۲ھ	عمر شریف ۱۲۰ سال	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵
مکہ معظمہ دروازہ مکان محمد بن عون	۶ شوال ۶۱۷ھ	عمر شریف ۹۱ سال	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶
اجمیر شریف	۶ رجب ۶۳۳ھ	۵۳۷ھ	الٰہی بحرمت قطب ہندوستان امام الطریقہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۷
قصبہ مہرولی عرف قطب صاحب	۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ھ	عمر شریف ۵۲ سال	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضی اللہ عنہ	۱۸
قصبہ پاکپٹن	۵ محرم ۶۶۴ھ	.	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۹
قصبہ کلیر	۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ	.	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مخدوم علی صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۰
قصبہ پانی پت	۱۹ شعبان ۷۱۵ھ	.	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رضی اللہ عنہ	۲۱
ایضاً	۱۳ ربیع الاول ۷۶۵ھ	.	الٰہی بحرمت حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی رضی اللہ عنہ	۲۲
قصبہ رُدَولی	۸۳۶ھ		الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد الحق ردولوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳
ایضاً	۱۷ صفر ۸۵۹ھ	عمر شریف ۱۰۳ سال	الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد عارف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۴

نمبر شمار	شجرۂ قدسیہ حضرات چشتیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم	سنہ ولادت	تاریخ وصال	مقام مزار
۲۵	الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد بن عارف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	.	۲۶ ربیع الثانی سنہ ۸۴۰ھ	لکھنؤ
۲۶	الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	.	۲۳ جمادی الآخر سنہ ۹۴۵ھ	قصبہ گنگوہ
۲۷	الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	.	۴ شوال سنہ ۹۸۳ھ	ایضاً
۲۸	الٰہی بحرمت حضرت مخدوم عبدالاحد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سنہ ۹۲۷ھ	۲۷ رجب سنہ ۱۰۰۷ھ	بیرون سرہند
۲۹	الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	در سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ ذکر یافت		
۳۰	الٰہی بحرمت خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد سعید سرہندی مجددی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	در سلسلۂ قادریہ مجددیہ مذکور شد		
۳۱	الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ایضاً		
۳۲	الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ایضاً		
۳۳	الٰہی بحرمت شمس الدین حبیب اللہ حضرت مرزا مظہر جان جانان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	در سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ رقم گشت		
۳۴	الٰہی بحرمت خلیفۂ خدا نائب مناب مصطفیٰ حضرت شاہ غلام علی علوی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ایضاً		
۳۵	الٰہی بحرمت حضرت مولانا شیخ محمد جان شیخ الحرم رضی اللہ عنہ	.	۱۲۶۶ھ	مکہ معظمہ .
۳۶	الٰہی بحرمت محبوب رب العالمین حضرت مولانا نظام الدین رضی اللہ عنہ	عمر شریف نام دو صد سال	یوم سہ شنبہ ۷ جمادی الآخر ۱۳۰۰ھ	ترکیسر ضلع سورت

[illegible]	شجرۂ قدسیہ حضرات چشتیہ قدس اللہ تعالی اسرارہم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۷	الٰہی بحرمت قیوم زمان غوث جہان قطب دوراں حضرات مولانا شاہ ابو محمد عبد الاحد سلیمان بن مولانا حافظ احمد دیولون المعروف بحضرت شاہ صوفی صاحب رضی اللہ عنہ حنفی مجددی نقشبندی قادری شاذلی چشتی سہروردی لاجپوری سورتی براحقر محمد یوسف عفی عنہ رحم فرماں واز برکات این اکابر بہرۂ وافر عطا کن و بہر دو جہاں بعفو وعافیت دار آمین یا رب العالمین	عمر شریف زائد از صد سال.	یوم چہار شنبہ ستم جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۴۳ھ	شہر سورت سٹیشن متصل خانقاہ صوفیہ

شجرۂ زکیہ حضرات سہروردیہ قدس اللہ تعالی اسرارہم

۱	الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم	در سلسلۂ نقشبندیہ قلمی شد
۲	الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ	در سلسلۂ قادریہ مجددیہ مذکور گشت
۳	الٰہی بحرمت خیر التابعین حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ	در سلسلۂ چشتیہ مجددیہ تحریر پذیرفت
۴	الٰہی بحرمت حضرت حبیب عجمی رضی اللہ تعالی عنہ	۳ ربیع الثانی سنہ ۱۵۶ھ بصرہ
۵	الٰہی بحرمت حضرت داؤد طائی رضی اللہ تعالی عنہ	۲۸ ربیع الاولی سنہ ۱۶۵ھ بغداد شریف

نمبر	شجرۂ زکیہ حضرات سہروردیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم	تاریخ ولادت	تاریخ وصال	جائے مزار
٦	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	در سلسلہ قادریہ مجددیہ نوشتہ شد		
٧	الٰہی بحرمت حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ		ایضاً	
٨	الٰہی بحرمت سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ		ایضاً	
٩	الٰہی بحرمت حضرت ممشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ		١٤ محرم ٢٩٩ھ	
١٠	الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد اسود دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ		ذی الحجہ ٣٤٠ھ	سمرقند
١١	الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ		رجب ٣٣٢ھ	
١٢	الٰہی بحرمت حضرت شیخ قاضی وجیہ الدین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ		٥٦٦ھ	بغداد شریف
١٣	الٰہی بحرمت حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القادر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ		١٣ جمادی الاخری ٥٦٣ھ	بغداد شریف
١٤	الٰہی بحرمت شیخ الشیوخ امام الطریقہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	رجب ٥٣٩ھ	یکم محرم ٦٣٢ھ	ایضاً
١٥	الٰہی بحرمت حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رضی اللہ عنہ	٥٦٦ھ	٧ صفر ٦٦١ھ	ملتان
١٦	الٰہی بحرمت حضرت شیخ صدر الدین عارف رضی اللہ عنہ		٢٠ ذی الحجہ ٦٨٤ھ	ایضاً
١٧	الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح رضی اللہ عنہ	٩ رمضان ٦٤٩ھ	١٦ رجب ٧٣٥ھ	ایضاً
١٨	الٰہی بحرمت حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت حضرت سید جلال الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	١٥ شعبان ٧٠٧ھ	١٠ ذی الحجہ ٧٨٥ھ	اوچہ تابع ملتان

[illegible]	شجرۂ زکیہ حضرات سہروردیہ قدس اللہ اسرارہم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹	الٰہی بحرمت حضرت سید بہرائچی رضی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ		۲۵ رمضان ۸۶۴ھ	بہرائچ
۲۰	الٰہی بحرمت حضرت شیخ بڈھن بہرائچی رضی اللہ تعالیٰ عنہ		۱۳ شوال ۸۸۰ھ	بہرائچ
۲۱	الٰہی بحرمت حضرت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی رضی اللہ عنہ		۱۶ محرم ۸۹۹ھ	فیض آباد
۲۲	الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
۲۳	الٰہی بحرمت حضرت شیخ مخدوم عبد الاحد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
۲۴	الٰہی بحرمت امام الطریقۃ مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
۲۵	الٰہی بحرمت خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد سعید سرہندی رضی اللہ عنہ			
۲۶	الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد الاحد مجددی سرہندی رضی اللہ عنہ			
۲۷	الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
۲۸	الٰہی بحرمت شمس الدین حبیب اللہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں علوی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
۲۹	الٰہی بحرمت خلیفۂ خدا مروج شریعت طریقت مصطفیٰ حضرت شاہ غلام علی علوی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
۳۰	الٰہی بحرمت حضرت مولانا شیخ محمد جان شیخ الحرم رضی اللہ عنہ		۱۲۶۶ھ	مکہ معظمہ
۳۱	الٰہی بحرمت محبوب رب العالمین حضرت مولانا نظام الدین رضی اللہ عنہ	عمر شریف [illegible] سال	یوم سہ شنبہ ۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۲ھ	ترکیسر ضلع سورت

نمبر شمار	شجرۂ زکیہ حضرات سہروردیہ قدس اللہ اسرارہم	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مدفن
۳۲	الٰہی بحرمت قیوم زمان غوث جہاں قطب دوراں حضرت مولانا شاہ ابو محمد عبدالاحد سلیمان بن مولانا حافظ احمد دیوان المعروف بحضرت شاہ صوفی صاحب رضی اللہ عنہ حنفی مجددی نقشبندی قادری شاذلی چشتی سہروردی لاجپوری سورتی بر احقر محمد یوسف عفی عنہ رحم فرما و از برکات این اکابر بہرۂ وافر عطا کن و بہر دو جہان بعفو و عافیت دار آمین یا ربّ العالمین	عمر شریف زائد از صد سال	یوم چہار شنبہ بستم جمادی الاولیٰ ۱۳۴۳ھ	شہر سورت متصل شیشہ خانقاہ صوفیہ

شجرۂ طیّبہ سلسلہ طریقہ شاذلیہ ادریسیہ رشیدیہ قدس سرہم

نمبر شمار	اسمائے عظام ذوالاحترام	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مدفن
۱	الٰہی بحرمتہ و برکت سید الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲ ربیع الاول	۱۲ ربیع الاول	مدینہ طیبہ
۲	الٰہی بحرمتہ و برکت سیدنا الخضر علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام	من زمان موسیٰ علیہ السلام	بقید حیات الی الآن	.
۳	الٰہی بحرمتہ و برکت سیدی سید عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ	عمر شریف ۳۴ سال	۱۱۳۱ھ	فاس
۴	الٰہی بحرمتہ و برکت سیدی سید عبدالوہاب التازی رضی اللہ عنہ	عمر شریف ۱۳۲ سال		
۵	الٰہی بحرمتہ و برکت قطب الاقطاب سیدی سید احمد بن ادریس رضی اللہ عنہ		۱۲۵۳ھ	قریہ صبیا قریب ابی عریش
۶	الٰہی بحرمتہ و برکت غوث الزمان سیدی شیخ ابراہیم الرشید رضی اللہ عنہ	.	.	مکہ معظمہ

اسمائے عظام ذوالاحترام	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مدفن
الٰہی بحرمتہ وبرکت قطب العالم غوث الاسلام سیدی شیخ ابو محمد عبدالاحد حضرت شاہ صوفی سلیمان بن حافظ احمد دیوان رضی اللہ عنہ بر بندۂ محمد یوسف رحم فرما و محبت و معرفت و ذوق و شوق خود عطا فرما	عمر شریف زاید از صد سال	چہار شنبہ ۲۰ جمادی الاولی سنہ ۱۳۴۳ھ	شہر سورت متصل اسٹیشن خانقاہ صوفیہ

شجرۂ طیبہ مع مناجات دعائیہ منظومہ از حضرت مولانا و مرشدنا عارف باللہ شاہ صوفی سلیمان بن حافظ احمد دیوان قدس اللہ سرہ العزیز

(بیت ۱) خداوندا توئی معبود و موجود — خداوندا توئی مقصود و مشہود

(بیت ۲) توئی اول بہر جائی است حاضر — توئی آخر بہر شئی است ناظر

(بیت ۳) توئی باطن ز نور چشم ظاہر — توئی ظاہر ز نور نور باصر

(بیت ۴) توئی معشوق و عاشق عشق جاناں — توئی اَحببتُ اَعرَف عین اعیان

(بیت ۵) پئے اظہار حب و سبق رحمت — کشیدی از عدم ما را بفضلت

(بیت ۶) ز محبوباں وسیلہ را بہانہ — نہادی بہر بخشش درمیانہ

(بیت ۷) بفضل و وسع رحمت آورم پیش — وسیلہ عفو سازم بخشش خویش

(بیت ۸) باکرام محمد رحمتش نام — نگاہ رحم کن ذی رحم و اکرام

(بیت ۹) شفیع ما کنی روز قیامت — کشائی باب رحمت از شفاعت

(بیت ۱۰) ز فیض آن نبی خضر برحق — دلم را زندہ گردان ز یاد مطلق

به شیخ عبد العزیز عارف الله / کنی این بنده را مقبول درگاه

ز بهر سیدی عبد الوهابم / ز شیطان شو پناهم چون شهابم

بقطب سیدی احمد بن ادریس / ز عشقت پر کنم دل درس و تدریس

با براهیم الرّشیدی شیخ عارف / خلیل الله پیرم پر معارف

با خوان طریق احمدیّه / با حباب طریق شاذلیه

به پیران طریق سرّ مطلق / چو خواجه بو الحسن آن واصل حق

چو خواجه شاه عبد الله شطار / بهوشی پرده ام در روز اظهار

بغوث پاک محی الدین شه دین / رسانی در مقام وجد و تمکین

مقام فخر زیشان فخر منشان / مکرّم تر ز غوثان و ز قطبان

بآن شیخ نظام الدین پیرم / به برکاتش کنی روشن ضمیرم

به برکات محمّد جان باقی / می باقی بنوشان رب ساقی

بآن شیخ غلام شاه علیشاه / مرا با کعبهٔ مقصود ده راه

بآن شیخ شهاب الدین سهرورد / معطّر کن دماغم را بخوش ورد

بحضرات بهائی بهر مسندی / بسلک نقشبندم نقشبندی

بشاه عبد الغنیّ عارف الله / محدّث عالم بالله بالله

ز فیض فضل رحمن شیخ ارشاد / خراب آباد ما کن گنج آباد

بمعصوم محمّد پیر معصوم / که اسرار لطائف زوست مفهوم

با آن حضرت مجدد الف ثانی | کز و مکشوف اسرار معانی
با آن خواجه معین الدین چشتی | خلاصی ده مرا از رنج و زشتی
طفیل خاصگان از آل و اصحاب | بحضرات شهید ابدال و اقطاب
تمامی حاجت ما را بر آری | بسلک بندگان خود شماری
بحق خواجگان در دین و دنیا | بعفو و عافیت داری خدایا
ز شرح صدر بخشی نور ایقان | کشائی سینه ام از نور عرفان
بجذب عشقت از خود ده رهائی | ز دیدار لقایت بخش شاهی
بیاور دوم همه را در جنابت | ز حسن خاتمه بخشی کرامت
بیادت جان مسکین بر بآخر | همین است آرزوی از تو داور
برحم عامت ای حنان و منان | بحسن ظن بتو آیم بایمان
دران تنگی وحشت گور هیبت | انیس وحشتم شو صدر جنت
ز مکر و حیلهای نفس و شیطان | مکن با من بتنگی راه احسان
به پاکان زیر سایه عرش گردان | لواء الحمد تاج شاه مردان
بحق این همه بخشیم حقا | مرا و والدین و اهل ما را
دَعَوْتُ اللہ بالفضلِ العظامی | وَحَدْتُ اللہ بالجود للنعامی
بضاعت جز گناهم نیست یارب | بجز فضلت پناهم نیست یارب
الٰهی بس منم بنده گنهگار | بهر روزی ز تو بگریخت صد بار

دلی نگذاشتی دستور رحمت
زما وانه گرفتی فیض فضلت

خروشم زانکه نامم شد گنهگار
ترا نامی بود ستّار و غفّار

کریم العفو ستّار العیوبی
میا با انتقامی در ذنوبی

کریم العفو حیّ لم یزالی
کثیر الخیر شاه بیمثالی

ز یاد خود مکن معزول ما را
بقهر خود مکن مخذول ما را

بغیر خود مکن مشغول ما را
بمقبولان شمر ما را خدایا

مکن با ابتلای رسوای ما را
مکن با امتلای اغوای ما را

مکن خوارم بعزّت ربّ عزّت
مکن شرمندگی با کسر و ذلّت

منم چون پشت ریش اشتر خید
مهارم کش بتوفیق و بتوحید

بما مگذار ما را ای خداوند
بدست تفرقه مسپار پیوند

اگر پرسی ندارم حجّت من
وگر سوزی ندارم طاقت من

اگر بخشی بجز تو کیست داور
کند با تو دران چونی دلاور

به بنده هرچه بخشی عین دین بخش
رضای خویش را باخوش قرین بخش

منم یک بندهٔ چون قطرهٔ ناپاک
به بحر جود تو چه پاک و ناپاک

توئی از خاک شوره مسکینی تا بن
توئی با نان مرده میدهی جان

توئی ای آنکه بی ره رابری راه
کنی پیغمبری از خاک و از ماه

ترا کاری بود تبدیل اعیان
مرا کاری بود عصیان و نسیان

مبدّل کن مرا عصیان بخلعت | جهولم من مراده صبر وعلمت
چو بر نیکان بود بخشایش تو | بمن بدکار که آن آورد رو
اگر ظالم وگرنه بنده ام من | بناز فضل تو پرورده ام من
اغثني یا غیاث المستغیث | برحمتك استغیث یا غیاثي
اگر خارم ویا گل صنعت تو | جبینم را نوشته خطیۂ تو
بعفوت ده پناهم از عذابت | پناہے بارضاے از عقابت
چو عفو ورحم اوسع شد بهر شیٔ | انا الشیٔ وانا کالشیٔ لا شیٔ
تبوا از ذات تو آرم که وسیله | که جز ذات کریمه نیست حیله
فصلّ یا الهی بالمحمّد | بسبطین وباصحاب آل امجد
باقرب تر وسیله در جنابت | بیارم الغیاث ومستغاثت
رسان از من صلوة بے حد وعد | به پیغمبر باصحاب وآل امجد
مقام عالی محمود شاه ہست | بدرجات رفیع الشان شان ہست
الٰهی بالحبیبك جئت وصلك | الٰهی ما الوَسِیلہ غیر فضلك
اَنَا اَتِي بِالْوَسِیْلَكْ یا حبیبي | فَتَشَفَّعْ عِنْدَ رَبِّكْ یا نبيّ
فَتَشَفَّعْ یا نبيّ بالفضیله | لَنَا لَا غَیْرُهُ فِیْنَا وسیله
بآن صَلّٰی عَلَیْكَ اللہ ربّي | بآن صَلّٰی عَلَیْكَ اللہ حسبي
درود حق تعالی وسلامش | بآن حق یا رسول اللہ نامش

أغثني یا رسول الله أغثني — أغثني یا حبیب الله أغثني

تو ابر رحمتی ور رحم عالم — بباری بر زمین خشک حالم

چو کحل بینش ما خاک کویت — کجا فرما شوم با آبرویت

رؤفی و رحیمی و مکرم — ترحم یا نبی الله ترحم

نه آخر رحمۃ للعالمین — مشفع شافع آن یوم دینی

دراں روزے کہ ہول و ہول خیزاں — که لا ینفع بنون و مال و جیران

بجز تو کیست ماذون یا شفیعا — بجز تو کیست مامون یا نبیا

خدایا از طفیل پاک حضرت — نه ریزی آبرویم روز حسرت

شفاعت جو و بخشش یا کرامت — بجز مایان گنهگاران کرا هست

اگرچه غرق دریائے گناهم — ولے چوں وسع رحمت زو پناهم

چو امت مذنب رب غفور است — کدام از رحم تو مهجور و دور است

برحم عامت ای حنان و منان — بحسن ظن بتو آیم با یمان

منم مورے ضعیف بنده زار — نوازی صد سلیمان عفو کردار

بروز حشر حافظ شو بدیوان — پئے خاصان صوفی صدق نشان

بدیوان قیامت شافعم شو — پئے خاصان صوفی حافظم شو

تتمه

زحسن گنج مخفی سر سرمد — بعشقش زد تجلی نام احمد

بملک قدس قدوسی مقدس — بسبوحی مسبح فیض اقدس

بعزّ عظمت جبروت ممتاز — بتاج کبریائی نازدر ناز

ازان خلوت بجلوت عکس انداخت — محمد نام وحدت آن احد داشت

همه سبّوحیان سبحان اعلی — زدند و قدسیان ذی ملک تعالی

چو آن شاهد جمیل اوصاف اقدس — ظهور حسنش این آفاق و انفس

متقیّد چون بود آن ذات مطلق — بکثرت وحدتش بنمود حق حق

شوم چون نحن اقرب یعنی ربّی — ندا نازان بگوشم معی ربّی

محمد یک شجر از شجرهٔ نور — منوّر عالم این نور علی نور

شهادت گشت چون شاهد مشهود — باشهد شاهدیم عین معهود

زهر شاخ و زهر برگ این ثمر زن — منم حقّم رسول بر حقم من

فنایم کن کنون در ذات نورم — بخلوت انجمن بخشی حضورم

الٰهی از خودم بستان و لم کن — بنور پاک برهمن اشتملم کن

اگرچه حُجُب ظلمانی جسمم — فگلنده دُور و مهجورم باسمم

بفضل و لطف چون باری تعالی — نمودی راه ما را راه الّا

کنون انعام توفیقت کشیده — بیا دم وا دجام می چشیده

ازان الّا بالله چون درآریم — وزان هو هو بجز هو هو نداریم

بهوش و جهه وجه الله باشم — بسرّ لی معی آگاه باشم

چو شنوم شنوم از شنوائی تو — چو بینم بینم از بینائی تو

چو دانم از حق حق بدانم
چو گویم گویم از حق حق بگویم

بعہد آن الست آگاہ گردان
بخُم ؐ می مرادل شاد گردان

کہ بی یسمع و بی یبصر شوم من
و بی ینطق و بی یمشی شوم من

بدیوان قیامت حافظم شو
پیٔے خاصان صوفی شافعم شو

دربیان عقائد اہل سنت وجماعت

اللہ اللہ ہی سوتو اور شي سو تو
اللہ اللہ نین سو ہم ہین ہے سو تو

ہے محمد مصطفٰے برحق رسول
جان و دل سے میں کیا اسکو قبول

ربّ کہا تمکو دیا ہوں میں وجود
تم پچھانو اور کرو مجھ کو سجود

اِس لیے ربّ کی پچھانت فرض ہے
بعد از ان رب کی عبادت فرض ہے

جن عقاید سے پچھانت نا کرے
رب کہا آخر کو وہ کافر مرے

سب کہے ہیں فرض ہے مانباپ کو
ہوشمین خبوقت پہ فرزند ہو

پہلے کلمہ سے زبان ہے کھولنا
یہ عقیدہ بعد اوسکو بولنا

دربیان اثبات او تعالٰی

مہر و مہ ارض و سما اور رات دن
عرش و کرسی جسم و جان اور انس و جن

ہے تغیّر اونکے تیئں ہر آن میں
سب نوے ہیں دیکھ تو ہر شان میں

تا بناوین جب تلک ان کو مگر
نین بنے گی جز و کل پو کر نظر

سب کا خالق ایک ہے اور لاشریک
نا صفت اور ذات میں اُسکا شریک

جبکہ یک ہستی اوپر دوراج ہو
ہان او ہستی آن میں تاراج ہو

ایک ہے گر دو کہیں ناقص دو ہو
آہ ناقص مبدء عالم نہو

بیجہت ہے گر جہت میں ہو نزول
ہمکو جون ہی اوسکو ہو یوں عرض وطول

او غنی ہے اوسکو ہے ذاتی وجود
غیر سے پاوے تو ہو نقصان بود

او سدا بے عیب ہے گر عیب ہو
نین خدائی کے لئے لائق ہے او

اوسکو حاصل ذات سے ہووے صفات
غیر سے پاوے تو ہو محتاج ذات

دربیان منزہ بودن او تعالی

حق صفت سے ہی تبریٰ پاک او
ابتدا اور انتہا نا اوسکو ہو

کم نہ ہووے ذات اوسکی اور زیاد
ہے مبرّا از حلول و اتحاد

عرض و جوہر او نہوا اور متّصل
داخل و خارج نہوا اور منفصل

لامس و ملموس نین ہے اور دُور
ہان زمین آسمان ہے اُسکا نُور

ہے مبرّا اور صمد تعطیل سے
ہے منزّہ اور صمد تعلیل سے

نا اوسے ہے باپ ہان نا اُسکو پوت
ہے خدا سُبحان حیٌّ لَا یمُوت

متّصف ہے ذات با وصف کمال
ہے مبرّا از ہمہ نقص و زوال

دربیان نسبت ظہور فیض او تعالی

اللہ اللہ ہے لطیف وہ اور خبیر
ماسوی اللہ میں نہوا اوسکا نظیر

رب تھا جب کوئی نین تھے اسکے ساتھ
سب ہیں فانی ہے سو باقی اوسکی ذات

ہر وہی اور اوّل و آخر وہی
ہے وہی اور باطن و ظاہر وہی

ہے سوا وہے آشکارا اور نہان
ہے سو وہ قدرت سے ہے ہر جا عیان

جان اور دل اُسکے ہے فرمان میں
جلوہ گر قدرت سے وہ ہر شان میں

جزو کل کے ساتھ ہے یکسان پر
پیش و پس نا اوسکو ہو زیر و زبر

عرش کی نسبت ہی جیسی اُسکے ساتھ
فرش کی نسبت ہی ویسی اُسکے ساتھ

ہے سو ہر شئی کی حقیقت بے خلل
ہان رہے ثابت حقیقت بر محل

در بیان وحدت او تعالیٰ

ہے خدا موجود اپنی ذات سے
ذات اوسکی ہے غنی سب بات سے

وہ ہے خالق اُسکو ہے لائق قدم
ہیں دو عالم ناقص و حادث عدم

وہ ہے بیچون بیچگونہ بے مثال
بے شبہ ہے بے نمونہ بے زوال

بے جہت ہے بے زمان ہے بے مکان
اُسکو نہیں حد ذات اُسکی بے نشان

ہے سو او واحد حقیقی بود ہے
نا عدد ہے اور نہ وہ معدود ہے

نام اُسکے بے نہایت اور صفات
پاک ہیں بے عیب ہیں جون اسکی ذات

در بیان وجود او تعالیٰ

ذات ہے سبحان کی عین وجود
ہے ہماری ذات پر زاید ہے بود

ہے سو وہ اوسکو ہستی اور قدم
نین سو یہ ہے شکل و صورت اور عدم

نور ہستی ہے سوا و نور بسیط
ذات سے اور علم سے سب پر محیط
دو جہاں کے سات سے نیں کم زیاد
قرب اس کا بے حلول و اتحاد
آج یون ہے جوں ازل میں تھا صمد
بھی رہے او اس نہج سے تا ابد

دربیان کمال ذاتی او تعالیٰ

ذات مطلق کی پچھانت ہے محال
از گمان و وہم و قیاسات و خیال
ذات سے اپنی اپنے موجود ہے
بے تعین بے تجلی بود ہے
اور لپے اپنے پہ ہے ناظر سدا
اور اپے اپنے سے ہے حاضر سدا

دربیان کمال صفاتی او تعالیٰ

نا صفت کی ہو کبھی محتاج ذات
ذاتِ حق ہوتی ہے مصداقِ صفات
ذات کو بیحد صفت ہیں اور کمال
ہر صفت با کبریائی اور جلال
ہر صفت نا عین ہے نا غیر ذات
اور ایس میں ہیں نہیں ہر اک صفات
جس صفت سے متصف جب ذات ہو
ہو وہی نسبت سے اوس کا نام ہو
یہ علامت او صلاحیت صفت
فعل ہے سو ذات کی ہے خاصیت

دربیان صفت حیات او تعالیٰ

نہ فراہم نہ پراگندہ ہے او — ات سے اپنی اپنے زندہ ہے او
جبکہ چمکی اوس صفت کی روشنی — وس چمک سے دوجہاں زندہ بنی
اوس صفت سے سب کو بخشے جسم وجان — وہے دریا بوندیک ہے دوجہاں

دربیان صفت علم اوتعالیٰ

اول وثانی ہوا اندر صفات — ہاں مگریہ بات ہو نسبت کے سات
جزوکل پر علم اوس کا ہے محیط — کیونکہ اوس کی ذات ہے نور بسیط
علم حق میں اسقدر ہیں سب عدم — دائرے میں علم کے نقطے سے کم

دربیان صفت ارادت وتعالیٰ

بعد اوس کے ہے ارادے کا ظہور — ک چمک عالم ہے اور خورشید نور
علم حق میں جوں اتھے طالب عدم — عل ہوا اوس شان پر نابیش وکم
تن کو حرکت جان سے جس شان میں — وس سے حرکت سب کو یوں ہر آن میں
ہے مشیّت سے مراد خاص وعام — ک رقم دفتر سے ہے اوسکے تمام

دربیان قدرت اوتعالیٰ

بحر قدرت کا ہے ایسا جوش وتاب — ہے زمیں او رنہ فلک اس میں حباب

بوی ہستی کو سونگے ہین تھے عدم | پائی ہستی جبکہ پہنچا اوس سے نم
اوتوانا اوس کے ہیں مجبور کل | باغ قدرت سے دو عالم ایک گل

دربیان سماعت وتعالیٰ

ہے سماعت اوس کی یک دریا نور | یک اثر اوس کا کیا سب میں ظہور
تھے عدم طالب زبان حال سے | رب سے نیا یوں جو سنے ہم قال سے
گر پکارین سب اُسے ہر شان میں | حال سب کا او سنے اک آن میں

دربیان بصارت او تعالیٰ

ہے بصارت اوس کی مطلق آفتاب | دو جہاں کی ہے بصارت اوسکا ناب
او ہے بینا مور ہو تحت الثریٰ | نہ فلک ہو اوس کے اوپر آسرا
دیکھتا ہے اوس کے دل کے راز کو | اور سنے اوس پاؤں کی آواز کو

دربیان کلام او تعالیٰ

ہے سخن اسکا بیاں سے پاک تر | دو جہاں سو اس کے ہیں زیر و زبر
اس میں نا اعراب نا آواز ہے | پاک ہے ہر عیب سے او باز ہے
ہے کلام اللہ سے یکحرف کن | پائی ہستی دو جہاں ہے اسکا گن

در بیان افعال او تعالیٰ

ہے خدا کا فعل علت سے جدا | یں ہے علت لائقِ فعلِ خدا
ہ بندہ فعل ہے فاعل خدا | فعل یہ فاعل سے نیں ہرگز جدا
نیں ہے خالی مصلحت سے فعل رب | جوں مظاہر فعل یوں حکمت میں سب
فعل رب کا ہے ظہورا تازہ تر | اس سے پیدا تازہ تازہ ہے اثر
ذات جیسی فعل ویسے ہیں قدیم | ہر اثر اس کا نوا ہے نے قدیم
ضد سے اور ند سے منزہ ہے خدا | کوئی شئے واجب نہوا اس پر سدا

در بیان خیر و شر از تقدیر او تعالیٰ

خیر و شر ہیں گرچہ با حکم قضا | خیر پر ہے شر پہ نیں اسکی رضا
نا ہمیں مختار نا مجبور تر | ہاں وسط میں فعل ہے سو معتبر
یوں ہمیں ہیں جوں قلم کاتب کے ہاتھ | جوں ہے کیلی ہاتھ کی حرکت کے ساتھ
ہے عدم کو یوں لیاقت ساز کی | جوں لیاقت نے کے تیں آواز کی
تھے زبان حال سے طالب عدم | رب دیا اُسکو وہی نا بیش و کم
بندگاں کو اختیاری کام ہے | س سبب سے رنج اور آرام ہے

در بیان ملائکہای او تعالیٰ

علم سے اعیاں وپر ہوئی جب جھلک | ایک بیک پیدا ہوئے اس سے ملک
رب کیسے ہیں مامور وا اقسام پر | مرد اور عورت پنے سے پاک تر

بے تصرف ہیں سوا او کروبیاں | با تصرف ہیں سوا او روحانیاں
پاک اور فرمان حق پر ہیں نثار | کس کو دو یا تین بازو کس کو چار
جن بشر کا خیر و شر لکھتے امین | نام ان کا ہے کراماً کاتبین
کام عمدہ پر مقرر چار ہیں | ہاں یہ چاروں مرسلاں ہیں انکے تئیں

در بیان صفت کتابہای او تعالیٰ

یعنی جبرائیل و میکائیل ہے | اور عزرائیل و اسرافیل ہے
ہے کلام اللہ سو صفت خدا | نا صفت ہو ذات سے ہرگز جُدا
ذات جوں ہے یوں صفت کا شان ہو | یا صفت مظہر اس کے تئیں ہر آن ہو
قال مظہر یا صفت کا آیا مدام | یوں سیاہی اور کاغذ ہو تمام
اصل کو مظہر سے نیں ہے کچھ خلل | یوں مظاہر اسکے تئیں ہووے بدل

در بیان کتابہای او تعالیٰ

ہاں کتابوں کا نہ ہو ہرگز حصر | یہ کتابان ان ہیں ہیں مشہور تر
صحف ابراہیم کو بخشا ہے نور | اور دیا داؤد کو حق نے زبور
حق دیا توریت کو موسیٰ کے تئیں | اور دیا انجیل کو عیسیٰ کے تئیں
ہے محمد تاج فخر انبیا | اُن پہ حق قرآن کو نازل کیا
جیسا خاتم انبیا کے ہیں سواد | ویسا خاتم سب کتابوں کا یہ ہو

در بیان انبیا و فضیلت آنہا

انبیا سب ہیں سو مقبول خدا — مورد احکام ہیں رب کے سدا

انبیا معصوم ہیں اور نیک ہیں — با رسالت اور نبوت ایک ہیں

ان میں افضل ہیں تمامی مرسلین — ان میں اولوا العزم ہیں سو افضلین

ان میں افضل ہیں محمدؐ مصطفےٰ — سب میں اول ہیں محمدؐ مصطفےٰ

انبیا کا ان کے تئیں خاتم کیا — ان کے تئیں معراج اس تن سے دیا

در بیان فضیلت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سب کے اول ہیں نبی آدم صفی — آخری سب کے محمدؐ ہیں نبی

حق روانہ اس کو عالم پر کیا — معجزہ حق اس کے تئیں بیحد دیا

معجزہ قرآن ہے اس شاہ کا — حجت و دعوت ہے اسکے جاہ کا

حق شفاعت ہے رسول اللہ کی — سب کریں گے التجا اُس شاہ کی

در بیان فضیلت بشر از ملائکہ

افضل و بہتر رسولان بشر — ہیں رسولوں سے ملائک کے مگر

ہاں بشر جو عام ہیں ان پر فضل — یعنی افضل ہیں ملائک کے رسل

ہر بشر افضل ملائک عام سے — جامعیت اس کو ہے ہر کام سے

در بیان فضیلت امت و فضیلت اصحاب

امت سالار ہے خیر الامم — ہیں صحابہ امتوں میں محترم

چار افضل ہیں انہوں میں یکدلی — بو بکر، فاروق و عثمان و علی

ہاں یہ چاروں میں نہ تھا ہرگز نفاق ۔ ہوئی خلافت جب کبھی سب اتفاق

بعد ان کے ہیں مبشّر سو عشر ۔ اور انہوں کے بعد ازاں اہل بدر

بعد ازاں اہل احد افضل ہیں او ۔ بعد او ن کے بیعت الرضوان ہو

بی بیاں ہوتی ہیں سو جنت رسا ۔ ان کی بی بی فاطمہ خیر النسا

ہیں جگر پارے رسول حق کے دو ۔ ہو جوانان جنتی کے شاہ او

ہے کرامت اولیا کی حق سدا ۔ عزت و حرمت دیا ان کو خدا

در بیان فضیلت شریعت

دین احمد ناسخ ادیان ہے ۔ اور شریعت اس کی عالیشان ہے

دین اور اسلام دونوں ایک ہو ۔ اور وعید و وعدہ برحق ہے او

شرع سے ثابت ہوا ہر نیک و بد ۔ ہے مدبر اور مقدر او صمد

شرع پر موقوف رب کے نام ہو ۔ بے غرض عالم سے اس کا کام ہو

رنج اور زحمت کو جانے عدل حق ۔ صحت و راحت کو جانے فضل حق

در بیان سوال منکر و نکیر

گور سے جب لوگ ہوتے ہیں الگ ۔ رو برو میت کے آ کر دو ملک

پوچھتے رب کون تیرا اور رسول ۔ دین کیا ہے بول دے مت ہو ملول

وہ کہے میرا منزّہ ہے خدا ۔ ہے نبی میرا محمد مصطفٰے

دین میرا ہے سو وہ اسلام ہے ۔ سُن ملک بولیں تجھے آرام ہے

یوں ملک کو نا اگر دیوے جواب | کئی طرح کے اس پہ ہوتے ہیں عذاب

در بیان بعث ونشور وغیرہ

برحق آثار و قیامت کا ظہور | اس کے سب احکام اور بعث ونشور
یعنی آئے گی قیامت ایک دن | بعد مرنیکے اٹھین گے انس وجن
سب کے تئیں دیویں وہاں نامۂ عمل | نیک کو حرمت ہے اور بد کو کبل
موقف عرصات میں دینا حساب | ہر دعا مومن کی ہووے مستجاب
نیک و بد تولیں ترازو میں وہاں | اس کو راحت جس کی نیکی ہو گراں
پل رکھے محشر میں حق دوزخ اپر | اس پہ ہو جیسا عمل ویسا گذر
حوض و کوثر شاہ کا برحق ہے او | مومناں اس سے رہیں سیراب ہو
حق ہے جنت اسکے تئیں درجات ہیں | حق ہے دوزخ اسکے تئیں درکات ہیں
جوں عمل جنت میں ہے ویسا مقام | چشم سر سے رب کو دیکھیں گے تمام

در بیان اعتقاد امور واجبہ

اہل قبلہ سے خطا آوے نظر | نیں روا اس کی نکو تکفیر کر
زاہد و عابد ہو یا فاجر امام | اقتدا کرنا روا اس کا مدام
مسح کرنا ہے روا موزہ اوپر | ہاں حضر کے بیچ ہو یا در سفر
مردگاں کے حق میں جو خیرات ہو | پہنچتا مرد دین کو ہے حسنات او
اسم حق عین مسمی ہے سوا | مشرکاں کو مغفرت کی نیں ہے بو

کم زیادہ نا کبھو ایمان ہو — صدق دل اقرار لب ایمان و
جان تو ایمان ہے اس قید کی — درمیان خوف اور امید کے

در بیان کلمات کفر

کُفر ہے اللہ سے یاس وامن — کفر ہے کاہن طرف کسکو من
استہانت ہو امورِ دین میں — کُفر ہے احکام اور آئین میں
ہان صغیرہ اور کبیرہ ہو گناہ — سہل جانے کفر ہے دے رب پناہ
کُفر ہے نا یاد ہووے اس قدر — صدق دل سے یہ عقیدہ یاد کر
ہان عقیدے سے اگر یکبات ہو — گر کیا انکار تو کافر ہے وہ
یہ عقاید اہلِ سنّت ہیں تمام — مصطفٰے پر ہو درود اور سلام

تاریخ وفات حسرت آیات عارف باللہ حضرت مولانا و مرشدنا شاہ سلیمان صوفی قدس سرہٗ

واقعہ مرگ سلیمان شاہ صوفی غم فزا — چارشنبہ بیسوین اول جمادی کو ہوا
تھی صد و پنج آپ کی عمر مبارک برسے — آپکے قائم حواس اور آپکے سالم قوا
کیون نہ مشہور زمانہ ہو بزرگی آپ کی — ذاکر و عابد رہے پابند زہد و اتقا
جسکی تھی آرایش و زینت قدم سے آپکے — آج وہ ایوان و بستان آہ بے رونق ہوا
جن مریدون پر ہوئی قلبی توجہ آپ کی — بالیقین اُنکو در مقصود تک پہنچا دیا
جس نظر سے سیکڑون دل پر کھلے باب فیوض — ہوگئیں بند آج وہ چشمانِ قلب حق نما

الغرض ذاتِ مقدس تھی غنیمت آپکی — آپ جنت کو سدھارے نام باقی رہ گیا

یا الٰہی عنبریں ہو آپکا روشن مزار — صبر ہو خویشونکو بچوں کو مریدون کو عطا

سال رحلت کیلئے کی فکر تو دل نے منیر

رحلت حاجی سلیمان شاہ صوفی کہدیا

۴۳ ھ ۱۳

ایضاً

چل بسے ملک بقا کو صوفی صاحب نیک نام — مقتدائے صوفیاں تھے اور تھے سب کے امام

لاچپوری آپ تھے محکوم نواب سچین — کرتے تھے سرکار بھی حضرت کا از حد احترام

ایک عرصہ سے کیا تھا آپنے ترکِ وطن — آجکل سورت میں اکثر رکھتے تھے اپنا قیام

قوم کے سرتاج تھے مخدوم تھے آقا تھے وہ — مقتدا و پیشوا و ہادی و رہبر امام

خلق سے نفرت تھی اُنکو اور تھے خلوت پسند — شوق حضرت کو وصال حق کا رہتا تھا مدام

عالم فانی کو چھوڑا اور ہوگئے مستعد — اُٹھ چلے لبیک کہتے حق کا جب پہنچا پیام

ہاتفِ غیبی سے یوں آئی ندا عبد الکریم

سال ہجری اب یہ کہدو ہے بہشت اُنکا مقام

۴۳ ھ ۱۳

ایضاً

چار شنبہ بستم از ماہ جمادی الاولین — وای حسرت رونق گلزار صوفی شد تباہ

بہر تاریخ وفات از دل چو پرسیدم منیر

گفت ترحیل سلیمان شاہ صوفی آہ آہ

۴۳ ھ ۱۳

ایضاً

قضا کر گئے شاہ صوفی سلیمان — بزرگِ زمان ذاکر ربّ سبحان
جُدائی سے مغموم ہین اہلِ دنیا — ہین آمد سے جنّت مین خوش حور وغلمان

کہا ان کی آمد سے رضوان نے یہ سُن
زہے رحلت شاہ صوفی سلیمان
۱۳۴۴ھ

تاریخ طبع کتاب

درفن تصوّف وطریقت — مجموعہ بہترین چو دیدیم
سال تاریخ او ز ملہم — خمخانہ اولیا شنیدیم
۱۳۴۴ھ

ایضاً

دگار ز معظّم چو کتابے دیدم — تازہ شد در نظرم نام مکرم صوفی
پردہ کرد بظاہر ز نگاہ مایان — واین کتاب آمدہ شاہد شہود صوفی
دادن جان برہش عین حیات ابدی است — بے بصر گرچہ نہ بینند وجود صوفی
ہر تاریخ چو در فکر محمّد بودہ — ہاتفش گفت بگو مظہر جود صوفی
۱۳۴۴ھ

ایضاً

شد راہ نمائی بزم عرفان — این از پئے سالکِ طریقت
اسم تاریخش محمّد — فرمود خلاصۂ حقیقت
۱۳۴۴ھ

ایضاً

این دولت سرمدی پئے ہر عابد | ما جمع نمودیم که درها سُفتیم

تاریخ چو پرسید محمد فی الفور
نعمتکدۂ اہل طریقت گفتیم
۱۳۴۴ھ

تمام شد حصّۂ اول | پہلا حصّہ تمام ہُوا

و چونکه در حصّۂ دوم علوم و معارف تصوّف بسیار است لہٰذا موسوم

اور چونکہ دوسرے حصّہ میں علوم و معارف تصوّف زیادہ ہیں لہٰذا اُس کا نام

بمعارف الصُّوفیہ | معارف الصّوفیہ

المعروف باشارات العارفین | المعروف باشارات العارفین ۱۳۴۵ھ

کرده شد | رکھا گیا

محمد عبد الرحمن نے خلافت پریس بمبئی نمبر ۹ میں چھاپا

اور

محمد یوسف (سورتی) نے صوفی باغ، خانقاہ صوفیہ متصل اسٹیشن سورت سے شائع کیا

(ہدایت اللہ عفی عنہ اللہ تحریر نمود)